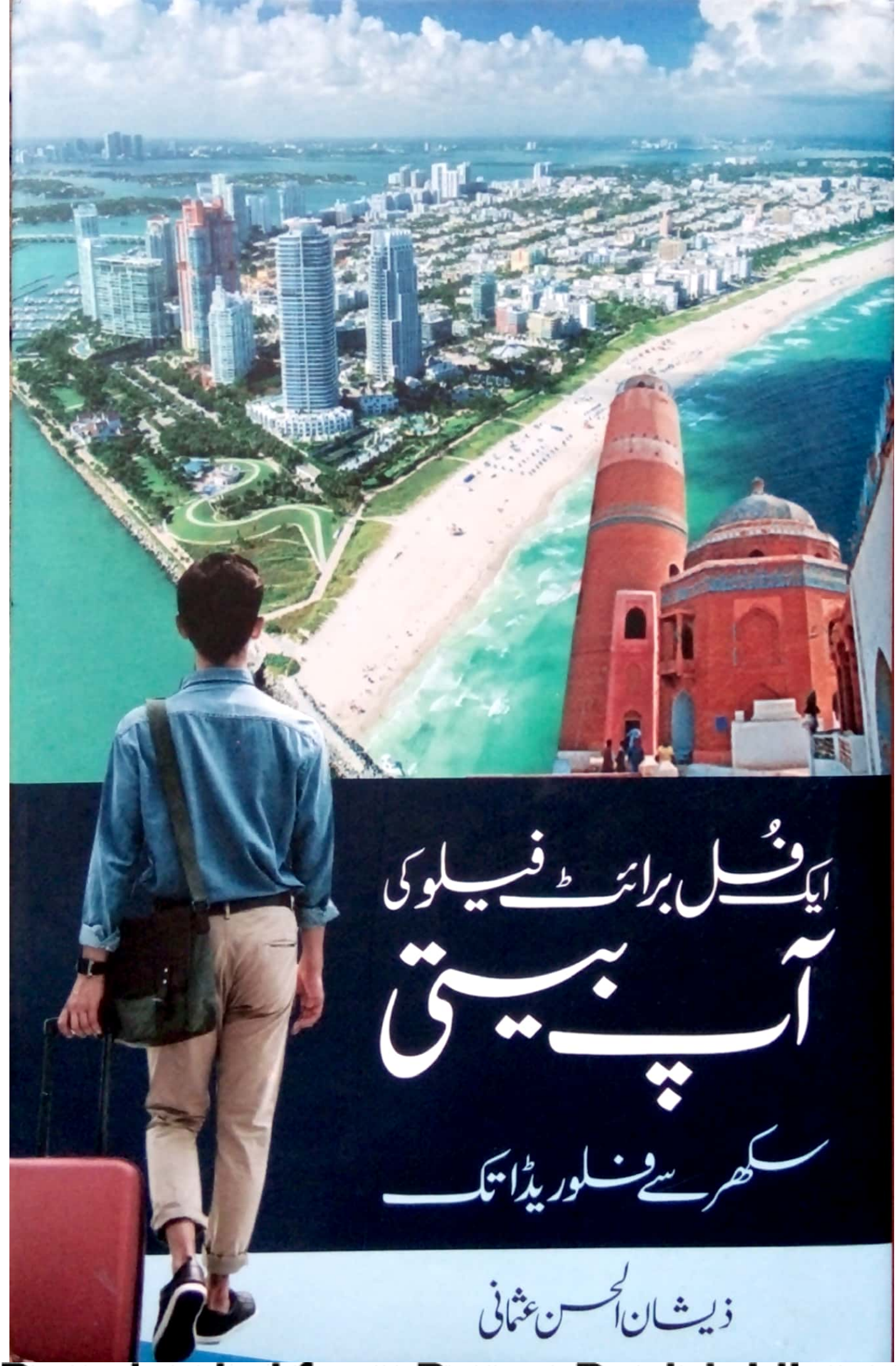

ایک فُل برائٹ فیلو کی

آپ بیتی

سکھر سے فلوریڈا تک

ذیشان الحسن عثمانی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

12/1/2021
TBT.
محمد یوسف مجاہد بلوچ

ایک فل برائٹ فیلو کی آپ بیتی

سکھر سے فلوریڈا تک۔۔۔ غیر روایتی خود نوشت

ذیشان الحسن عثمانی

گفتگو پبلی کیشنز

Downloaded from Durr-e-Danish Library

تمام حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ایک فل برائٹ فیلو کی آپ بیتی

سکھر سے فلوریڈا تک۔۔۔ غیر روایتی خود نوشت

مصنف ذیشان الحسن عثمانی

اہتمام گفتگو پبلیکیشنز، اسلام آباد

تزئین زِی گرافکس

اشاعت اول دسمبر 2005ء

اشاعت دوئم اگست 2020ء

تعداد ایک ہزار

قیمت -/800 روپے

آئی ایس بی این 978-969-7758-46-3

گفتگو پبلی کیشنز

اسلام آباد، پاکستان

فون نمبر: 517 3696 314 92+ ای میل: info@gufhtugu.com

ویب سائٹ www.gufhtugu.com سوشل میڈیا: @gufhtugu

Downloaded from Durr-e-Danish Library

فہرست

انتساب ۱۲

اظہارِ تشکّر ۱۳

کچھ کتاب کے بارے میں ۱۴

ایک منٹ ۱۷

تعلیم ۱۸

۱۔مزید تعلیم کیوں؟ ۱۸

۲۔ تعلیم کا حصول کہاں سے؟ ۲۰

۳۔اسکالرشپ کا حصول: ۲۱

1-قرضِ حسنہ: ۲۱

2-بینک سے تعلیمیLoan: ۲۲

3-اسکالرشپ: ۲۲

۴۔ فُل برائٹ اسکالرشپ: ۲۴

۵۔ویزے کا حصول: ۲۹

۵۔ویزہ انٹرویو: ۳۰

Downloaded from Durr-e-Danish Library

۷۔ سفر: ۳۲

۸۔ کام کی باتیں: ۳۸

یونیورسٹی میں نظامِ تعلیم ۴۰

غلاموں کی نیلامی Slave Auction ۴۲

کہو نہ پیار ہے ۴۳

مارشل آرٹس ۴۳

میری یونیورسٹی ۴۴

میرے پروفیسرز ۴۵

Advisor ۴۶

امریکہ میں ۴۸

امریکی معاشرہ: ۴۸

NIMBY نمبی: ۵۲

U.S آرمی: ۵۲

"کیف حالک" ۵۲

Night At Church: ۵۳

ہیئر کٹ Hair Cut: ۵۳

عمران سیریز، گلوبل سائنس: ۵۴

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بزرگ شہری Senior Citizens ۵۵

نظام الدّین اور رائے ونڈ سے کسیمی تک: ۵۵

امریکہ کی غیر قانونی خلائی مخلوق Illegal Aliens: ۵۸

DMV: ۵۹

چائینز پِزا مین: ۶۰

جہادی ٹوپی: ۶۱

سیکس اِن امریکہ، Lesbians اور Gays: ۶۳

امریکہ میں مسلمانوں کی قسمیں: ۶۶

دو امریکہ: ۶۹

ائیر پورٹ: ۷۰

ابلاغیات: ۷۱

بے بی شاور: ۷۲

امریکی بھکاری: ۷۲

گیراج سیل: ۷۳

حلال و حرام: ۷۳

Hurricane، ہری کین: ۷۵

Instant House: ۷۶

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کام، کام، کام: ۷۶
خود غرض دُعائیں: ۷۷
کتوں کے حقوق: ۷۸
میرے Landlord کی بلّیاں: ۷۸
کالے کالے: ۷۹
خریداری (Shopping): ۸۱
مساجد: ۸۳
قُربانی: ۸۴
الیکشن ۲۰۰۴: ۸۴
میڈیکل: ۸۶
میڈیکل Malpractice: ۹۲
جُرمانوں کا ملک: ۹۵
پاکستانی کھانا: ۹۵
پچھلا سب اچھا: ۹۶
ریاستی Competition: ۹۶
شخصی آزادی: ۹۷
والدین کی حیثیت: ۹۷

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بچّوں کے حقوق:..... ۹۷

Turkey کی موت: ۹۸

سب کچھ اُلٹا: ۹۹

توہمات کی دُنیا:..... ۹۹

مادر پدر آزادیاں: ۱۰۰

Sue-Sue:..... ۱۰۱

ٹی وی شوز:..... ۱۰۲

شادی: ۱۰۳

نوکری کی تلاش:..... ۱۰۵

سوشل سیکیورٹی نمبر:..... ۱۰۶

بینک اکاؤنٹ:..... ۱۰۶

پوسٹل سروس: ۱۰۷

ٹیلی فون:..... ۱۰۸

کرنسی: ۱۰۸

اوقاتِ نماز:..... ۱۰۹

شیو،خط:..... ۱۰۹

ڈرائیونگ لائسنس:..... ۱۰۹

Downloaded from Durr-e-Danish Library

گاڑی: ۱۱۰

کھانے کے اوقات: ۱۱۰

Dont't Volunteer انفارمیشن: ۱۱۰

سفر: ۱۱۱

کریگ لسٹ: ۱۱۱

یوٹیلٹی بلز: ۱۱۱

یہودی: ۱۱۲

گھر: ۱۱۲

گزارہ: ۱۱۳

تنخواہ: ۱۱۳

امریکی تہوار: ۱۱۴

تھینکس گونگ: ۱۱۶

کینیڈا کیسے جائیں: ۱۱۷

بس سروس: ۱۱۸

سانتا کلاز مر گیا: ۱۱۸

U.K کا ویزہ: ۱۱۹

Quixtar: ۱۱۹

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سیاحت..... ۱۲۰

یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ: ۱۲۰

Puetro Rico:..... ۱۲۴

فلوریڈا:..... ۱۲۴

سی ورلڈ Sea World:..... ۱۲۵

یونیورسل اسٹوڈیوز:..... ۱۲۹

فلوریڈا سولر انرجی سینٹر:..... ۱۳۳

کینیڈی اسپیس سینٹر: ۱۳۳

جارجیا: ۱۳۵

اٹلانٹا: ۱۳۵

کوک فیکٹری: ۱۳۶

انڈر گراؤنڈ: ۱۳۶

Stone Mountains:..... ۱۳۶

فرن بینک میوزیم: ۱۳۶

الیانوائے شکاگو: ۱۳۸

نیویارک۔نیویارک: ۱۳۸

Melting pot:..... ۱۴۰

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کیلی فورنیا: ۱۴۱

بلیک ہاک میوزیم: ۱۴۲

پریذیڈنٹ گیلری: ۱۴۳

Believe it or not میوزیم: ۱۴۳

گولڈن گیٹ برج: ۱۴۴

کیلی فورنیا اکیڈمی آف سائنسز: ۱۴۴

Lombard اسٹریٹ: ۱۴۶

Chebot سائنس سینٹر: ۱۴۶

ٹیک میوزیم: ۱۴۶

آخری بات: ۱۴۸

ضمیمہ ا ۱۵۱

سلیکان ویلی ۱۵۱

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بسم الله الرحمن الرحيم

Downloaded from Durr-e-Danish Library

انتساب

ان تمام لوگوں کے نام جن کے نتائج میں قدرت برکت ڈال دیتی ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اظہارِ تشکّر

سب سے پہلے اللہ سائیں کا شکر یہ کہ اُس نے مجھے اس سرزمین پر آنے کا موقع دیا اور پھر اُن سب لوگوں کا جنھوں نے ہر ہر لمحہ ہر طرح سے میرا ساتھ دیا، خواہ وہ تعلیمی سرگرمیاں ہوں یا معاشی مسائل، نوکری کی تلاش ہو یا شادی کا فنکشن یہ ہر کام میں میرے رہنما رہے اور میری رہنمائی کرتے رہے۔ ان لوگوں نے کیسے کیسے، کب اور کہاں میری مدد کی یہ سب بتانے بیٹھوں تو کتاب یونہی ختم ہو جائے۔ اس لئے ان کے صرف نام لکھ رہا ہوں، یوں سمجھ لیں کہ سکھر سے فلوریڈا تک کا سفر ان ہی کی وجہ سے ممکن ہوا۔

ان میں سیّد احسن رفیع، ایم۔اے جان، فرحان سیّد، خاور نہال، علیم احمد، سہیل یوسف، تفسیر احمد، نسیم اختر، ڈاکٹر عارف اقبال رانا، عمران خان، حافظ محمد نعمان ظفر، مولانا عبدالرحمن، میرے والد محترم سردار الحسن عثمانی، میری پھوپھی، فرحان الحسن، ضیاء الحسن اور میرے سُسر اقبال بھاگوانی خاص الخاص ہیں۔

آخر میں خصوصی شکریہ اپنے بیٹے عبدالرحمن اور بینش بھاگوانی کا جنھیں پسند ہیں، پزا، چاکلٹیں اور میں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کچھ کتاب کے بارے میں

مارکیٹ میں ۲۰ کے قریب سفر نامے موجود ہیں جو کہ مایہ ناز مصنّفوں اور سیّاحوں نے لکھے ہیں جو کہ ڈالر کی جھنکار سے لے کر گوریوں کے معاشقوں تک ہر بات اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں، ان بڑے بڑے مصنّفوں اور موٹی موٹی روداد وں کی موجودگی میں ایک اور سفر نامہ کیا معنٰی اور کیوں؟

اس کا جواب کچھ یوں ہے کہ ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جب اعلیٰ تعلیم کا خیال آیا اور باہر جانے کے بارے میں سوچا تو کافی مشکلات پیش آئیں کہ کہاں جاؤں، کیسے جاؤں، اسکالرشپس کہاں ملیں گی؟ کیسے ملیں گی؟ وغیرہ وغیرہ۔

اور پھر جب اسکالرچپ مل گئی، تو میں نے بازار میں موجود تقریباً ہر ایک سفر نامے کا مطالعہ کیا مگر جو جوابات مجھے چاہیئے تھے وہ کسی میں نہ مل سکے، مثلاً

☆ امریکہ میں ماہانہ خرچہ کتنا آتا ہے؟

☆ گھر کا کرایہ کیا ہوگا؟

☆ سوشل سیکیوریٹی نمبر کیا ہے، کہاں سے ملے گا؟

☆ بینک اکاؤنٹ کیسے کھلے گا؟

☆ اگر نوکری کرنی ہو تو کیا کرنا ہوگا؟

☆ تعلیمی نظام کیسا ہے؟

☆ اگر وہاں سے کسی اور ملک مثلاً کینیڈا جانا ہو تو ویزے کے کیا مراحل ہوں گے؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اور ایسے ہی سینکڑوں چھوٹے چھوٹے سوالات جس میں حلال گوشت کے حصول سے لے کر پاکستان کال کرنے کے لئے سستے کالنگ کارڈز تک شامل ہیں۔

جتنے سفر نامے پڑھے وہ پروفیشنل مصنّفوں کے تھے، کوئی ایک بھی طالب علم کا نہ تھا اس لئے وہ سوالات جو کہ ایک طالب علم یا نووارد کے ذہن میں ہوتے ہیں ان کے جوابات نہ مل سکے۔

امریکہ کے بارے میں جو خیالات پہلے سے ذہن میں تھے اور ان میں جو بگاڑ مزید لٹریچر نے پیدا کیا اُن سب کا تصادم روز بہ روز یہاں آنے کے بعد ہوتا رہا اور اب جبکہ یہاں ایک سال گزارنے کے بعد ان روز مرّہ تصادم میں کچھ کمی آئی ہے تو سوچا کہ ان تمام تجربات اور ان سے ملنے والے سبق کو نذرِ قارئین کر دوں۔

آپ اسے ایک ''سفر نامہ'' کی بجائے ''تعلیم نامہ'' کہیں تو زیادہ بہتر ہوگا، اس میں نہ تو میں نے پاکستان کو دنیا کا عظیم تر ملک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے نہ ہی U.S.A کو عظیم ترین قوم، یہاں میری پوری کوشش ہے کہ دونوں ملکوں کی اقوام ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھ سکیں، اچھائی بُرائی ہر قوم میں ہوتی ہے، جتنا ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اُتنا ہی ہم ایک دوسرے کے قریب آسکیں گے۔

اس کتاب کو میں نے کچھ حصّوں میں بانٹا ہے تاکہ اگر آپ کو کسی حصّے سے کوئی خاص دلچسپی نہ ہو تو آپ براہِ راست کسی اور حصّے پر جمپ کر سکیں، یہ پوری کتاب چھوٹے چھوٹے Segments پر مشتمل ہے اور آپ کو کسی بھی segment کو پڑھنے کے لئے اس کے اگلے یا پچھلے حصّے کو پڑھنے کی قطعاً ضرورت نہیں، جہاں سے چاہیں، جیسے چاہیں پڑھیں، کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اور میں مزید آپ کے اور کتاب کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کتاب کے شروع حصّے میں آپ تعلیم، اس کے حصول، بیرون ملک تعلیم کی افادیت، ویزہ کے حصول اور سفر سے متعلق پڑھیں گے، اگلا حصّہ امریکن یونیورسٹی اور تعلیمی نظام کی جھلک دکھائے گا، اگلا حصّہ جو کہ مغز کتاب ہے امریکن زندگی پر نظر ڈالے گا اور آخر میں آپ امریکی تہواروں اور گھومنے کی جگہوں کے بارے میں جان جائیں گے۔

اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں

آپ کی آراء، پسند ناپسند اور تنقید کا منتظر

ذیشان الحسن عثمانی

میلبورن، فلوریڈا

اکتوبر ۲۰۰۵ء

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ایک منٹ

اگر آپ یہ کتاب گوریوں کے معاشقوں، ساحلوں کی زندگی، ریڈ لائٹ ایریاز کی جانکاری یا غیر قانونی طور پر نقل مکانی کی کوششوں کے بارے میں جاننے کے لئے خرید رہے ہیں تو از راہِ کرم ''نہ خریدیئے'' آپ کو اس میں ایسا کچھ نہیں ملے گا، نہ ہی ''ایئرپورٹ پر اُترتے ہی چاروں طرف سے حسیناؤں نے مجھے گھیرا تھا''، نہ ہی میری ملاقات حوروں سے ہوئی، نہ ہی میں ۱۵ دن کے سفر کو سالوں قسط وار سلسلے کے طور پر چلانے کا منکہ جانتا ہوں اور نہ ہی میرا واسطہ جلتے، تڑپتے ہوئے جسموں سے پڑا۔ نہ ہی مجھے شباب و شراب دیکھنے کا شوق ہے اور نہ ہی ان پر لکھنا آتا ہے، نہ ہی میرا دماغ مبالغہ آرائی سوچتا ہے اور نہ ہی میں لکھائی میں ''چٹخارے'' ڈالنے کا عادی۔ نہ ہی اس کتاب میں آپ مصنّف نے زندگی کون کون سے کام کئے اور کون کون سے نہیں کئے اور کون سے کرنے کا شوق ہے کے بارے میں جان پائیں گے اور نہ ہی یہ کتاب ہسٹری کے مضمون میں ریفرنس کا کام دے سکتی ہے۔

ہاں اگر آپ سیدھی سادھی سچّی معلومات، کم سے کم الفاظ میں اور امریکی زندگی اور وہاں رہنے کے بارے میں معلومات چاہتے ہیں تو آپ انشاءاللہ مایوس نہیں ہوں گے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

حصہ اول

تعلیم

ا۔ مزید تعلیم کیوں؟

یہ تھا وہ سوال جو اس کہانی کا سبب بنا۔ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ماسٹرز کی ڈگری امتیازی نمبرز کے ساتھ حاصل کر چکا تھا۔ ایک پرائیوٹ یونیورسٹی میں جاب بھی خوب چل رہی تھی، شادی بھی ہو چکی تھی اور ایک بیٹا بھی یا عرف عام میں زندگی ڈگر پہ چل رہی تھی تو یہی سوال میں نے اپنے آپ سے پوچھا، اس کا پہلا جواب جو آیا وہ تھا ''دولت'' یا ''اچھی نوکری''۔ اب اچھی نوکری کی تعریف کیا ہے، کیا جو میں ابھی کر رہا ہوں وہ اچھی نہیں، مزید اچھی؟ کتنی مزید اچھی۔ کیا یہ جاب ضروریات زندگی کے لئے کافی نہیں، بقولِ شخصے

Expenses are raise to meet the income

جتنا کماؤ گے اتنا ہی خرچ بڑھے گا، بچتا کسی کے پاس نہیں نہ ۵ ہزار والے کے پاس نہ ۵ لاکھ والے کے پاس فرق صرف اتنا ہے کہ ایک پٹھان کے ڈھابے پہ کھاتا ہے تو دوسرا فائیو اسٹار ہوٹل میں۔ چلیں مان لیا کہ لائف کا Standard بڑھ جائے گا مگر کیا یہ کافی ہو گا، کیا مزید آگے بڑھنے کی جستجو ختم ہو جائے گی؟ اگر ۲ لاکھ ماہانہ کی جاب بھی مل گئی اور میں نے ایک لاکھ ماہانہ بھی بچا لیا اور یہی جاب میری سات نسلیں بھی کرتی رہیں تو نہ تو میں ڈیفنس میں اچھا گھر اور نہ ہی BMW کار لے سکتا ہوں جن کی مجموعی مالیت کروڑوں میں ہے۔ اور یہ تو ایک عام سیٹھ کے پاس ہوتا ہے، تو اگر دولت ہی منظورِ نظر ٹھہری تو تعلیم یا نوکری سے تو ملنے سے رہی۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دوسرا جواب جو عقل نے دیا وہ تھا عزّت، مقام اور Status یہ بات کچھ دل کو لگی کہ ہاں مزید پڑھ کر کوئی وزیر، میمبر یا سیکرٹری، بیورو کریٹ ٹائپ کی جاب کی جائے، بہت Source ہو گی، Status بھی وغیرہ وغیرہ۔

مگر، گستاخی معاف! اگر وزیر ہی بننا ہے تو گریجویٹ کی پرائیوٹ اور وہ بھی نقلی ڈگری سے ہی کام چل جائے گا، پڑھائی کیوں۔

اور یہ تو شاہی خاندان کی طرح پیسوں والے کے چونچلے ہیں میرے پاس تو الیکشن لڑنے تک کے پیسے نہیں ہیں اور مجھے ووٹ بھی کون ڈالے گا۔

ہاں Css ٹائپ کوئی جاب شاید مل جائے، کمشن وغیرہ کی مگر اس کے لئے بھی PhD ضروری نہیں، PhD کر کے جاؤں گا تو پولیس والے انٹری ٹیسٹ میں ہی فیل کر دیں گے۔ اور نجانے کب کس سے ناانصافی ہو جائے اور آخرت میں ٹائیں ٹائیں فش۔

بات کچھ بنی نہیں، انسان میں مسابقت کا جذبہ پایا جاتا ہے، ایک سے بڑھ کر ایک امیر، ایک سے بڑھ کر ایک دولت والا، اس ریس میں تو زندگی ختم ہو جائے گی، اگر میں نے اپنے لئے اور اپنی فیملی کے لئے کچھ دولت کچھ شہرت اکٹھی کر بھی لی تو من حیث القوم پاکستان کو کیا ملا، مسلمانوں کو کیا ملا؟ کسی اور کا کیا بھلا ہوا؟ مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا، میں مزید تعلیم حاصل کروں گا، نہ دولت کے لئے نہ مقام و شہرت کے لئے، صرف اس لئے کہ اس طرح مسلمانوں میں ایک مزید PhD کا اضافہ ہو گا، میں واپس لوٹ کر مزید طالب علموں کو گریجویٹ کراؤں گا، ایک نوجوان PhD کرے تو اس کا سارا خاندان تعلیم کی راہ پر لگ جاتا ہے اور جس ملک میں تعلیم عام ہو جائے وہاں باقی تمام مسائل اپنے آپ ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح ایک ایک کر کے شمع روشن ہو گی، بقولِ شاعر

Downloaded from Durr-e-Danish Library

؎ اپنے آنگن کے چراغوں کو ضیاء دی جائے
نہ کہ ہمسائے کی قندیل بجھا دی جائے

میری ذات اس عظیم مقصد میں بہت چھوٹی ہے، مگر ابن الہیثم، الخوارزمی، ڈاکٹر عبدالسلام، ڈاکٹر قدیر خان نے جو کرنا تھا وہ کر گئے اب ہماری باری ہے بقولِ شاعر

؎ اے مادرِ گیتی تیری حیرت بھی بجا ہے
تیرے ہی نہ کام آیا تو سر کس کے لئے تھا؟

۲۔ تعلیم کا حصول کہاں سے؟

یہ دوسرا سوال پہلے کی نسبت زیادہ مشکل ثابت ہوا۔ یہ یونیورسٹی فلاں یونیورسٹی کو نہیں مانتی۔ فلاں یونیورسٹی، فلاں کو نہیں مانتی۔ یہ HEC سے Recognized نہیں ہے، یہ Recognized ہے مگر فلاں صوبے میں operate نہیں کر سکتی اور اس کے پاس وہاں کی لوکل گورنمنٹ یونیورسٹی کا NOC نہیں ہے۔ PhD کے لئے سپروائزرز کا فقدان اور گورنمنٹ یونیورسیٹز کا تو اللہ ہی حافظ ہے، آپ نے PhD کا فارم مانگا نہیں کہ مجرم ٹھہرے، وہ آپ کو فلاں فلاں ڈیپارٹمنٹ، BSR بورڈز، پروفیسرز کے چکر اور Recommendation لیٹرز میں اتنا انتظار کرواتے ہیں کہ اتنی دیر میں آپ کا پروپوزل ہی بدل جائے۔

کچھ سرکاری یونیورسیٹز اور پرائیوٹ یونیورسٹیز کافی اچھی ہیں مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ PhD بھی کروں اور پھر لوگوں کی منتیں بھی کروں کہ خدا کے واسطے مان لو کہ میں PhD ہوں اور کوئی فارن کوالیفائڈ ماسٹرز آکر مجھ پر برتری لے جائے۔ اس لئے یہ خیال مصمّم ہو گیا کہ PhD بیرونِ ملک سے ہی کی جائے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بیرونِ ملک میں جرمنی، UK، Cyprus، جاپان، چائنا، تھائی لینڈ، انڈیا اور U.S.A سبھی لسٹ پر تھے مگر ACM اور IEEE کانفرنسز کے انعقاد، پروفیسرز حضرات کے کام، یونیورسیٹز رینکنگ، ریسرچ کی سہولیات وغیرہ کو دیکھتے ہوئے نظرِ انتخاب USA پر ٹھہری اور U.K دوسرے نمبر پر رہا۔

۳۔اسکالرشپ کا حصول:

میں جاب چھوڑ چکا تھا اور LUMS میں پڑھ رہا تھا، ایسے میں U.S.A جا کر پڑھنا ناممکن ہی تھا کہ وہاں کی فیس اور رہنے کے اخراجات کون برداشت کرتا، ایسے میں پیسوں کے حصول کے جو حل ذہن میں آئے وہ یہ تھے:

1- قرضِ حسنہ 2- تعلیمی Loan کسی بینک سے

3- اسکالرشپ

1-قرضِ حسنہ:

قرضِ حسنہ کے لئے کسی ایسی کمپنی یا NGO کی تلاش شروع کی جو پڑھائی کے لئے قرضِ حسنہ دیتی ہو کہ ہم پڑھ کر آئیں اور پھر پیسے واپس کر دیں، ایسی تو کوئی بھی نہ ملی، ہاں ایک ایسے ادارے کا پتہ چلا کہ وہ آپ کی باہر موجود یونیورسٹی کو فیس ادا کر دیتا ہے اور آپ یہ رقم ماہانہ قسطوں کی صورت میں (بلا سود) واپس کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے آپ کو ضامن چاہئیے جو آپ کی گارنٹی بھی لے سکے اور آپ کی ماہانہ اقساط بھی بھر سکے۔ یہ NGO آپ کو living expense نہیں دیتی، لہذا رہنے کا خرچ اور پھر ماہانہ قسطوں کی پریشانی کے ساتھ پڑھائی کافی مشکل ہو جاتی ہے اس لئے میں نے تو یہ آپشن ختم ہی سمجھا۔ مگر آپ اگر ماہانہ قسط بھر سکتے ہوں اور ساری رقم ایک ساتھ نہ دے پا رہے ہوں تو ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ادارے کا نام ہے ''آس۔ ہیلپ'' ہے اور ان کے بقول اسے Foreign Expatriate

Downloaded from Durr-e-Danish Library

Pakistanies نے بنایا ہے ان کا آفس ڈیفنس فیز II ایکسٹینشن کراچی میں ہے اور آپ ان سے AAS-HELP@hotmail.com پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ مجھے اس بارے میں اتنا ہی پتہ ہے، یہ لوگ صحیح ہیں یا غلط اس کا فیصلہ آپ خود کریں۔

2-بینک سے تعلیمی Loan:

صحیح معنوں میں یہ سہولت پاکستان میں کوئی بھی بینک نہیں دے رہا، اور اگر آپ کسی loan کو بمشکل تمام اس زمرے میں شمار کر بھی لیں تب بھی قسطوں کی ادائیگی اور سُود کا سلسلہ ایک طالبِ علم کے بس سے باہر ہے۔ یوں بھی سودی کام کرنا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے تو اتنی ہمّت کس میں ہو۔ تو یہ آپشن بھی ختم ہوا۔

3-اسکالرشپ:

اب یہ آخری ذریعہ بچا جس کے ذریعے آگے بڑھا جا سکتا تھا، اس کے لئے جو طریقہ کار میں نے اپنایا وہ یہ تھا کہ ہر اتوار کو جنگ اور DAWN اخبار ضرور پڑھتا اور اسکالرشپس سے متعلق اشتہار دیکھتا مزید ACM اور IEEE کے میگزین اور ویب سائٹ وزٹ کرتا اور یہ دو ویب سائٹ دیکھتا

1- www.hec.gov.pk
2- www.britishcouncil.org.pk

ساتھ ساتھ میں نے U.S.A اور U.K کی Top 25 یونیورسیٹز کی فہرست بھی بنالی، اب ہر روز کوئی نہ کوئی یونیورسٹی کی سائٹ پر جا کر ان کے ایڈمشن کا معیار اور طریقہ کار دیکھتا، ریسرچ کی سہولیات، فنڈنگ وغیرہ مزید میں نے ان ویب سائٹس کی مدد سے ان کے Prospectus بھی منگوالیئے اور آن لائن اپلی کیشن بھی جمع کروادیں۔ یہ مغزماری کوئی ۴ ماہ جاری رہی پھر نتیجہ برآمد ہوا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

HEC ہائیر ایجوکیشن کمیشن پر جاری ہونے والی اسکالر شپس کی تعداد سب سے زیادہ رہی، مگر مجھے HEC سے کچھ شکایات رہیں۔

پہلی تو یہ کہ چائنا، جاپان، تھائی لینڈ، نیدر لینڈ، آسٹریا یا فرانس وغیرہ کی اسکالر شپس سے مجھے اختلاف رہا، ہماری گورنمنٹ شاید یہ سمجھتی ہے کہ جتنے پیسوں میں امریکہ سے ایک طالب علم پڑھ کر آئے گا اتنے میں کوریا سے ۱۰ پڑھ کر آجائیں گے مگر یقین جانیئے کہ اُس ایک کا معیار اور Impact Factor اُن ۱۰ سے زیادہ ہوگا۔ Cyprus کا نام سُن کر تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ کوئی شخص آذربائیجان یا افغانستان سے پاکستان آئے، کسی یونیورسٹی سے ڈگری لے اور اپنے ملک میں جا کے فارن کوالیفائڈ کہلوائے، اس سے کہیں بہتر یونیورسٹیز تو پاکستان میں موجود ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو اس بات سے اختلاف ہو مگر یہ تو میری ذاتی رائے ہے جو کہ میری چھوٹی سی محنت کا نتیجہ ہے۔ آپ کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

HEC سے میری دوسری شکایت NTS یا (National Testing Service) ہے۔ ایک شخص Archeol میں PhD کے لئے جا رہا ہے تو اُس سے کمپیوٹر سائنس کے سوالات کیا معنی اور جب GRE جیسے Test موجود ہیں جو پوری دنیا کی یونیورسٹیز میں تسلیم کئے جاتے ہیں تو اس کی موجودگی میں ایک اور NTS کیوں؟ یا تو آپ انٹرنیشنل یونیورسٹیز کو قائل کر لیں کہ وہ NTS کے بعد GRE نہیں مانگیں گے یا GRE کو ہی فائنل سمجھیں۔

HEC سے تیسری شکایت یہ رہی کہ ایک بار اپلائی کرنے پر کوئی ریفرنس نمبر نہیں دیتا، اگر آپ ۱۰ بار اپلائی کریں تو ہر بار وہی فارم دوبارہ بھر کے، وہی تمام ڈاکیومینٹس کی فائل بنا کر بھیجیں، کیا ہی اچھا ہو کہ ایک بار ڈاکیومنٹس بھیجنے کے بعد آپ کو کوئی ریفرنس نمبر مل جائے اور آپ بعد میں آنے والی اسکالر شپس کے لئے آن لائن ہی ریفرنس نمبر کی مدد سے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اپلائی کر سکیں، اس میں HEC اور آپ دونوں کا وقت بھی بچے اور پیسے بھی۔ اسی طرح NTS کا رزلٹ بھی نہیں بتاتے اور ہر ہر اسکالرشپ کے لئے دوبارہ دینا پڑتا ہے، GRE بھی ۳ سال کے لئے کارآمد ہوتا ہے۔ بہر حال! HEC کام کر رہا ہے، کچھ صحیح کچھ غلط مگر ارادے نیک ہیں اور کام ہونا ہر حال میں بہتر ہے کچھ نہ ہونے سے، ڈیجیٹل لائبریری، پاکستان ایجوکیشن ریسرچ نیٹ ورک (PERN)، ریورس برین ڈرین Reverse Brain Drain جیسے کاموں پر بلاشبہ ڈاکٹر عطاءالرحمن اور ان کی ٹیم قابل ستائش ہیں۔

HEC کے علاوہ منسٹری آف ایجوکیشن کے زیرِاہتمام Common wealth اسکالرشپ ہوتی ہے، آپ اس کی تفصیلات www.MoE.gov.pk پر دیکھ سکتے ہیں میں نے اس میں اپلائی کیا اور انٹرویو کال بھی آگئی مگر اتنے میں والدہ کا انتقال ہو گیا اور تاریخ میں کوئی ایکٹینشن نہ ملی۔

برٹش کونسل کے زیرِاہتمام ملنے والی اسکالرشپس کافی بہتر ہوتی ہیں ان میں Shell، Chevening، DFID اور Rhodes تو دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ان کی تفصیلات آپ کو www.Britishcouncil.org.pk میں اسکالرشپ سیکشن میں مل جائیں گی۔

۴۔ فُل برائٹ اسکالرشپ:

جولائی ۲۰۰۳ء کا کوئی دن تھا جب DAWN اخبار میں کارنر پر ایک چھوٹے سے اشتہار پر نظر پڑی، اشتہار United States Education Foundation (USEF) کی طرف سے تھا، فُل برائٹ اسکالرشپ کی Announcement تھی اور فارم منگوانے کے لئے P.O.Box نمبر درج تھا۔ پہلی نظر میں تو اشتہار ہی جعلی لگا مگر جب google کی مدد سے فُل برائٹ کی تفصیلات سامنے آئیں تو Request جوابی لفافے کے ساتھ بھیج دی، ۴، ۵ روز

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بعد ایک ضخیم سا فارم آگیا جسے جمع کرانے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی تھی، فارم میں جو چیدہ چیدہ چیزیں پوچھی گئیں وہ یہ تھیں:

1- Personal Information (Name, date, place of birth etc.)
2- Academic Information
3- Study Plans
4- Toefl, GRE (General), GRE (Subjective) scores
5- Research objectives
6- Personal Statement
7- Financial Information

آپ کتنے فیصد فیس ادا کر سکتے ہیں، سفر کے اخراجات وغیرہ۔

8- U.S Universities Preference
9- Recommendation letters

فارم بھرتے ہوئے ایک بات کا خیال رکھیں کہ جو لکھیں سچ لکھیں مثلاً میں نے Financial Info میں زیرو ڈالر ۰ $ لکھا تھا یعنی نہ ہی میں Travel expense کا بندوبست کر سکتا ہوں نہ living expenses کا۔

Recommendation لیٹرز میں، میں نے ایک لیٹر اپنے Bcs اسکول کے ڈائریکٹر سے، ایک ماسٹرز اسکول کے ڈائریکٹر سے اور ایک موجودہ employer سے سائن کروایا تھا۔

U.S یونیورسٹیز کی ترجیحات میں صرف وہ یونیورسٹیز لکھیں جہاں سے آپ کا ایڈمشن لیٹر آگیا ہو یا جن سے آپ کی بات چیت چل رہی ہو۔

خیر میں فارم بھیجا اور اطمینان سے بیٹھ گیا، دوسری اسکالرشپس کی طرح اس کے ملنے کی بھی کوئی خاص امید نہیں تھی۔ فُل برائٹ اسکالرشپس امریکہ کے سینیٹر جان ولیم فُل برائٹ کے نام پر ہے، یہ اُنھوں نے World War II کے بعد امریکہ اور باقی دنیا کے لوگوں میں understanding اور باہمی دوستی و محبت کو بڑھانے کے لئے شروع کی تھی، اس کے تحت

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ہر سال درجنوں ممالک سے Fulbrighters منتخب ہو ہو کر U.S.A آتے ہیں اور U.S.A سے سینکڑوں ممالک میں جاتے ہیں اور اس طرح یہ فل برائٹرز دونوں ملکوں اور تہذیبوں کے درمیان پُل کا کام کرتے ہیں۔

Fulbrighters کو عموماً Ambassadors کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اپنے C.V اور کارڈز وغیرہ پر Fulbrighter فخر کے طور پر لکھتے ہیں۔

Fulbrighters کی قابلیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اب تک Fulbrighters میں سے ۳۴ طالب علموں کو نوبل پرائز مل چکا ہے۔

بہر حال ۱۹ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعہ کو ۳ بجکر ۶ منٹ پر مجھے Fulbright کمیشن پاکستان سے ای۔ میل موصول ہوئی کہ میرا نام شارٹ لسٹ میں آگیا ہے اور ۲۲ ستمبر بروز پیر شام ۵:۳۰ پر میرا انٹرویو ہے اسلام آباد میں۔ انٹرویو پینل میں

Robert Lawrence Dr. Grace Clark

اور فل برائٹ Alumni سے کچھ لوگ شامل ہوں گے۔

انٹرویو میں دوست احباب نے خوب تیار ہو کر جانے کو کہا، مگر میں وہی اپنے روایتی کپڑوں یعنی نیلی جینز اور لال ٹی شرٹ میں ہی چلا گیا کیونکہ انٹرویو میرا تھا میرے کپڑوں کا نہیں۔

انٹرویو میں جو سوال و جواب ہوئے وہ من و عن نقل کر رہا ہوں۔

سوال: تو آپ U.S.A جانا چاہتے ہیں؟

جواب: آپ کو کس نے کہا؟

سوال: اسی لئے تو آپ یہاں ہیں

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جواب: دیکھیئے جناب، میں PhD کرنا چاہتا ہوں کسی اچھی یونیورسٹی سے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں، آپ مجھے U.K بھجوادیں (اپنے خرچے پر) مجھے کوئی اعتراض نہیں، نہ ہی سعودی عرب اور مصر جانے پر ہے، ہاں اگر U.S.A ہو تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر اصل خواہش PhD کی ہے U.S.A کی نہیں۔

سوال: آپ کی فیلڈ کیا ہے؟

جواب: کمپیوٹر سائنس میں آرٹی فیشل اینٹلی جنس اور نیٹ ورک سیکیورٹی

سوال: آپ کبھی کسی U.S ایجنسی وغیرہ کو hack کرنے کی کوششیں نہ کرنا، پکڑے جانے پر سخت سزا ہے۔

جواب: آپ فکر نہ کریں، میں ایسا کچھ نہیں کروں گا اور جب کروں گا تو آپ پکڑ نہیں سکیں گے۔

سوال: کیا آپ پاکستان واپس آؤ گے؟

جواب: فی الحال تو جی ضرور آؤں گا، مگر میں نے U.S.A دیکھا نہیں ہے، ہو سکتا ہے پسند آجائے کوئی جاب کرلوں اور آپ کے پیسے واپس کردوں، مگر مجھے لگتا ہے کہ میں واپس آ ہی جاؤں گا۔

سوال: مگر آپ واپس کیوں آئیں گے؟

جواب: اس لئے کہ میرا ملک ہے، مسلمان ملک ہے، اب میں یہ نہیں کہوں گا کہ میں حبّ الوطن ہوں، حبّ الوطنی کے تقاضے وہاں بیٹھ کر بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔ ہاں میری بیوی، بچہ فیملی اِدھر ہے اُن کے لئے ضرور آؤں گا۔

سوال: شادی تو آپ وہاں بھی کر سکتے ہیں؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جواب: جی ہاں مگر depend کرتا ہے کہ میرے سُسر جیسے ایک صاحب وہاں بھی موجود ہوں ورنہ مجھے کون لڑکی دے گا۔

سوال: امریکہ کے بارے میں رائے؟

جواب: جی، جنگوں کا شوق ہے، کبھی افغانستان تو کبھی عراق۔

سوال: کیا ان باتوں سے میں یہ سمجھوں کہ آپ کو امریکہ سے نفرت ہے؟

جواب: میں نے یہ تو نہیں کہا، مگر میں محبت بھی کیوں کروں۔ کیا اس لئے کہ امریکہ فلسطین کی ہر قرارداد کو ویٹو کر دیتا ہے یا اس لئے کہ اُس کی پالیسیوں کا اثر کشمیر تک نہیں پہنچتا۔

سوال: نیشنل ایمرجنسی کی صورت میں آپ کس کا ساتھ دو گے؟

جواب: ظاہر ہے پاکستان کا۔ ملک ماں ہوتا ہے، کسی بھی صورت کیا آپ اپنی ماں کے خلاف کام کر سکتے ہیں؟

سوال: پڑھائی کے بعد کیا کریں گے؟

جواب: پڑھاؤں گا۔

سوال: آپ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو

جواب: جی اس کمرے میں آنے سے پہلے تو بہت سارے ذہن میں تھے، اب گھبراہٹ میں سب بھول گیا ہوں، آپ لوگ صرف اپنا اپنا تعارف کرا دیں۔

پھر انہوں نے اپنا تعارف کروایا اور میں شکریہ کہہ کر واپس آ گیا۔

واپسی پر گھر والوں، یار دوستوں نے متفقہ طور پر 'نااہل' قرار دے دیا اور خوب صلواتیں سنائیں کہ کیا ضرورت تھی خارجہ پالیسی پر بکواس کرنے کی، مگر یہ میری ذاتی رائے تھی اور میں اسے کیوں بدلوں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

خیر، اکتوبر میں USEF کی طرف سے لیٹر آگیا کہ آپ کا انتخاب ' Principal Candidate' کے طور پر ہوگیا ہے، میڈیکل فارم اور دوسرے ڈاکیومینٹس بھجوادیں۔ اپریل ۲۰۰۴ء کو فل برائٹ orientation پروگرام کا دعوت نامہ ملا جو کہ فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی اسلام آباد میں ۲۴، ۲۵ اپریل کو ہونا تھا۔ اس پروگرام میں US کنٹری کلچر افیئرز کے Steve Lefens اور ڈاکٹر گریس کلارک کی تقریروں کے علاوہ فل برائٹ Alumni وغیرہ کی Presentations تھیں اور شام کو ہم امریکہ کی سفیر نینسی پاول کی رہائشگاہ پر مدعو تھے۔

نہ ہی کوئی چیکنگ ہوئی نہ ہی کسی نے موبائل آف کرنے کو کہا اور ہماری ملاقات ڈھائی گھنٹہ چلی جس میں عراق کی جنگ اور ویزے کے وقت پیش آنے والے مسائل سرِ فہرست رہے۔ یہاں اور بھی بہت لوگ تھے جن میں مجھے گوگی اسٹوڈیوز کی ڈاکٹر نظر نگار نے کافی متاثر کیا۔

۵۔ ویزے کا حصول:

جون ۲۰۰۴ء کے آخری عشرے میں واشنگٹن D.C سے ایک فارم آیا جس کا نام DS-2019 تھا یہ اُن لوگوں کو ملتا ہے جو کہ U.S گورنمنٹ کی فنڈنگ پر U.S آتے ہیں اور Department of States U.S اسے جاری کرتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہوتا ہے جیسے طالب علموں کو I-20 فارم ملتا ہے۔ F-1 ویزہ کے لئے۔

اسکالرشپ پر جانے والے لوگوں کو عموماً J-1 ویزہ ملتا ہے۔

اس فارم کے ساتھ ہی USEF کی طرف سے ویزہ فارم بھرنے کا لیٹر ملا، آپ U.S ویزہ اپلائی کرنے کے لئے تمام قسم کے فارم اس ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

http://travel.state.gov/visaforms.html میں نے DS-156, DS-157 اور DS-158 فارمز بھرے تھے۔ DS-156 نان امیگرنٹ ویزہ اپلی کیشن فارم ہوتا ہے۔

Supplemental Non Immigrant Visa Application DS-157 فارم ہوتا ہے جس میں آپ اپنی تعلیم وغیرہ سے متعلق بتاتے ہیں اور Contact Information and work history DS-158 سے متعلق ہوتا ہے جس میں آپ اپنی فیملی سے متعلق اور جاب کے تجربے کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یہ تمام فارم PDF فارمیٹ میں ہوتے ہیں، ان میں آپ ٹائپ کر کے پرنٹ نکال لیتے ہیں مگر انہیں Save نہیں کر سکتے۔ یہ تمام فارم مشترکہ طور پر ۵ صفحات پر مشتمل تھے اور بہت آسان۔ آپ انہیں ۲۰ منٹ میں باآسانی خود ہی بھر سکتے ہیں۔

آپ کو ۳ عدد تصویریں بھی کھنچوانی ہوتی ہیں اگر تصویروں کی بیان کردہ Requirements کو پڑھیں گے تو ضرور چکر آجائے گا۔ کسی اچھے سے فوٹو گرافر کے پاس جا کر کہیں کہ U.S ویزہ کے لئے تصویر کھینچ دو، اُن کا روز کا کام ہے وہ خود ہی کھینچ دیں گے۔

بہر حال تمام فارمز بھر کر ہم ۸ جولائی کو USEF کی ہی گاڑی میں ۱۱ بجے U.S ایمبسی پہنچ گئے ویزہ انٹرویو کے لئے۔

۵۔ ویزہ انٹرویو:

یہاں ایمبسی کے باہر بلا کا رش تھا، جوان، بوڑھے، عورتیں، بچے، مجھے تو لگ رہا تھا کہ لائن میں ہی ۶ گھنٹے گزر جائیں گے، بہت سے نوجوان ٹو پیس سوٹ میں اور خواتین زبردستی مغربی بننے کی کوششوں میں مصروف۔ میں ہمیشہ کی طرح اپنے روایتی کپڑوں یعنی جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

خیر اللہ کا کرم ہوا اور ہمیں فل برائٹ کے نام کی وجہ سے اندر بُلا لیا گیا، اندر ویٹنگ روم میں کوئی ایک گھنٹہ بیٹھنا پڑا۔ امریکہ کا سارا پیسہ جنگوں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ لہذا یہاں A.C تو در کنار پنکھے بھی نہیں تھے۔ لوگوں کا عجب رویّہ تھا، جو گورے تھے وہ پریشان کہ لوگ دھوپ میں کھڑے ہیں اور جو مقامی ورکرز تھے اُن کا رویّہ اپنے ہی بھائیوں سے ناگفتہ بہ۔

اُردو بولنا شاید یہاں معیوب تھا۔ لہذا عجیب و غریب انگلش اور لہجے سُننے کو ملے، لوگ اتنا سنبھل سنبھل کر بول رہے تھے کہ عام زندگی میں یوں بولیں تو ولی اللہ ٹھہریں۔ میں نے مذاق ہی مذاق میں لطیفہ سُنایا تو لوگ اس طرح میرے پاس سے چھٹنے لگے کہ اگر میرے پاس سے گزرے بھی تو اُن کا (ملنے والا) ویزہ منسوخ ہو جائے گا، بڑا مزہ آرہا تھا میں نے اس سچوئیشن کو خوب محظوظ کیا۔ کوئی ٹائی سیدھی کر رہا ہے کوئی دعائیں مانگ رہا ہے خیر میرے نام کی Announcement ہوئی، عثمانی کو ''اوزمانی'' پکارا گیا، میرا انٹرویو Jeff Bourner نام کے آدمی نے لیا اور دورانیہ ڈیڑھ منٹ تھا، جو سوال و جواب ہوئے وہ یہ تھے:۔

سوال: کہاں جا رہے ہو؟

جواب: جہاں کی ایمبسی ہے اور جا بھی کہاں رہا ہوں، ابھی تو ویزہ لینے آیا ہوں۔

سوال: میرا مطلب ہے کون سی اسٹیٹ میں؟

جواب: فلوریڈا

سوال: یونیورسٹی

جواب: فلوریڈا ٹیک

سوال: فیلڈ

جواب: کمپیوٹر سائنس

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سوال: Depth area

جواب: آرٹی فیشل اینٹلی جنس

سوال: کیا ریسرچ کرنا چاہتے ہو؟

جواب: آپ کو سمجھ میں نہیں آئے گا، کیا آپ کے پاس CS کی ڈگری ہے؟

سوال: ٹھیک ہے مجھے ای میل کر دو (ایک ای میل ایڈریس دے یا state.gov ڈومین کا)

جواب: بہت اچھا

سوال: دونوں ہاتھ کی شہادت کی انگلی فنگر پرنٹس کے لئے مشین پر رکھیں اور انٹرویو ختم۔

ٹھیک ایک ماہ بعد ملٹی پل انٹری J-1 ویزہ آگیا اور میں U.S کی راہ لی۔

۷۔ سفر:

باقی مرحلوں کی طرح سفر بھی کم Interesting نہ تھا، ٹکٹ USEF کی طرف سے ہی تھا کوئی ۶۲،۰۰۰ روپے کا تھا (ون وے)۔ خیر کراچی سے رات ۱۰:۳۰ کی فلائٹ تھی Emirates Airline کی۔

سامان بُک کروایا اور امیگریشن کاؤنٹر پر کوئی ڈھائی گھنٹے لائن میں لگنا پڑا، لوگ بہت زیادہ تھے اور شاید ایئرپورٹ والوں کو علم نہ تھا کہ ملک سے باہر کوئی جانے والا ہے۔ لہذا کاؤنٹر پر کوئی نہیں اور ہر ہر آدمی کسی نہ کسی کی سفارش کے چکر میں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے بائی پاس کیا جو مجھ سے کافی دیر بعد آئے تھے (مگر وہ کسی نہ کسی ''بڑے'' کے ساتھ ہوتے) میں تو چھوٹا ہوں۔ لہذا کھڑا رہا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ایئرپورٹ والوں کی اس نااہلی کی وجہ سے جہاز ڈیڑھ گھنٹے لیٹ روانہ ہوا۔ ۱۲ بجے تقریباً کراچی سے چلے اور ڈیڑھ گھنٹہ میں دبئی ایئرپورٹ پہنچے۔

دبئی میں کافی رش تھا مگر یہاں کا انتظام اچھا تھا، اگلی فلائٹ رات ڈھائی بجے کی تھی، عمارات ایئرلائن سے ہی دبئی سے لندن گیٹ وِک ایئرپورٹ پر سات گھنٹے میں پہنچے، پھر جہاز سے اُتر کر شٹل کے ذریعے South Terminal پر پہنچے یہاں سے نیو جرسی، نیو آرک ایئرپورٹ کی Connecting فلائٹ تھی Continental ایئرلائن کے ذریعے۔

یہاں جب بورڈنگ پاس لینے پہنچے تو پھر سیکیوریٹی والوں نے ایک چھوٹا سا انٹرویو لیا۔ یہاں ''شاہ سے زیادہ، شاہ کا وفادار'' والا محاورہ پہلی بار سمجھ میں آیا۔ اس انٹرویو کے سوال و جواب مندرجہ ذیل ہیں:

سوال: کہاں جارہے ہو؟

جواب: ٹکٹ پر کیا لکھا ہے؟

سوال: سامان کب پیک کیا تھا؟

جواب: ایک دن پہلے

سوال: کس نے پیک کیا تھا؟

جواب: بیگم نے

سوال: کچھ اور رکھ دیا ہو تو؟

جواب: مثلاً

سوال: کوئی Explosive میٹریل

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جواب: جی ہاں! بالکل، مگر اب تک تو پھٹ چکا ہوتا اور آپ میری روح سے یہ سوال و جواب کر رہے ہوتے۔

سوال: یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جواب: جب سامان مشین سے گزرا ہو گا تو آپ کو جواب مل گیا ہو گا۔

سوال: کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ کے سامان میں کیا ہے؟

جواب: تصویر بتاں اور حسینوں کے خطوط، میرا مطلب ہے کتابیں اور کپڑے۔

سوال: کوئی Sharp چیز

جواب: سب سے زیادہ شارپ میں خود ہوں۔ شکریہ

سوال: سامان میں کوئی Sharp چیز

جواب: قینچی ہے۔

سوال: آپ جا سکتے ہیں۔

جواب: جی شکریہ!

بورڈنگ پاس لیا اور روانہ ہو گئے، ایک بار پھر کوئی ساڑھے سات گھنٹے کی فلائٹ اور ہم نیویارک نیو جرسی پہنچ گئے۔ راستے میں دو خاص باتیں ہوئیں، ایک تو ایئر لائن اسٹاف نے دو عدد کارڈز بھرنے کو دیئے ایک I-94 کہلاتا ہے اس میں آپ تاریخ پیدائش اور نام وغیرہ لکھتے ہیں اور یہ آپ کے پاسپورٹ کے ساتھ Attach کر دیا جاتا ہے۔ اور دوسرا ساتھ لے آنے والے سامان سے متعلق اور پاس موجود کرنسی اور ٹریول چیکس وغیرہ کی تفصیلات۔ آپ اپنے ساتھ دس ہزار ڈالر سے کم تک کیش لے جا سکتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دوسری مزیدار بات جہاز میں ملنے والا Asian food تھا، میں نے جہاز میں چڑھنے سے پہلے اس پر Tick کیا تھا۔ مگر جب Asian Food سامنے آیا، جس کے ڈبے پر بڑا بڑا Muslim لکھا ہوا تھا تو بہت رونا آیا، ۳عدد چھوٹے چھوٹے سموسے جن میں پالک بھری ہوئی تھی اور ایک آلو کا بھرتہ بنانے کی ناکام کوشش۔ میں نے ائیر ہوسٹس کو بُلا کر کہا کہ بہن امریکن فورڈ ہی دے دو مگر وہ کہنے لگی کہ نہیں یہ آپ کے نام کا ہے، آپ کو یہی کھانا پڑے گا، میں نے اس سے کہا کہ آپ کبھی پاکستان آئیں تو مجھ سے رابطہ کیجئے گا میں بھی آپ کو امریکن فوڈ بنا کے کھلاؤں گا۔ ایشین فوڈ کے نام پر اتنا بڑا دھوکا میرے ساتھ کبھی نہیں ہوا تھا۔

خیر نیویارک ایئرپورٹ پر اُترنے کے بعد دو کام کرنے ہوتے ہیں (آپ کہیں سے بھی امریکہ میں داخل ہوں، یہی دو کام کرنے ہوں گے)۔ پہلا بارڈر سیکیورٹی فورسز کے پاس چیک اِن اور دوسرا کسٹمز۔ کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے میرے ڈاکیومینٹس، پاسپورٹ، I-94 کارڈ وغیرہ بارڈر سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کی ایک اور خاتون کے حوالے کیا، پاسپورٹ کے ساتھ ایمبسی والے ایک اور لفافہ Attach کر کے دیتے جسے کھولنا منع ہوتا ہے۔ اسے کھولا تو اُس میں سے وہی DS-2019 برآمد ہوا۔

خیر نئی خاتون نے مندرجہ ذیل سوال پوچھے اور بٹھا کر چلی گئی۔

سوال: آپ کا نام

جواب: ذیشان الحسن عثمانی

سوال: انگلش میں پلیز

جواب: ذیشان الحسن عثمانی۔ انگلش میں بھی یہی ہو سکتا ہے، اس کا ترجمہ میں نہیں کر سکتا۔

سوال: J-1 کیوں ملا؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جواب: فل برائٹ اسکالرشپ کی وجہ سے۔

مبارک ہو، بیٹھیئے۔اور وہ چلی گئی۔

اس روم میں تمام لوگ Non-U.S Citizens تھے جن میں اکثریت جرمنی اور U.K والوں کی تھی۔

کوئی ۵ منٹ بعد ایک خاتون آئیں، افریقن نژاد تھیں اور نام لیوکس تھا اور مجھے ایک کیبن میں لے گئیں، جو سوال وجواب ہوئے وہ یہ تھے۔

سوال: والد کا نام

جواب: سردار الحسن عثمانی

سوال: تاریخ پیدائش

جواب: بتادی

سوال: کیا آپ کے ابّو امریکہ آئے ہیں کبھی؟

جواب: اگر آئے ہوتے تو میں یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔جی نہیں آئے۔

سوال: آپ کی کوئی اور تاریخ پیدائش

جواب: جی میں ایک ہی بار پیدا ہوا ہوں۔

سوال: میرا مطلب تھا کہ آپ کوئی اور تاریخ پیدائش استعمال کرتے ہوں۔

جواب: جی نہیں۔

سوال: یونیورسٹی اور سپروائزر کا نام

جواب: فلوریڈا ٹیک۔رونالڈ و۔پی۔منیزس

سوال: اپنا پاکستان کا پتہ اور فون نمبر لکھ کر دیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جواب: لکھ کر دے دیا

سوال: آپ کا قد

جواب: ۵ فٹ ۱۱ انچ۔ مگر راستے میں سردی بہت تھی ہو سکتا ہے سکڑ گیا ہوں۔

سوال: وزن

جواب: ۵۵ کلو گرام

سوال: اس وقت کیا سوچ رہے ہیں؟

جواب: کہ آپ سے جان کب چھوٹے گی اور میں Orlando کی فلائٹ پکڑوں گا۔

سوال: شہادت کی انگلی مشین پر رکھ دیں۔

جواب: جی۔ اور کیا یہ وہی انگلی ہے جو پاکستان میں تھی۔

جی ہاں۔ جواب ملا

پھر اُنھوں نے میرا I-94 کارڈ اور DS-2019 اسٹمپ کر دیا اور کہا کہ آپ جا سکتے ہیں۔

Welcome to United States

میں نے کہا کہ مجھے کچھ سوال پوچھنے ہیں؟

جواب ملا، جی ضرور

سوال: یہ New Ark ایئرپورٹ کا کیا مطلب ہوا شہر کا نام تو نیویارک ہے۔

جواب: یہ نیو آرک ایئرپورٹ نیو جرسی میں ہے، یہ نیویارک نہیں ہے۔

سوال: میں نے تو سنا تھا کہ آپ بہت ظالم لوگ ہوتے ہو، کپڑے تک اتروا لیتے ہو۔ بڑا پریشان کرتے ہو مگر ایسا تو کچھ نہیں ہوا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جواب: ایسا کچھ نہیں ہوتا اور طالب علموں کے ساتھ تو ہمارا رویہ کافی اچھا ہوتا ہے۔

یہاں سے نکل کر کسٹم کا رُخ کیا، وہاں کچھ ورکرز کھڑے تھے انھوں نے بیگ کے تالے کھولنے کو کہا اور سامان بیلٹ پر رکھ کر کہا کہ آپ جا سکتے ہیں۔

اس طرح اس پورے عمل میں ۲۰ منٹ صرف ہوئے، اگلی فلائٹ ۲/۱۵ گھنٹے بعد کی تھی جسے میں نے تبدیل کرا کے ۱۰ منٹ بعد والی کروالی۔ اور پھر ساڑھے ۳ گھنٹے کی ایک اور فلائٹ کے بعد ریاست فلوریڈا کے شہر Orlando پہنچ گیا۔ یہ شہر Disney World اور Sea World کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں سے میری یونیورسٹی جو کہ میلبورن میں ہے ایک گھنٹے دور تھی۔ یہاں مجھے مزمل بھائی جو کہ LUMS کے پروفیسر ڈاکٹر صہیب کے دوست تھے (انہوں نے ای میل کر دی تھی) لینے آئے ہوئے تھے اور یوں یہ سفر تمام ہوا۔

۸۔ کام کی باتیں:

سامان میں ۳۲ ۳۲ کلو گرام کے دو بیگ لانے کی اجازت ہوتی ہے مزید آپ ایک آدھ ہاتھ میں بھی اٹھا سکتے ہیں مثلاً Lap top وغیرہ زیادہ تر لوگ PIA میں ''جان پہچان'' کی وجہ سے زیادہ سامان لے آتے ہیں اور پھر لندن میں پہنچ کر مشکل کا شکار ہوتے ہیں

☆ کوئی الیکٹرانک آلات مت لائیں مثلاً شیور یا استری وغیرہ، یہاں ۱۱۰ وولٹ پر نہیں چلیں گے۔

☆ فلائٹس کا درمیانی وقفہ کچھ زیادہ رکھیں مثال کے طور پر اگر میں ایک گھنٹے مزید لیٹ ہو گیا ہوتا تو میری آگے کی تمام Connecting فلائٹس نکل گئی ہوتیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

☆ کوئی میٹل کی چیز پاس نہ رکھیں مثلاً کٹر، بیلٹ، ورنہ جس میں مشین سے آپ گزریں گے وہ الارم بجاتی رہے گی اور پھر وہ آپ کے جوتے، موزے، جیولری، گھڑی، کپڑے سب اتروا تے رہیں گے۔

☆ جن ائرپورٹس پر آپ کا اسٹاپ ہو وہاں کی تھوڑی سی کرنسی اپنے ساتھ ضرور رکھ لیں مثلاً کچھ درہم اور پاؤنڈ وغیرہ، یہ ضرورت پڑنے پر کام آسکتے ہیں۔

☆ سامان کی ٹرالی آپ کو ائرپورٹ پر مشین کے ذریعے ۳ ڈالر کی ملتی ہے۔

☆ زیادہ کیش لانے کی ضرورت نہیں ۰۰ ڈالر کافی ہوتے ہیں ٹریولرز چیکس بنوالیں۔

☆ کسی فرینڈ یا کسی بھی شخص سے تحفہ نہ لیں

☆ پاکستان سے امریکہ سفر کرتے ہوئے ہم وقت میں الٹا سفر کر رہے ہوتے ہیں، امریکہ کا وقت پاکستان سے ۹ سے ۱۲ گھنٹے پیچھے ہے لہٰذا انٹرنیٹ سے نماز کے اوقات، اور اپنے ساتھ قبلہ کمپاس اور جانماز لانا نہ بھولیں۔

☆ سفر سے پہلے خوب نیند کر لیں۔

☆ اگر آپ بھی فُل برائٹ اسکالرشپ میں اپلائی کرنا چاہیں تو ان کی مکمل تفصیلات آپ کو اس ویب سائٹ سے مل جائیں گی۔

www.usefpakistan.org

فل برائٹ کی Parent کمپنی انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل ایجوکیشن ہے جس کی اور بھی بہت سی اسکالرشپس ہیں، ان کی تفصیلات آپ کو اس سائٹ سے ملیں گی۔

www.iie.org

Downloaded from Durr-e-Danish Library

حصّہ دوم

یونیورسٹی میں نظامِ تعلیم

امریکہ میں ایڈمشن کے لئے اپلائی کرتے ہوئے بہت سے لوگوں کو دشواری کا سامنا ہوتا ہے، جس کی ایک وجہ پاکستانی اور امریکی نظامِ تعلیم میں تھوڑا بہت فرق ہے، اب ہائیر ایجوکیشن کمیشن (HEC) ڈاکٹر عطاءالرحمن کی زیرِ نگرانی پاکستانی یونیورسیٹیز کو انٹرنیشنل اسٹینڈرڈز پہ ڈھالنے کی پوری کوششیں کررہا ہے۔ مندرجہ ذیل چارٹ کی مدد سے آپ کو U.S ایجوکیشن سسٹم کا خاکہ سمجھ میں آئے گا۔

۱.	پری کنڈر (Pre - K)	۲ سے ۴ سال کی عمر کے بچوں کے لئے
۲.	کنڈرگارڈن (K-G)	۵ سال کی عمر کے بچوں کے لئے
۳.	Elementary	۱تا۶ گریڈ
۴.	مڈل اسکول	۷تا۸ گریڈ
۵.	ہائی اسکول	۹تا۱۲ گریڈ
۶.	یونیورسٹی (انڈر گریجویٹ)	۴ سال کی ڈگری (۱۳ سے ۱۶)
۷.	یونیورسٹی (گریجویٹ۔ماسٹرز)	۱تا۲ سال
۸.	یونیورسٹی (گریجویٹ۔پی ایچ ڈی)	۳تا۵ سال

انڈر گریجویٹ (بیچلرز) ڈگری میں عموماً ۱۲۰ سے ۱۴۰ کریڈٹ hours ہوتے ہیں جبکہ ماسٹرز میں ۳۰ سے ۴۵ تک۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اس کے علاوہ کمیونٹی کالجز بھی ہوتے ہیں جو ۲ سال کی بیچلر آف آرٹس کی ڈگری کرواتے ہیں اور اس کے بعد کوئی چاہے تو یونیورسٹی بھی جوائن کر سکتا ہے۔ یہاں ۲ سال کی سائنس ڈگری نہیں ہوتی۔

ہمارے مدرسوں کی طرح یہاں بھی Religious کالجز ہوتے ہیں جو کہ عیسائی مشینریز نے کھولے ہوئے ہیں اور یہ بھی مختلف فرقوں کے ہوتے ہیں مثلاً کیتھولک اور orthodoxآرتھوڈکس وغیرہ۔

یونیورسیٹز میں عموماً دو قسمیں ملتی ہیں، اسٹیٹ یونیورسٹیز، جن کی زیادہ تر فنڈنگ گورنمنٹ سے آتی ہے اور پرائیوٹ یونیورسٹیز جن کا زیادہ تر انحصار ٹیوشن فیس اور انڈسٹری فنڈنگ پر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ U.S پڑھنے کے لئے آنا چاہتے ہیں تو اسٹیٹ یونیورسٹیز کو ترجیح دیں کیونکہ ان میں فیس کم ہوتی ہے۔

آئی وی لیگ یعنی MIT، Harvard، Caltech، پنسلوانیا، Stanford وغیرہ کو چھوڑ کے بہت سی پرائیوٹ یونیورسٹیز آرام سے داخلہ دے دیتی ہیں، بہت سی یونیورسٹیز میں ESL کی کلاسز بھی ہوتی ہیں مطلب یہ کہ آپ کو ان میں داخلہ کے وقت TOEFL بھی نہیں دینا پڑتا یہ انگریزی خود ہی سکھا دیتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ یونیورسٹیز صرف داخلہ دیتی ہیں، ڈگری نہیں، وہ آپ کو پڑھے بغیر نہیں ملے گی۔ آرام سے داخلے کا مطلب یہاں ڈگری ملنا نہیں ہے اُس کے اسٹینڈرڈ سخت ہیں۔ اگر آپ فیس بھر سکتے ہوں تو داخلہ آپ کو جلد مل جاتا ہے۔

پرائیوٹ یونیورسٹیز کی فی سمسٹر فیس پاکستانی ۵ لاکھ روپے سے ۲۰ لاکھ تک ہے، یعنی آپ کو ۴ سال کی ڈگری کوئی ۴۰، ۵۰ لاکھ سے ۲، ڈھائی کروڑ تک کی پڑتی ہے، اسٹیٹ یونیورسٹیز میں یہ کوئی ۲۰ سے ۳۰ لاکھ تک کی ہوتی ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

U.S میں پڑھنے کے لئے اسکالر شپ / فنڈنگ وغیرہ بہت ضروری ہیں کیونکہ رہنے اور کھانے پینے کا خرچہ تو الگ ہے۔

امریکن ایجوکیشن سسٹم میں مسئلے کے حل اور پریکٹیکل پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، ایک پاکستانی طالبعلم (جسے انگریزی اچھی آتی ہو) کے لئے یہ ایجوکیشن سسٹم ذرا مشکل نہیں ہے، وہ یہاں آسانی سے سیٹ ہو سکتا ہے۔ اساتذہ کی اپائنمنٹ کسی یونیورسٹی یا کالج میں ایک کڑا مرحلہ ہوتا ہے اور اگر کسی طالبعلم کو کسی اُستاد سے شکایت ہو تو وہ یونیورسٹی OMBUDSMEN (محتسب) کے پاس جا کر درخواست دائر کر سکتا ہے۔

غلاموں کی نیلامی Slave Auction

یہ وہ ایونٹ ہے جو ہماری یونیورسٹی میں ہر سمسٹر میں منعقد ہوتا ہے اور طالب علموں کا پسندیدہ ترین ایونٹ ہے۔ یہاں کچھ لڑکے اور لڑکیاں اسٹیج پر آتے ہیں پھر کمنٹری کرنے والا (میزبان) ان کی خوبیاں بتانا شروع کرتا ہے اور ساتھ میں بولی شروع ہوتی ہے۔ اس سے ملنے والے پیسے Charity میں چلے جاتے ہیں اور ملنے والی لڑکی، لڑکے کو Charity میں مل جاتی ہے ۲۴ گھنٹوں کے لئے، جس میں بقول ایک ٹیچر کے دونوں گھومتے پھرتے ہیں اور مکڈونلڈ چلے جاتے ہیں۔ میرے ایک کلاس فیلو کو بڑی حسرت تھی کسی لڑکی کو خریدنے کی مگر پیسے نہیں تھے اُس کے پاس، کہنے لگا ''ذیشان بھائی Idea، میں بکنے چلا جاتا ہوں، کوئی لڑکی مجھے خرید لے گی، میرا ''مقصد'' بھی پورا ہو جائے گا اور Charity بھی ہو جائے گی''۔ میں نے اسے منع کیا کہ ''بھائی، ہم جنسوں کا ملک ہے، کسی لڑکے نے خرید لیا تو کیا کرو گے''۔ میری بات سن کر وہ خاموش ہو رہا۔

بہر حال! Charity کی یہ شکل کچھ جدید ہی لگی۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کہو نہ پیار ہے

میری ایک کلاس میں ہم ۱۳ طالبعلم ہیں ۱۳ مختلف ملکوں کے، مختلف زبانیں بولنے والے اور ان میں بشمول ٹیچر اُردو سے کوئی واقف نہیں۔

ایک دن کلاس میں کچھ تاخیر تھی کہ میری ایک کلاس میٹ، جس کا تعلق چین سے ہے اور جو مینڈرین زبان بولتی ہے نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا نِک نیم کیا ہے، میں پتہ نہیں کس موڈ میں بیٹھا تھا میں نے جواب دیا

''کہو نہ پیار ہے'' میرا نِک ہے، کچھ مشکل کے بعد وہ اسے صحیح تلفّظ کے ساتھ ادا کرنے پر قادر ہو گئی، اب اُس کے بعد سے ہماری گفتگو کچھ یوں ہوتی ہے۔

"Kaho na Pyar hai" How are you

"Kaho na Pyar hai" You are looking so tired

"Kaho na Pyar Hai وغیرہ وغیرہ"

اب دیکھئے قلعی کب کھلتی ہے، میں تو فی الحال خوب محظوظ ہو رہا ہوں اس سچوئیشن سے۔

مارشل آرٹس

فلوریڈا ٹیک (میری یونیورسٹی) میں ایک ایسوسی ایشن ہے ''مارشل آرٹس ایسوسی ایشن'' جس کی صدر محترمہ ''رے سارہ'' ہیں، کیا ہی اچھا ہوتا اگر A لگا دیتیں تو ''ارے سارہ'' نام ہو جاتا۔ خیر، عمران سیریز پڑھ پڑھ کے مارشل آرٹس سیکھنے کا بھوت تو پتہ نہیں کب سے سوار تھا، اب کچھ وقت ملا تو سوچا کہ لگے ہاتھ مارشل آرٹش بھی سیکھ ڈالیں پتہ نہیں کب کام آجائے، یہی سوچتے ہوئے اور مستقبل میں ہونے والے مقابلوں کے بارے میں خیالی پلاؤ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پکاتے ہوئے ہم پہنچ گئے Clement Centre (یہ ہماری یونیورسٹی کے فٹنس سینٹر کا نام ہے) کے دوسرے فلور پر یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ پہلے ایک فارم پر سائن کرنا ہوگا جس کی رُو سے کسی ہڈی وغیرہ ٹوٹنے کی ذمہ داری ایسوسی ایشن یا متعلقہ افراد پر نہیں آئے گی۔ اُس کے بعد ایک چھوٹا سا ٹیسٹ ہوتا ہے جس میں کچھ exercises کرنے کو کہا جاتا ہے، کچھ بھاگ دوڑ اور کچھ اٹھک بیٹھک اور اس دوران انسٹرکٹر (رے سارہ) اس بات کا تعین کرتی ہیں کہ ہمیں کس گروپ کے ساتھ رکھا جائے یا الفاظ عام میں کون سے بیلٹ والوں کے ساتھ ٹریننگ دی جائے، خیر جیسے جیسے کہا ویسے ویسے ہم کرتے رہے (کیسے کرتے رہے یہ الگ بات ہے) اور آخر میں جب ہم پسینے سے شرابور لیٹے ہوئے تھے (کیونکہ کھڑے رہنے کی سکت کس میں ہو) تو وہ محترمہ ہنستی ہوئی آئیں اور کہنے لگی ''سوری جناب! لاسٹک نہیں ہے میرے پاس''

اور اس جواب سے میں اتنا دلبرداشتہ ہوا کہ پھر نہیں گیا، یہ کمپیوٹر ہی بھلا مجھے تو، مجھے نہیں سیکھنی یہ مارشل آرٹ۔

میری یونیورسٹی

میری یونیورسٹی کا نام فلوریڈا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہے جسے عرفِ عام میں فلوریڈا ٹیک کہتے ہیں، یہ ملبورن نامی چھوٹے سے شہر میں قائم ہے جو کہ Orlando سے ۵۰ منٹ کی دوری پر ہے ملبورن ریاست فلوریڈا کا شہر ہے اور Cape Canavrel کیپ کین ایورل اور کینڈی اسپیس سینٹر کی وجہ سے بہت مشہور ہے، یہیں سے خلائی شٹل عموماً پرواز کرتے ہیں۔ یہ ایک پرائیوٹ یونیورسٹی ہے مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں

www.FIT.Edu

Downloaded from Durr-e-Danish Library

میرے پروفیسرز

پروفیسرز کی جو تعریف پاکستان میں ہے یہاں آکر وہ مکمل طور پر بدل گئی۔ پہلا فرق تو مخاطب کرنے کا تھا، پاکستان میں سے ہم ''سر'' جناب سے آگے نہیں نکل سکتے اور یہاں انھیں نام سے پکارا جاتا ہے۔ اچھے گریڈز اور پسند ناپسند کا معیار صرف آپکی قابلیت ہے۔

عموماً سمسٹر کے اختتام پر پروفیسر کلاس کو چائے، کافی پر مدعو کرتا ہے۔

ان کے حلیے بھی عجیب ہوتے ہیں، عموماً شارٹس (نیکر) اور مختلف کانفرنسز کی ٹی شرٹس Dr. CEM kaner کی کلاس میں گئے تو پتہ چلا کہ سافٹ ویئر ٹیسٹنگ پہ دنیا بھر میں پڑھائی جانیوالی ٦ کتابوں کے مصنف یہی ہیں اور اسی طرح کوریا کے ڈاکٹر فلیپ کے چین نے ڈیٹا مائننگ پڑھائی اپنی ہی کتاب سے۔

وہ حضرات جن کی کتابیں پاکستان میں پڑھی تھیں آج سامنے کھڑے خود پڑھا رہے ہیں۔ پروفیسرز یہاں زیادہ تر ریسرچ کانفرانسز کے انعقاد ان کے لئے پیپرز لکھنے اور انڈسٹری فنڈنگ پہ مختلف پروجیکٹس میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ انھیں کسی سیاست یا دھینگا مستی کا وقت ہی نہیں ملتا۔

ہماری یونیورسٹیز کے اساتذہ کرام کی طرح یہاں کے پروفیسرز کے پاس کوئی کمپنی کی سرٹیفکیشن نہیں ہوتیں اور نہ ہی یہ اسکی بات کرتے ہیں نہ خود کرتے ہیں نہ بچوں کو کہتے ہیں جیسے Mcp, Ccna, Cisco جاوا، اور یکل سرٹیفیکشن وغیرہ وغیرہ ان کا زیادہ زور ریسرچ پر ہوتا ہے۔

میرے ڈیپارٹمنٹ (کمپیوٹر سائنس) کے ہیڈ کا نام ولیم ڈی شاف ہے ہم سب انہیں WDS بلاتے ہیں، میں نے ان سے ریاضی پڑھی اور یہ بلاشبہ ایک بہترین استاد ہیں، پیزہ کے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ٹکڑوں، لڈو، شطرنج، تاش کے پتوں اور کارٹونوں کی مدد سے مثالوں سے یہ آپ کو ریاضی کے مشکل ترین نظریات سمجھا دیتے ہیں

مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں:۔

www.cs.fit.edn/nwds

Advisor

داخلے کے ساتھ ہی آپ کو ایک پروفیسر کے ساتھ نتّھی کر دیا جاتا ہے جو کہ ہر ہر کام میں آپ کی رہنمائی کرتا ہے۔ آپ کو کلاسز رجسٹر کرانی ہوں یا بیماری کے باعث پیپر لیٹ دینا ہو، GPA اچھی بنانے سے متعلق بات ہو یا ریسرچ پروپوزل کی یہ ہر جگہ آپ کو گائیڈ کرے گا۔

خوش قسمتی سے مجھے ایک بہترین ایڈوائزر ملا، ان کا تعلق برازیل سے ہے اور نام رونالڈو پی منیزز ہے۔

ڈاکٹر رونالڈو منیزز کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں اسٹنٹ پروفیسر ہیں، انھوں نے ۱۹۹۲ء میں یونیورسٹی آف فورٹالیزا، برازیل سے بی۔ایس۔سی (کمپیوٹر سائنس) کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۹۵ء میں اسٹیٹ آف کمپیناز، برازیل سے ہی ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی، ماسٹرز میں ان کا کام Parallel کمپیوٹنگ ماڈلز پر تھا، سن ۲۰۰۰ء میں یونیورسٹی آف یارک UK سے انھوں نے کمپیوٹر سائنس میں PhD کی ڈگری حاصل کی، ان کا تھیسس Resource Mangement an open Linda systems پر تھا۔ ڈاکٹر منیزز کے ریسرچ ایریاز میں Coordination سسٹم اور ماڈلز، موبائل کمپیوٹنگ اور سوارم انٹیلجنس Swarm Intelligence شامل ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ڈاکٹر منیزز نے تاحال ۱۰ سے زائد کانفرنسز آرگنائز کرائی ہیں۔ میرا کام بھی انھی کے ساتھ Swarm Intelligence پر ہے۔ ان کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دیکھیئے۔

http://www.cs.fit.edu/~rmenezes

Downloaded from Durr-e-Danish Library

حصّہ سوئم

امریکہ میں

امریکی معاشرہ:

یوں تو امریکہ اور پاکستان میں بہت سی باتوں میں فرق پایا جاتا ہے، کبھی یہ فرق اچھا اور مفید ہوتا ہے تو کبھی برا اور لغو، اور کبھی کبھار کلچر کے یہ تفادات نئے آنے والے کے لئے پریشانی کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔

پہلے بات کرتے ہیں امریکی معاشرے کی اچھائیوں کی۔

امریکہ کے کلچر میں سب سے اچھی بات (اور جو پاکستان میں مفقود ہے) وہ ہے سب کی عزت اور سب کو انسان سمجھنا، آپ بڑھئی کے پاس جائیں یا برگر والے سے برگر خریدنے ،پلمبر سے بات کر رہے ہوں یا باغ میں گھاس کاٹنے والے سے گفتگو کی شروعات ہر کوئی How you doing یا کیسے ہو؟ سے ہی شروع کرتا ہے، عموماً وہ آپ کے کپڑوں یا ہیئر اسٹائل کی تعریف بھی کر دے گا اور اگر آپ اسے کوئی بات تفصیل سے سنانے لگ جائیں تو وہ آپ کی بات نہیں کاٹے گا۔ محلے میں کوئی کیفے ٹیریا میں برتن دھوتا ہو یا پیٹرول پمپ (جسے یہاں گیس اسٹیشن کہتے ہیں) میں کام کرتا ہو۔ یہ بات ذلت یا رسوائی کا باعث نہیں ہو گی، ہر معاشرے کی طرح طبقاتی تقسیم یہاں بھی ہے، مگر ایک عام آدمی کو اس کے حصے کی عزت ضرور ملتی ہے۔ ہر ملک کی طرح یہاں بھی لڑائیاں ہوتی ہیں، جرائم ہوتے ہیں، ڈاکے پڑتے ہیں، ریپ ہو جاتے ہیں، حادثات ہوتے ہیں مگر پھر انصاف بھی ملتا ہے وہ بھی بغیر کسی جان پہچان کے، بغیر کسی رشوت و سفارش کے، بغیر کسی سورس کے مجرم اگر پکڑا جائے تو وہ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اس لئے نہیں چھوٹ جاتا کہ اس کا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے ہے یا وہ کسی ''بڑے'' کا آدمی ہے، روڈ پر گولی کھاتے کوئی اس لئے نہیں پڑا رہتا کہ ''پولیس کیس ہے'' اور ایک غریب اس لئے نہیں مرتا کہ اس کے پاس علاج کے پیسے نہیں ہیں۔ عام لوگوں کے رویے سے، ہسپتال ،کالج، یونیورسٹی، سپر اسٹورز غرض ہر جگہ ایک عام آدمی کو یہ لوگ اتنی عزت دیتے ہیں کہ دنیا کی شاید ہی کوئی اور قوم دیتی ہو۔

اگر آپ روڈ پہ جا رہے ہیں اور پیدل ہیں تو گاڑی والا گاڑی روک کر آپ کو روڈ کراس کرنے دے گا بھلے اس کا سگنل بند ہو جائے، اگر آپ سائیکل پہ ہیں تو پہلے ٹرن آپ کاٹیں گے بعد میں کوئی اور۔ جبکہ وطن عزیز میں گاڑی والے موٹر سائیکلوں والوں پر چڑھ جانا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ایک راہگیر، طالب علم یا بزرگ کے لئے ٹریفک رک جانا انہونی ہے۔

عموماً جھوٹ بالکل نہیں بولا جاتا، اگر آپ کسی کو منہ پر کہہ دیں کہ وہ جھوٹا ہے تو شاید اس سے زیادہ بری بات اس دن اس کے لئے کوئی نہ ہو۔ بالکل اسی طرح اگر آپ کوئی بات کہتے ہیں تو وہ آنکھ بند کر کے سچ مانی جاتی ہے، ایسے میں ہمارے ملک سے آئے ہوئے وہ لوگ جنہیں اپنی بات میں شیخیاں بھگارنے اور دنیا بھر کی مثالیں دینے کی عادت ہوتی ہے کو کافی مشکل ہو جاتی ہے، کیونکہ بعد میں آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں مذاق کر رہا تھا یا میں نے تو بس ایسے ہی کہہ دیا وغیرہ۔

یہاں مسجدوں میں نماز پڑھتے ہوئے یہ ڈر بھی نہیں لگتا کہ کوئی بم پھٹ جائے گا یا کوئی اور فرقے والا آ کر گولیوں سے بوچھاڑ کر دے گا، کیا ہی بدنصیبی ہے کہ اسلام کافروں کے ملک میں زیادہ محفوظ ہے۔

جہاں امریکی معاشرے میں اتنی ساری اچھائیاں ہیں وہاں برائیاں بھی ہیں، مثال کے طور پر یہ واقعہ حال میں میری کلاس فیلو کے ساتھ پیش آیا وہ بیچاری یونیورسٹی کی کینٹین

Downloaded from Durr-e-Danish Library

میں ۵ء۵ڈالر فی گھنٹہ کے حساب سے جُز وقتی کام کرتی ہے ،ایک دن کام کر کے نکلی تو سیڑھیوں پہ ایک عمر رسیدہ بڑھیا نظر آئی،اس نے سیڑھیاں اترنے کے لئے مدد کے لئے ہاتھ مانگا،دوست نے ہاتھ بڑھادیا تو وہ خاتون خود بخود گر گئی اور پولیس میں جا کر شکایت بھی کی اور ہر جانے کا دعویٰ بھی جسے عرف عام میں یہاں Sue سُو کرنا کہتے ہیں بہت سے لوگوں کا ذریعہ معاش ہی سو کر کے کھانا ہے پولیس کہتی ہے کہ آپ ہاتھ اس لئے نہیں بڑھا سکتیں کہ آپ سرٹیفائیڈ CPR نہیں ہیں یا آپ کی ''Liability Insurance'' نہیں ہے۔اب وہ بیچاری فی الحال تو کورٹ کے چکر کاٹ رہی ہے۔

اگر آپ یہاں اچھا کمارہے ہوں تو بہت سے لوگ آپ کو سُو کرنے کے درپہ ہوتے ہیں، کوئی جان بوجھ کے آپ کی گاڑی سے ٹکرا جاتا ہے تو کوئی کچھ اور بہانہ نکال لیتا ہے۔

ہم اور آپ آئے دن ٹی وی اور خبروں میں دیکھتے پڑھتے رہتے ہیں کہ امریکہ کی افغانستان پر بمباری اور عراق پالیسی پر لوگوں نے زبردست احتجاج کیا،ہزاروں لوگوں نے واک کی، بش کے خلاف نعرہ بازی کی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ڈرامے بازی ہے، الیکشن کے دنوں میں، میں نے لگ بھگ کوئی ہزار کے قریب لوگوں سے پوچھا کہ افغانستان اور عراق میں جو کچھ ہورہا ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو کم وبیش نے ایک جیسا ہی جواب دیا کہ اگر وہ ہمارے Twin ٹاورز گرائیں تو ہم بھی انہیں نہیں چھوڑیں گے،امریکہ کے یہ لوگ اپنی چھوٹی سی دنیا میں رہتے ہیں، بہت سے تو کبھی امریکہ سے باہر گئے ہی نہیں، یہ کہتے ہیں کہ بس یہ دنیا کی عظیم ترین قوم ہے، انہیں زندہ رہنے کا حق ہے اور باہر والے جتنے ہیں وہ سارے Aliens ہیں کئی بار بہت سے امریکی ٹون ٹاورز میں ۲ہزار لوگوں کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑے مگر عراق وافغانستان میں لاکھوں لوگوں کے قتلِ عام کو وہ امریکہ کے پاور سے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

تعبیر کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ پاکستان میں بھی شاید KFC بم دھماکے، بری امام میں ہلاکتیں اور ان جیسے دوسرے واقعات پر کبھی کوئی روتا ہوگا یا نہیں۔

اس طرح یہ معاشرہ انتہائی خود غرض افراد پر مشتمل ہے، جنہیں صرف اپنی زندگی کی پرواہ ہے، آپ کسی دوست کو فون کریں کہ میں آپ کے شہر میں ہوں اور آنا چاہتا ہو تو وہ فوراً کہتا ہے کہ کھانا ساتھ لیتے آنا اور شرم بھی نہیں کرتا، فادرز ڈے پر سال میں ایک بار باپ کو یاد کر لیتے ہیں اور مدرز ڈے پر ماں کو اور تھینکس گوئنگ پر دونوں کے ساتھ کھانا کھا لیتے ہیں، تھینکس گوئنگ کے دوسرے روز ہی عموماً کار فیسٹول یا ایسے ہی دوسری چیزیں ہوتی ہیں، سب کو پتہ ہے کہ ماں باپ گھر میں دو دن سے زیادہ رہے تو لڑائی ہوگی۔

عورت کے حقوق کا رونا رونے والے اس ملک میں سب سے زیادہ گت عورت کی بنی ہوئی ہے، امریکہ میں عورت نہ ہی بیوی ہے، نہ ماں، نہ بہن، نہ بیٹی، ٹین ایج کی ہوتی تو ماں باپ نے گھر سے نکال دیا Independent کے نام پر، شادی وادی کا تو رواج عام ہے ہی نہیں، صبح سے شام تک مردوں کی طرح کام بھی کرتی ہے اور جواب میں مردوں جتنی عزّت بھی نہیں ملتی۔ جتنی گالیاں اور بُرے لفظ عورت کے لئے اس معاشرے میں ہیں شاید پاک و ہند میں ملا کر بھی اتنے نہ ہوں۔ آخر میں اپنے ہم وطنو سے صرف ''عزتِ نفس'' کی کمی ہے، ہم لوہار، بڑھئی، کمہار، مالی، بھنگی، موچی کو اتنی عزّت نہیں دیتے جتنی دینی چاہئیں یا اُن کا جتنا حق ہے۔ اگر آپ روز آتے جاتے ٹریفک کانسٹیبل کو سلام صاحب کہہ دیا کریں تو مجھے نہیں لگتا کہ آپ سے اُس کا دل رشوت لینے کو کرے گا کیونکہ آپ نے اسے مقام پر جو بٹھا دیا ہے، ہمارے معاشرے کی سب سے بڑی بُرائی یہی ہے کہ ہم ہر ہر آدمی کو انتہائی ذلّت میں گرا دیتے ہیں اور جب ایک آدمی ذلیل ہو جاتا ہے تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

NIMBY نمبی:

یہ مخفف یہاں بڑا مشہور ہے اس کا مطلب ہے "Not in My Backyard" یعنی جو کچھ کرنا ہے کرو مگر نمبی، نیوکلیئر بم، عراق کی جنگ، افغانستان پر ڈیزی کٹر بم مگر نمبی۔

U.S آرمی:

نوٹس بورڈ پر ایک اشتہار دیکھا، جس میں U.S آرمی کو جوائن کرنے کی پُرزور اپیل کی گئی تھی ساتھ ہی بہت سارے وزیٹنگ کارڈز بھی پڑے تھے جو کسی Jeffrey Ammons کے تھے، ساتھ میں ان کا فون نمبر، ای ۔ میل اور ویب سائٹ بھی لکھی ہوئی تھی www.goarmy.com عراق میں جنگ کے بعد سے آرمی میں بھرتیاں بڑھ گئیں ہیں اور یہ آئے دن طرح طرح کے لالچ دے کر عوام کو متوجہ کرتے رہتے ہیں۔

"کیف حالک"

جیسا کہ آپ کو پتہ ہی ہے کہ ایک کلاس میں ہم ۱۳ مختلف ملکوں کے اسٹوڈنٹس ہیں، ان میں ایک علی بوندا گجی ہے سعودی عرب سے، جب وہ کلاس میں آتا ہے تو میں عموماً کہتا ہوں، Ali علی، کیف حالک (یعنی کیسے ہو؟)

پھر کچھ روز بعد علی نے مجھے سکھایا کہ آپ اس کو شارٹ فارم میں "کیفک" بھی کہہ سکتے ہیں یہ کیف حالک کی Contraction ہے۔ اب جب علی کلاس میں آتا ہے کہتا کیفک، ایک دن میں نے علی سے کہا "کیفک" تو ساتھ میں بیٹھی ہوئی وکٹوریہ جو کہ اسپین سے ہے نے کہا

"It's not good to say Fuck"!

Downloaded from Durr-e-Danish Library

وہ کیفک کو Ke-fuck سمجھ رہی تھی، کوئی ہے جواب آپ کے پاس، میرے پاس تو نہ تھا سوائے منہ چھپانے کے۔

Night At Church:

یونیورسٹی کے نوٹس بورڈ پر کیتھولک چرچ کا اشتہار نظر آیا یہ ایک اناؤ نسمنٹ تھی رات بھر کی عبادت کی مگر آخری لائن سمجھ نہ آئی۔

"Only Single Adults" شاید کوئی خاص عبادت ہو گی؟

ہیئر کٹ Hair Cut:

U.S.A میں ہیئر کٹ کا یہ میرا پہلا اتفاق تھا، ہیئر سیلون میں پہنچ کر دروازہ کھولا تو آٹو میٹک گھنٹی نے میزبان کو متوجہ کیا جو کہ ایک خاتون تھیں، انھوں نے کرسی پر بٹھایا اور کہنے لگیں کہ کس نمبر کی مشین استعمال کروں آپ کے بالوں پر؟ اب سکھر میں تو قینچی، کنگھی اور اُسترا استعمال ہوتا تھا اور آدھ گھنٹے کی ملکی سیاست پر سیر حاصل گفتگو بھی، یہ ناہنجار مشین کہاں سے آگئی، اب کیا کروں، خیر جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں کہ میں ذہین واقع ہوا ہوں، لہذا میں نے بے جگری سے کہا کہ ۲ نمبر سامنے، ۳ نمبر سائیڈوں پر اور ۴ نمبر گُدّی پر، اب ظاہر ہے اتنا اندازہ تو میں کر سکتا تھا کہ جتنا بڑا نمبر اتنی چھوٹی گٹنگ۔ پھر میں نے چشمہ اُتارا اور بیٹھ گیا، یہاں بتاتا چلوں کہ ۷ نمبر کا چشمہ اُتارنے کے بعد بال کیا بال کاٹنے والی بھی نظر نہیں آتی۔ بہر حال آڑھی ترچھی مشین چلتی رہی، کوئی ڈیڑھ منٹ تک، پھر میں نے اپنی ذہانت کو داد دیتے ہوئے واپسی کی سوچی، مگر جو چشمہ لگایا تو کچھ اور ہی نظر آیا، قدرت کو شاید کچھ اور منظور تھا، میری منطق اُلٹی ہو گئی، جتنا بڑا نمبر اتنی بڑی کٹنگ، اب سامنے سے نیم گنجا اور سائیڈوں کے بال بڑے اور گُدّی کے سب سے بڑے، اب بال بڑے تو ہونے سے رہے۔ لہذا سارے ہی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

چھوٹے کروادیئے، اور تقریباً گنجا ہو گیا وہ بھی ۱۱ ڈالر میں، پاکستانی حساب سے ۶۶۰ روپے، ایک بات اور معلوم ہوئی کہ HIV کی وجہ سے یہ لوگ استرا استعمال نہیں کرتے اور زیادہ تر ہیئر سیلون شیو / خط نہیں کرتے۔ اس طرح بال کاٹنے والی خاتون بیگم کے بعد وہ دوسری خاتون ٹھہریں جو اتنے قریب آسکیں۔

عمران سیریز، گلوبل سائنس:

ابنِ صفی مرحوم سے شروع ہونے والا جاسوسی ناول کا سلسلہ ''عمران سیریز'' اُن کے بعد مظہر کلیم ایم۔اے کے قلم سے خوب سے خوب تر ہوتا چلا گیا اور پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد نے زندگی میں کبھی نہ کبھی یہ سیریز پڑھی ہوئی ہے، میرا یہ شوق ۱۳ سال پُرانا ہے، ۱۹۹۲ء سے آج تک کوئی عمران سیریز پڑھنی نہیں چھوڑی ہے، اور اسی طرح ۱۹۹۷ء سے گلوبل سائنس۔ اب U.S.A آکر ان دو چیزوں سے محرومی کبھی برداشت نہ ہوئی، بہر حال مسلسل کوششوں اور تلاش کے بعد نتیجہ نکل آیا، شکاگو میں ''دیوان اسٹریٹ'' میں ایک انڈین بُک شاپ ہے جہاں سے آپ کسی بھی پاکستانی اخبار اور میگزین کی سالانہ سبسکرپشن کروا سکتے ہیں، قیمت کچھ مہنگی ہوتی ہے مثلاً عمران سیریز ۵ ڈالر کی اور گلوبل سائنس ۴ ڈالر کا ملتا ہے مگر ہر مہینے پابندی سے مل جاتا ہے۔ اگر آپ بھی سبسکرپشن کروانا چاہیں تو ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:

India Bookhouse

۲۵۵۱W. Devon Ave

Chicago, IL 60659

Tel: 1-773-764-6567

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بزرگ شہری Senior Citizens

یوں تو U.S.A میں والدین، دادا دادی، اور بزرگوں کا وہ احترام نہیں ہے جو ہمارے خاندانوں میں ہوتا ہے، جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان کو گھر میں بٹھا کر ان کی خدمت کوئی نہیں کرتا، یہاں آپ کو اسّی اسّی سال کے بوڑھے اور بوڑھیاں ہر ہر کام کرتے نظر آئیں گے خواہ وہ باغ کی صفائی ہو یا کیفے ٹیریا میں برتنوں کی دُھلائی۔ بچے فادرز ڈے پر باپ کو، مدرز ڈے پر ماں کو اور تھینکس گوِنگ پر دونوں کو ساتھ مل کر، سال بھر میں اپنے اولاد ہونے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔

ایجوکیشن کے حوالے سے ایک بہت اچھی بات نظر آئی وہ یہ کہ یہاں کے کالجز اور یونیورسٹیز بزرگ شہریوں کو پڑھائی کے لئے خوب راغب کرتی ہیں، میں نے کچھ کلاسوں میں عمر رسیدہ لوگوں کو انڈر گریجویٹ طالب علموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا، اس طرح بزرگوں کو نئی نئی چیزیں سیکھنے کا موقع مل جاتا ہے تو نوجوانوں کو ان کے تجربات اور Contacts سے فائدہ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک خاتون کمرۂ امتحان میں اپنے دو نوزائیدہ بچوں کو والکر میں ڈال کے لے آئیں اور امتحان دیا مجال ہے جو کسی نے کچھ کہا ہو۔

ان بزرگ شہریوں کے لئے فیس میں خصوصی رعایت ہوتی ہے اور عموماً کورسز بالکل مفت کرائے جاتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ ایسے ہی تعلیم پاکستان میں بھی شروع ہو جائے۔

نظام الدّین اور رائے ونڈ سے کسیمی تک:

پاکستان اور انڈیا میں تبلیغ کا کام بہت زوروں پر ہوتا ہے اور ڈھیر ساری جماعتیں ملک کے کونے کونے میں جاتی ہیں۔ ایک باطل خیال کچھ لوگوں میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جنھیں کوئی کام نہیں یا جو کسی کام کے نہیں وہ لوگ جماعتوں میں چلّہ لگانے چلے جاتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جب امریکہ آیا تو ایک بات تو ذہن میں پکی تھی کہ یہ تبلیغ والے لوگ یہاں نہیں ہوں گے اور انھیں میں یہاں بہت یاد کروں گا کیونکہ یہ بہت اچھے لوگ ہوتے ہیں نہ مسلک کی لڑائی میں پڑتے ہیں نہ ہی کوئی جھگڑا، صرف نماز، روزے کو قائم رکھنے کا کہتے ہیں اور اللہ اللہ کرتے ہیں، ان کے اخلاق بھی بہت اچھے ہوتے ہیں اور یہ انسانیت کا درس دیتے ہوئے اپنی منزلوں کو لوٹ جاتے ہیں۔

پاکستان میں تبلیغی کام کی ساری ڈوریاں رائے ونڈ سے چلتی ہیں اور انڈیا میں نظام الدین اولیاء دہلی سے۔

جون ۲۰۰۵ء کے پہلے ہفتے میں کسیمی جانے کا اتفاق ہوا، جس طرح پاکستان میں راولپنڈی اور اسلام آباد جُڑواں شہر ہیں اسی طرح فلوریڈا میں اورلینڈو اور کسیمی ہیں۔ کسیمی میں، میں جماعت کے ساتھ مسجدِ تقویٰ میں گیا تھا، وہاں ''زونل۔ شوریٰ'' تھا، اب ہمیں تو کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ زونل کون سا زون ہے اور یہ شوریٰ کس لئے اور کیونکر ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے، وہاں جا کے بہت سی باتوں کا پتہ لگا مثلاً نظام الدین اولیاء سے ہی رائے ونڈ اور امریکہ کنٹرول ہوتا ہے، ہر سال وہاں سے باقاعدہ ہدایات آتی ہیں کہ اس سال کیا کرنا ہے، کیسے کرنا ہے، کہاں کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔ مثال کے طور پر اس سال کی ہدایات میں بچوں کو ''مستورات'' یعنی عورتوں کی جماعت میں جانے کی اجازت نہیں ہے اور تبلیغ اجتماع کے لئے کرایے پر جگہ لینے سے اجتناب کرنے کا کہا گیا ہے (مسجدوں میں اجتماع کرنے کا کہا گیا ہے)۔

پورے U.S.A کو ۱۴ زونز میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر زون میں مختلف اسٹیٹس شامل ہیں، جیسے کہ اس زون میں جس کے شوریٰ میں، میں گیا تھا ریاست فلوریڈا، جارجیا، الاباما اور ساؤتھ کیرولینا شامل ہیں۔ اسی طرح ہر زون کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے، فلوریڈا کے دو بڑے حلقے ہیں اورلینڈو اور میامی۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سال میں ۲ بار زونل مشورہ ہوتا ہے، جس میں اُس زون کی ساری اسٹیٹس کی مسجدوں سے لوگ آتے ہیں، اس شوریٰ میں تقریباً ۸۰ لوگ تھے جو ۱۴ اسٹیٹس کے لگ بھگ ۵۰ شہروں سے آئے ہوئے تھے، سال میں ایک بار نیشنل مشورہ ہوتا ہے جو کہ اس سال شیکاگو میں ۴، ۵ اور ۶ ستمبر ۲۰۰۵ء کو ہو رہا ہے۔

اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کے میں بڑا خوش ہوا کیونکہ یہ تمام لوگ پڑھے لکھے مثلاً ڈاکٹرز، انجینئرز اور پروفیشنلز تھے، اپنے اپنے ملکوں سے ہزاروں میل دور بھی مسجد اور اللہ کے کام سے جڑے ہوئے تھے، بات چیت کے لئے آفیشل لینگویج انگریزی ہی تھی۔

اس زونل مشورے میں وہ لوگ جو نظام الدین اولیاء ہو کر آئے تھے، انھوں نے وہاں کے حالات اور ہدایات بیان کیں، پچھلے ۶ ماہ کی ''کار گزاری'' سنائی اور اگلے ۶ ماہ کے ٹارگٹس اور آئندہ ہونے والے شوریٰ کی تاریخ، وقت اور جگہ متعین کی۔

تبلیغ کا کام دنیا بھر کے کاموں سے اس طرح نرالا ہے کہ اس میں آپ کا وقت بھی لگتا ہے۔ پیسہ بھی اور جان بھی اور مشکلات سے بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ ان لوگوں کی مووی بنا کر پاکستان میں ٹی وی پر چلا دوں تاکہ وہ لوگ جو ویزہ انٹرویو سے پہلے داڑھی منڈھا دیتے ہیں اور شلوار قمیض اس لئے نہیں پہنتے کہ سوسائٹی میں انھیں کم تر سمجھا جائے گا وہ دیکھ سکیں۔

اللہ سائیں نے رزق، اولاد اور عزّت و ذلّت کا ذِمہ لیا ہوا ہے اور انہی کے پیچھے ہم سب سے زیادہ خوار ہیں۔

جہاں مسلمان بھائی اپنے تبلیغی کاموں میں مصروف ہیں، وہاں ہندو بھائی بھی پیچھے نہیں، میں نے جیکسن ہائٹس نیویارک میں ''جھولے لال'' کا بہت بڑا جلوس دیکھا، جس کی وجہ سے سارے روڈز کو ۴ گھنٹوں کے لئے بلاک کر دیا گیا تھا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

امریکہ کی غیر قانونی خلائی مخلوق Illegal Aliens:

ہیومن رائٹس اور انسانیت کا پرچار کرنے والے اس ملک میں ''الیگل الین'' کی منطق بھی خوب رہی۔ آپ نے حال ہی میں ۱۴ پاکستانیوں کے امریکہ سے ڈی پورٹ (ملک بدر) ہونے خبر پڑھی ہوگی، قطعِ نظر اس کے کہ اُن کا کیا قصور تھا کیا آپ ''الیگل الین'' کی ٹرم سے متّفق ہیں؟ میں تو نہیں ہوں۔

''الین'' کا لفظ عموماً کسی ایسی مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے جو کسی ہرے رنگ کی ہو، اور فلموں میں کبھی کبھار آدمی کا پیٹ پھاڑ کر باہر آجاتی ہو، مگر یہ ٹرم انسانوں کے لئے کیونکر استعمال ہو رہی ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا، گورنمنٹ کی ویب سائٹس سے لے کر نیوز میڈیا تک، پوسٹرز سے لے کر رپورٹس تک، کتابوں سے لے کر تقریروں تک ہر کوئی ''الیگل الین'' کا رونا روتا نظر آتا ہے۔ کیا آپ انھیں Undcoumented Immigrants یا غیر رجسٹر شدہ نووارد نہیں کہہ سکتے۔

امریکہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ ہمیشہ سے ہی تارکین وطن کا ملک رہا ہے، ۳۴ ملین امیگرنٹس کی آبادی کے ساتھ آج USA میں رہنے والا ہر ۱۱ واں آدمی امیگرنٹ ہے اور ''الیگل الینز'' کی ۵ ملین کی آبادی الگ، جس میں کوئی ۴۱۰۰۰ تالیس ہزار پاکستانی اور ۵۰ ہزار انڈین شامل ہیں۔ میرے حساب سے تو ریڈ انڈینز کو چھوڑ کے باقی سارے ہی الینز ہیں۔ اگر آپ ان ''الیگل الینز'' کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ انھیں U.S.A کی جتنی ضرورت ہے، اُس سے کہیں زیادہ USA کو ان کی ضرورت ہے، آخر آپ انھیں U.S.A میں رہنے میں مدد کیوں نہیں کرتے، یہ ہر وہ کام کرتے ہیں جو U.S.A کے معزّز شہری کرنے سے کتراتے ہیں، روڈز کی خُدائی سے لے کر پِزا کی ڈلیوری تک، جینی ٹوریل ورک سے لے کر ہسپتالوں میں نرسز اور وارڈ بوائے تک، یہ الیئنز ہر سال ملینز کے حساب سے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ٹیکس بھرتے ہیں اور ہر قسم کی سہولیات سے محروم ہیں، نہ ہی ہسپتال جا سکتے ہیں، نہ ہی بچوں کو اچھے اسکولوں میں بھیج سکتے ہیں، اپنے اپنے ملکوں سے ترقی اور دولت کے خواب دیکھنے والے یہاں جانوروں جیسی زندگی گزار رہے ہیں۔

یہ الیگل الیئنز خواہ میکسیکن بارڈر سے آرہے ہوں یا چائنا سے یہ ہر طرح سے U.S اِکنامی میں مدد کر رہے ہیں نہ کہ U.S سیٹزن سے کچھ چھین رہے ہیں اور بدلے میں USA انھیں میڈیکل، اسکول، سوشل سیکیورٹی اور دوسری بنیادی سہولیات سے بھی محروم رکھتا ہے اور ساتھ میں ''الیگل الیئن'' کا خطاب بھی دیتے ہیں۔

یہاں ایک بات اور بتاتا چلوں کہ اگر P.I.A کسی ایسے فرد کو U.S.A لے آتا ہے جس کے کاغذات جعلی یا نامکمل ہوں تو P.I.A کو ایسے ہر فرد پہ ۴۳ ہزار ڈالر جُرمانہ بھرنا پڑتا ہے اور اس شخص کی سیکیورٹی و رہائش وغیرہ کی مد میں ہونے والا خرچہ الگ۔

:DMV

DMV یا ڈیپارٹمنٹ آف موٹر وہیکل USA کا مقبول ترین گورنمنٹ ادارہ ہے، اس کے کاموں میں آپ کو اسٹیٹ آئی ڈی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، ڈرائیونگ پرمٹ جاری کرنا، ان کا ٹیسٹ لینا وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے اوقات کار صبح ۷ سے شام ۶ بجے تک ہوتے ہیں اور اگر آپ صبح ۵ بجے جا کر لائن میں لگیں گے تو شام کو نمبر آئے گا۔ یوں تو آپ اپائنمنٹ بھی لے سکتے ہیں مگر وہ مہینہ ڈیڑھ کے بعد کی ملتی ہے۔ اب اگر آپ کا آج کوئی چھوٹا موٹا چالان (جیسے یہاں ٹکٹ ملنا کہتے ہیں) ہو جاتا ہے یا کوئی اور اسی طرح کا کام ہو تو ڈیڑھ مہینہ کون انتظار کرے، مگر DMV میں کسی بھی کام کا مطلب پورا دن ضائع ہونا ہے، شناختی کارڈ کی فیس عموماً ۳ ڈالر ہوتی ہے اور ڈرائیونگ لائسنس کی ۲۵ ڈالر۔ کارڈ کو Renew کروانے کے لئے ۱۰ ڈالر دینے ہوتے ہیں، اگر آپ کو جلدی نہیں ہے تو بغیر اپائنمنٹ کے کبھی نہ جائیں۔ آپ اپنی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اپائنمنٹ آن لائن بھی کروا سکتے ہیں۔ فلوریڈا میں لرنرز پرمٹ Learners Permit 16 سال کی عمر میں، کچھ اور اسٹیٹس میں یہ حد ۱۵ اور ۱۸ سال بھی ہے۔

۱۱/۹ کے بعد DMV ایک لائسنس جاری کرنے والے ادارے سے بڑھ کر FBI کا ہیڈ کواٹر نظر آتا ہے، اور "Seperation of Power" کا نظریہ USA سے غائب ہوتا جارہا ہے۔ USA گورنمنٹ "الیگل الیئن" کو ڈھونڈنے اور نکالنے کے لئے جتنی محنت کر رہی ہے اور پیسہ برباد کر رہی ہے اُس سے آدھی بھی ان کو یہاں سیٹل کرنے پر کرے تو کوئی مسئلہ باقی نہ رہے۔ امیگریشن اور ہجرت ایک مستقل سلسلہ ہے یہ روکا نہیں جاسکتا، ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے کیسے آسان اور موثر بنایا جائے۔

چائینز پِزا مین:

اپریل ۲۰۰۵ء کو بروکلین نیویارک میں ایک واقعہ پیش آیا، ہوا کچھ یوں کہ ایک چائینز پِزا مین، ایک بلڈنگ میں پِزا ڈلیوری دینے گیا، واپسی میں لفٹ میں بیٹھا تو لفٹ پھنس گئی، وہ لفٹ میں اکیلا تھا اور انگریزی سے بالکل ناواقف، اس نے دو، ۳ بار ایمرجنسی ٹیلی فون پہ اپنی سچوئیشن بتانے کی کوشش کی مگر دوسری طرف کوئی بھی اُس کی بات سمجھنے سے قاصر رہا، غرض پِزا شاپ نے پولیس سے رابطہ کیا اور پولیس جاسوسی کتوں کی مدد سے اُسے بلڈنگ کے ہر ہر اپارٹمنٹ میں تلاش کرتی رہی، بالآخر ۳ دن کے بعد اُسے لفٹ سے برآمد کر لیا گیا، اور زندہ بچا لیا گیا۔

یہ کہانی یہیں ختم نہیں ہوگئی، پہلا سوال تو یہ اُٹھا کہ ۳۴ ملین Immigrants کے اس ملک کے ۹۷٪ ادارے صرف انگلش سمجھتے ہیں اور کسی بھی اور زبان میں سروس موجود نہیں، ایک بار جیکسن ہائٹس نیویارک میں آگ لگ گئی تو ۹۱۱ تو صرف آگ کی جگہ تلاش کرنے میں

Downloaded from Durr-e-Danish Library

گھنٹوں لگ گئے کیونکہ کال کرنے والے اردو بول رہے تھے اور ۹۱۱ کے عملے میں اردو سمجھنے والا کوئی نہیں تھا بالآخر انھیں ایک مترجم مل گیا جس کی مدد سے بات چیت ممکن ہوئی۔

دوسرا قصّہ یہ ہوا کہ پولیس نے اُس پزامین کی رپورٹ FBI کو بھیج دی کہ وہ ''الیگل الین'' ہے اور FBI اُسے ملک بدر کر رہی ہے، یہاں مسئلہ Seperation of Power کا ہو گیا کہ جان بچانے والے انٹیلی جنس کا کردار کب سے نبھانے لگے۔ دوسرے گروپ کا کہنا ہے کہ اگر لوکل انتظامیہ فیڈرل کی مدد کر سکتی ہے تو کیوں نہ کرے۔

قصّہ مختصر یہ کہ لفٹ اُس پزامین کے جان تو نہ لے سکی مگر ملک لے لیا۔

جہادی ٹوپی:

اگر آپ کو مجاہد بننا ہے تو یہ USA میں کوئی مشکل کام نہیں بس افغانی ٹوپی پہن لیں اور آپ پکے مجاہد ہو گئے۔ (یہ وہی ٹوپی ہے جو پاکستان میں صوبہ سرحد میں عام ملتی ہے)۔

یوں تو USA میں آپ کسی سے امتیازی سلوک (Discrimination) نہیں کر سکتے صرف اس وجہ سے کہ اُس کا مذہب، ملک، یا کلچر وغیرہ کون سا ہے، مگر ایئرپورٹس پر خصوصاً آپ کو اس اُصول سے روگردانی صاف نظر آتی ہے۔ USA لاء enforcement ایجنسیز عموماً لوگوں کو ۳ کٹیگریز میں تقسیم کرتی ہیں، سفید فام US سٹیزن کٹیگری ون میں آتے ہیں، سیاہ فام U.S سٹیزن کٹیگری ۲ میں اور باقی ممالک کے لوگ (سوائے پاکستان اور انڈیا کے) کٹیگری ۳ میں آتے ہیں، پاکستانی اور انڈینز کے لئے سرے سے کوئی کٹیگری ہی نہیں ہے، اور اس کا ثبوت آپ کو ان کے رویّوں سے مل جاتا ہے۔

قصّہ کچھ یوں ہوا کہ مجھے یہ افغانی ٹوپی بڑی پسند ہے اور میں عموماً اسے پہنے رہتا ہوں، اور لینڈ وایئرپورٹ پر مجھے صرف ٹوپی کی وجہ سے اسپیشل چیکنگ کے لئے بھیج دیا گیا، اُنھوں نے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پوچھا کہ ٹوپی کہاں سے لی ہے، میں نے اپنے آبائی شہر سکھر کا نام بتایا جو انھیں معلوم نہ تھا پھر انھوں نے میرے موبائل سے کی جانے والی کالز کے نمبر دیکھے اور کلیئر کر دیا۔

دوسرا واقعہ ہماری یونیورسٹی میں پیش آیا، ہماری یونیورسٹی میں U.S آرمی کی ٹریننگ ہوتی ہے، اس پروگرام کو یہاں - Reserve Officers Training Corps ROTC کہتے ہیں، میں کیفے ٹیریا میں بیٹھا لنچ کر رہا تھا، ساتھ ہی میں ROTC کے بہت سے کیڈٹس بھی بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ان میں سے ایک کیڈٹ اُٹھ کر میرے پاس آیا اور پوچھا ''آر یو مجاہد؟'' اب اس کے منہ سے ''مجاہد'' کا لفظ سن کر میں بڑا حیران ہوا کہ یہ عربی زبان کا لفظ اسے کیسے آتا ہے، خیر میں نے اُس سے کہا کہ آپ پہلے مجاہد کی تعریف بیان کریں تو اُس نے مندرجہ ذیل ۳ خصوصیات یا نشانیاں بتائیں جس کی مدد سے وہ مجاہد اور غیر مجاہد میں تمیز کرتے ہیں۔

۱. وہ جو اللہ کو مانتے ہوں
۲. وہ جو بنیاد پرست (Fundamentalist) ہوں
۳. وہ جو اللہ کے لئے کسی کو مار سکتے ہوں

اب میں نے جواب دیا کہ اگر فنڈامینٹلسٹ کا مطلب ۱۴۰۰ سال پہلے کی باتوں پر عمل و یقین کرنا اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کی پیروی کرنا ہے تو آپ کی دی ہوئی Definition کے مطابق ''ہاں۔ میں مجاہد ہوں''، اس جواب کی اُسے قطعاً توقع نہ تھی۔ میرے مزید پوچھنے پر کہ اُس نے یہ سوال مجھ سے ہی کیوں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ جو ٹوپی آپ نے پہن رکھی ہے یہ افغان مجاہدین گروپ کی نشانیوں میں سے ایک ہے، جس کی وجہ سے وہ حیران ہوئے کہ میرا USA میں داخلہ کیونکر ممکن ہوا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

افغانستان و عراق کی جنگوں کے بعد US آرمی میں بھرتیاں بڑھ گئی ہیں اور یہ آئے دن طرح طرح کے لالچ دے کر آرمی میں نوجوانوں کو شامل کرنے کے در پہ رہتے ہیں اور www.goarmy.com کے اشتہار جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔

۱۱/۹ کے بعد سے ایئرپورٹ پر ہر داڑھی والا آدمی انھیں اُسامہ بن لادن ہی لگتا ہے، خیر کوئی بات نہیں مجھے بھی ہر کلین شیو گورا جارج بش ہی نظر آتا ہے۔

تو آپ کا جب بھی U.S آنے کا پروگرام ہو یہ افغانی ٹوپی لانا نہ بھولیئے گا، آپ کو ہر جگہ خصوصی پروٹوکول ملے گا۔

سیکس اِن امریکہ، Lesbians اور Gays:

امریکہ آ کے جو پہلا کام ہوا وہ تھا بہت سے خیالات کی Definitions میں تبدیلی، ان میں سے پہلی تبدیلی ہوئی فحاشی کی ڈیفینشن میں، پاکستان میں جب تک تھے تو مخلوط میراتھن دوڑ بھی فحاشی لگتی تھی، اپنے آبائی شہر میں دوپٹہ نہ پہننا بھی فحاشی کے زمرے میں آتا تھا اور میری پھوپھی کے گھر میں عورت کی آواز گھر سے باہر جانا بھی فحاشی تھا۔

امریکہ میں سیکس کی ڈیفینشن بالکل بھوک جیسی ہے، جیسے پاکستان میں کبھی ہمیں چلتے پھرتے بھوک لگتی ہے تو کبھی کسی ریڑھی سے خرید کے کچھ کھا لیا، کبھی پٹھان کے ہوٹل پہ چائے پی لی تو کبھی ڈھابے سے کھا لیا، شہر آئے تو مکڈونلڈز، KFC اور hotel کی باری آئی، تو یہاں امریکہ میں بالکل یہی ڈیفینشن Sex کی ہے، جہاں چاہا، جب چاہا، جیسے چاہا (سرِ عام یا بندھے چھپے)، جس کے ساتھ چاہا (جنس کی بھی کوئی قید نہیں) سیر ہو گئے اور چلتے بنے، دو دن بعد یاد بھی نہیں کہ کس ڈھابے سے کھایا تھا۔

یہاں جو سوال مجھ سے سب سے زیادہ پوچھا گیا وہ تھا کہ ''مسلمان ۴ شادی کر سکتے ہیں؟'' سب سے زیادہ امریکن کو حیرت اسی بات پر ہوتی ہے، تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

آپ کی زندگی میں کتنی گرل فرینڈز یا بوائے فرینڈز ہو سکتے ہیں تو اکثر مسکرا کر کہتے ہیں ''اسکائی از دی لمٹ'' یعنی کوئی حد نہیں اور ۴ شادیوں پہ اعتراض ہے۔ قانونی طور پہ آپ امریکہ میں ایک سے زائد بیوی نہیں رکھ سکتے بھلے آپ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔

جانوروں میں سوَر (خنزیر) ہم جنس پرست ہوتا ہے، سوَر ہی یہ لوگ کھاتے ہیں شوق سے اور اس جیسے ہی ہوتے جارہے ہیں، خیر میں سمجھتا تھا کہ یہ سب کرتوت امریکن یا انگریزوں کے ہیں، کوئی مسلمان تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، مگر سان فرانسسکو، کیلی فورنیا جاکر پتہ لگا کہ وہاں ہر سال ''Muslim Gays & Lesbians Conference'' ہوتی ہے، (یہاں یہ بتاتا چلوں کہ USA میں ہم جنس پرستوں کی سب سے زیادہ تعداد سان فرانسسکو میں ہی ہے)، ایسی ہی کانفرنسز نیویارک، اور لینڈ و اور سان ڈیاگو میں بھی ہوتی ہیں، ایک کانفرنس کے روحِ رواں (Chair) تو لاہور کے ایک ۲۶ سالہ نوجوان ہیں، جنھوں نے پاکستان چھوڑا ہی اس وجہ سے کہ وہاں ''اُن کی کوئی نہیں سنتا''۔

کیلی فورنیا میں ہر سال ''نیوڈ واک'' ریس بھی ہوتی ہے یہ لوگ اسے (Clothing Optional) کے نام سے ایڈروٹائز کرتے ہیں، اس میں مرد و خواتین کپڑوں کے بغیر بھاگ کر ''فری امریکہ'' کا پرچار کرتے ہیں، میں یہ سن کر پہلے تو خوب ڈرا پھر بہت ہنسا، ڈرا اس لئے کہ یہ لوگ (قومِ لوط پارٹ ٹو) اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے، اور ہنسا اس لئے کہ اگر یہاں MMA کی حکومت ہوتی (جو مخلوط میراتھن کے بھی خلاف ہیں) تو اُن کا کیا ہوتا؟

ابھی اس حیرت میں ڈوبا ہوا تھا کہ Gays اور Lesbians مسلمز کے لیبل کو کیسے قبول کروں کہ اتنے میں کینیڈین مسلمز ایسوسی ایشن کا بیان جاری ہوا، انسانی حقوق کے نام پر، کہ کینیڈا کے مسلمان Gays اور Lesbians کے ساتھ ہیں اور اُن کے تعلق کو قبول کرتے ہیں، ہر شخص کو پوری آزادی ہونی چاہئیے وغیرہ وغیرہ۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پھر کینیڈا سے ایک مسلمان خاتون صحافی ''ارشاد مانجی'' نے کتاب لکھ ڈالی، ''Troubles with Islam''، وہ علی الاعلان Lesbian ہیں اور اس بات پہ فخر بھی کرتی ہیں۔ مڈل ایسٹ والے بھی کم نہیں، مڈل ایسٹ گیز اینڈ لیز بین سوسائٹی نے تو ان کی مشکلات اور زندگی پہ ''I exist'' کے نام سے پوری ڈاکیومنٹری فلم ہی بنا ڈالی۔

ایک سوال میرے دل میں اکثر آتا ہے کہ ''فری امریکہ'' میں یہ لوگ جو چاہیں کر سکتے ہیں پھر Gays اور Lesbians کے رشتے کو قانونی طور پر منظور کرانے کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں، ایک امریکی وکیل نے بڑا اچھا جواب دیا، کہ اسطرح یہ لوگ اپنے پارٹنرز کی انشورنس وغیرہ کلیم کر سکیں گے، اب کوئی شخص مر گیا تو کوئی بھی دوسرا شخص آکر کہہ دے گا کہ میں اس کا Gay پارٹنر تھا، انشورنس اور گھر وغیرہ مجھے دے دو، اب نہ ہی ساتھ رہنا ضروری، نہ ہی بچوں کا مسئلہ، نہ ہی DNA ٹیسٹ ممکن، بگاڑ لو کیا بگاڑنا ہے۔

مزید کوئی بھی امریکی سٹیزن کسی کو بھی دوسرے ملک سے گے یا لیز بین پارٹنر بنا کر بُلا سکتا ہے اور اس کے لئے شہریت / گرین کارڈ کلیم کر سکتا ہے۔

اِندرا گاندھی کے قتل کے بعد سکھوں کی بڑی تعداد ''Asylum'' پر امریکہ آگئی تھی، بالکل اسی طرح آج کل NGO's گیز اور لیز بینز کو یہ سہولت فراہم کر رہی ہیں، اگر آپ گے یا لیز بین ہیں تو آپ USA بآسانی آ سکتے ہیں۔

پاکستان میں اگر کوئی خوبصورت یا اسمارٹ جنس مخالف نظر آئے تو بچے بڑوں کو بتا دیتے ہیں اور وہ ان کے امی ابو سے ملتے ہیں۔ بڑے شہروں میں یہ فریضہ بچے خود ہی انجام دے دیتے ہیں، مگر USA میں کسی کو دیکھ کے جو پہلا سوال ذہن میں آتا ہے وہ اس کی ''Orientation'' ہے یعنی کہیں وہ محترم یا محترمہ ہم جنس پرست تو نہیں؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جہاں ہم گیز اور لیز بینز کا رونا رو رہے ہیں وہاں سوشل سائنسز کے پروفیسرز یہ سوچ رہے ہیں کہ شادی کے بعد انھیں کیا خِطاب دیں گے، جیسے Mr اور Mrs ہوتا ہے؟

امریکہ میں مسلمانوں کی قسمیں:

امریکہ میں رہنے کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ یہاں ۵ وقت کی اذان کی آواز نہیں آتی، پاکستان میں تو گھر ہی مسجد کے ساتھ تھا، بقول چچا غالب

''ہم نے گھر بنایا، مسجد کے زیرِ سایہ یہ بندۂ کمینہ، ہمسایہ خُدایا''

موذّن اذان دیئے جارہا ہے، آپ لاکھ کہیں کہ بھائی مجھے فلاں کام ہے، فلاں جگہ جانا ہے مگر وہ تو سن ہی نہیں رہا، کانوں میں انگلیاں ڈالے ''حیّ علی الصلوۃ، حیّ علی الفلاح'' پکارے جارہا ہے اور کچھ نہیں سن سکتا تو مسجد جاکر ہی بات بنتی ہے، مگر یہاں تو ایسا کوئی سلسلہ ہی نہیں ہے۔

وطنِ عزیز میں ہوش سنبھالا تو مسلمانوں کے کئی فرقے، گروہ نظر آئے، کوئی بریلوی کہلایا تو کوئی دیوبندی، کوئی سنّی تو کوئی شیعہ، کوئی ہری پگڑی والا تو کوئی سفید کُرتے والا، کوئی نظر نیاز کا پابند تو کوئی درگاہوں پہ جانے سے منکر وغیرہ وغیرہ اس طرح بقولِ شخصے نبی کریم ﷺ کی ہر سنّت زندہ ہے۔ نماز، روزے، حلال و حرام، توحید، ختمِ نبوت پر کم و بیش سبھی متفق ہیں، امریکہ پہنچ کر مسلمانوں کے صرف ۲ گروپس نظر آئے، ایک ''مسلمان'' اور دوسرے ''لبرل مسلمان''، ''مسلمان'' اپنی مذہبی و قومی روایات کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں مگن تو ''لبرل مسلمان'' اپنے آپ کو انگریز ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے، جیسا کہ ہمیں سب کچھ پتہ ہے کہ دین پر بحث کرنا خواہ کچھ پتہ ہو یا نہ ہو، ہم مسلمانوں کا سب سے زیادہ پسندیدہ مشغلہ ہے، لہٰذا ہر دعوت اور تقریب میں یہ دونوں گروپس ایک دوسرے سے بحث میں مصروف نظر آتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پہلا گروپ اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہے اور اپنی قومیت بھی نہیں چھپاتا اور اسلام کی وجہ سے جاب یا تعلیم میں پیش آنے والی وقتی مشکلات کو جہاد سمجھتا ہے تو دوسرا گروپ حلال یا حرام کے چکر سے بے نیاز، شلوار، قمیض اور داڑھی کو برا بھلا کہتے ہیں، یہ گروپ شراب سے لے کر خنزیر تک، انگریزی نام رکھنے سے غیر مسلموں میں شادی تک ہر چیز کو جائز سمجھتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے بچوں کے نام بھی ڈیوڈ، جیکب، جاسمین وغیرہ رکھے ہوئے ہیں نام اور طور طریقے سے بالکل پتہ نہیں چلتا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں اور یہی لوگ چاہتے بھی ہیں کہ ان کی شناخت (جو ان کے لئے نعوذ باللہ شرم کا باعث ہے) چھپی رہے ان کے لئے امریکہ ایک جنت ہے اور یہ اس کے خلاف کچھ نہیں سن سکتے، یہ لوگ آپ کو اکثر ایسے جملے کہتے نظر آئیں گے:۔

''تمہارے پاکستان کا کیا ہوگا؟''

''یہ مولوی کہاں لے جارہے ہیں تمہاری نسل کو؟''

''میں تو پاکستان کی گندگی اور دھوئیں میں نہیں رہ سکتا (بھلے یہاں ۳۰ سال گزارے ہوں)''

وغیرہ وغیرہ۔

میں ایسے میں صرف ایک جواب دیتا ہوں، کہ اگر ''ہمارے'' کی بجائے ''تمہارا'' پاکستان ہے تو آپ فکر نہ کریں، جیسے کہ دنیا میں موجود باقی سینکڑوں ممالک کی آپ بات نہیں کرتے تو بیچارے پاکستان کو ہی ہر بار بحث میں کیوں کھینچ لاتے ہیں، جب آپ کو یہی پتہ نہیں کہ مولوی ہوتا کیا ہے، درسِ نظامی کسے کہتے ہیں تو آپ کو انہیں برا بھلا کہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ایک بار ایک انگریز نے مجھ سے پوچھا کہ ''اللہ کی تصویر دکھاؤ'' وہ سمجھ رہا تھا کہ رام، رادھا کی طرح ہمارے پاس بھی اللہ کی کوئی مورتی یا پکچر ہوتی ہے، مگر اس سے زیادہ حیرت اس بات پہ ہوئی جب مسجد میں موجود مسلم والدین کے مسلم بچوں نے اعتکاف، شبِ قدر، اور شبِ برات، کے ناموں سے مکمل لاعلمی ظاہر کی، انہیں کوئی آئیڈیا نہیں تھا کہ یہ نام کیا ہیں اور نہ ہی ان کے پیچھے موجود نظریات کا۔

یہاں کہ اخبارات و جرائد کا بھی اسلام کو بگاڑنے میں ایک بڑا ہاتھ ہے، ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے ''طاہر اسلم گورا'' کے جرید اسلام پہ ایک مفصل آرٹیکل چھاپا جس میں موصوف نے ۴ شادیوں اور جہاد کی شقوں کو اسلام سے خارج کرنے پر بات کی، خنزیر کے گوشت کو انسان کی مرضی پہ چھوڑا اور قرآن اور عبادات کو صرف ایک روحانی کتاب اور روحانی ورزِش بتایا جو کوئی شخص چاہے تو اپنی مرضی کے مطابق کر سکتا ہے جیسے کہ یوگا کرتے ہیں، یہ باتیں یہاں رہنے والے مسلمانوں کو تو کوئی بری یا اجنبی نہیں لگیں، میرے جیسے نووارد پہ بجلی بن کر گریں، میں نے آرٹیکل کو اخبار میں سے کاٹ کر دارالعلوم کورنگی میں مولانا عبدالرؤف سکھروی کو بھیج دیا اور ان کے جواب کے مطابق ایسے خیالات رکھنے والا اور اس کو صحیح مان کر ان کو پر چلنے والا دونوں خارج۔از اسلام ہیں، اس سے بڑی بدنصیبی ایک مسلمان کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہو امرے کہ وہ مسلمان ہے اور قیامت میں کافروں کے ساتھ اٹھایا جائے۔ سنڈے اسکول، یہاں کے اسلامک سینٹرز (مسجدوں) میں ایک اچھا معمول ہے، ہر اتوار کو کمیونٹی ہی کے کچھ دین دار لوگ اپنا وقت رضاکارانہ طور پر دے کر بچوں کو قرآن و حدیث اور نماز روزہ سکھاتے ہیں۔ مسلم گھرانے اپنے بچوں کو سنڈے اسکول بڑے اہتمام سے بھیجتے ہیں اور یہاں جانے والے امریکن بچوں کی دینی معلومات ایک عام پاکستانی بچے سے کہیں زیادہ، صحیح اور بہتر ہوتی ہے۔ ہمیں پاکستان میں بھی اپنے محلے کی مسجدوں میں

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سنڈے اسکول قائم کرنا چاہیئے، ہمارا ہی محلہ ہے، ہماری ہی مسجد اور بچے اپنے، اب حکومت آکر تو یہ کام کرے گی نہیں۔

جہاں ۱۱/۹ کے اتنے سارے نقصانات ہوئے وہاں اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس واقعے نے امریکی مسلمانوں کو ایک کر دیا، جو لوگ طرح طرح سے اپنے آپ کو مسلمان نہ ظاہر کرنے پر تلے ہوئے تھے وہ جان گئے کہ وہ آخر کار مسلمان ہی ہیں اور غیر۔اقوام کبھی بھی انہیں قبول نہیں کریں گی، بہت سوں نے نے فلاح اسی میں جانی کے دین کو لوٹ جائیں اور اب دینی کاموں میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ لوگ نظر آتے ہیں۔

۱۱/۹ کے بعد مسلمان معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر جتنے متحد ہوئے ہیں اس کی مثال امریکی تاریخ میں پہلے نہیں ملتی۔

دو امریکہ:

امریکی شہریوں کو ہر بات پہ دو دھڑوں میں تقسیم ہونے کا بڑا شوق ہے، کسی بھی ایک چیز پہ متفق نہیں ہوتے اور نہ ہی عموماً ۳ یا ۴ دھڑے نظر آتے ہیں، یہ دو دھڑ کبھی بش اور کیری کے لئے بنتے ہیں تو کبھی عراق میں مرنے والے فوجی کے لئے، کبھی یہ پرو لائف اور پرو چوائس کے نام سے Abortion (اسقاط حمل) کے جواز و عدم جواز میں بنتے ہیں تو کبھی ٹیکس کے معاملے پر، کبھی ہم جنس شادیوں پر تو کبھی گرتی ہوئی اکنامی پر آئے دن ہر جگہ، ہر ٹی وی چینل پر یہ دو، دو کے جھگڑے چلتے رہتے ہیں۔

بہر حال، امریکن حال میں مست رہنے والے لوگ ہیں، نہ ماضی کا غم نہ مستقبل کی فکر، اپنے حال میں مگن اور خوش رہتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ائیر پورٹ:

ہر جگہ کی طرح ائیر پورٹ کے دستور بھی نرالے ہیں، پہلا دستور تو مسلمانوں بالخصوص پاکستانیوں کی چھانٹی ہے سیکورٹی کے وقت، ''زیادہ سے زیادہ تنگ کرنے'' کی پالیسی پر عمل پیرا ائیر پورٹ سیکوٹی عملہ آپ کو کبھی بھی نہیں بھولنے دیتا کہ آپ اپنے ملک میں نہیں ہیں۔

دوسرا روزمرہ مشاہدہ سامان کا غائب ہونا ہے، فلائٹس کا شیڈول تبدیل ہوا یا موسم کی خرابی، ایک بات کنفرم کہ سامان غائب ہوگا، پھر آپ ائیر لائن والوں کو اپنا پتہ دے دیں اور وہ کچھ ہی گھنٹوں میں آپ کا سامان آپ کے پتے پر پہنچا دیں گے (ہمیشہ کے لئے گم کبھی نہیں ہوتا، مل ضرور جاتا ہے)۔

احتیاطاً فوری ضرورت کی اشیا ہمیشہ ہینڈ بیگ میں رکھیں، میرا ایک دوست فلوریڈا سے شکاگو گیا، سخت گرمی سے ٹی شرٹ پہن کر روانہ ہوا، وہاں اترا تو برف باری ہو رہی تھی، سارے سوئیٹرز جیکٹس، گرم کپڑے بیگ میں اور بیگ غائب، اگلے دن ملا، اس دوران جو حالت ہوئی وہ نہ گفتہ بہ ہے۔

سامان کی ٹرالی آپ کو ۳ ڈالر میں ملتی ہے، جس کے لئے آپ کے پاس ۱، ۱ ڈالر کے ۳ نوٹ ہونے چاہئیں، مشین آپ کو Change نہیں دیتی۔

امریکہ بہت بڑا ہے، اگر آپ فلوریڈا سے کیلی فورنیا جائیں تو وقت میں ۳ گھنٹے کا فرق آجاتا ہے۔

ایک اچھی بات یہ دیکھی کہ یہ لوگ پاکستان کی طرح ہر ہر چیز پر ٹیگس نہیں لگاتے، پاکستان میں تو ہاتھ میں پکڑی چھتری تک پہ ٹیگ لگا دیتے تھے، میں بھی ہر بار از راہِ تمسخر اپنے چشمے پر بھی ٹیگ لگا کر سفر کرتا تھا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ابلاغیات:

ابلاغیات میں امریکہ کو میں نے باقی ممالک سے کہیں زیادہ آگے پایا، یہاں کے لوگ عموماً پڑھائی کے رسیا ہوتے ہیں، عموماً ہر نہ پڑھنے والی چیز پڑھتے ہیں، Chapters, Borders, Berses and noble اور اسی جیسے کئی بک اسٹورز میں دن بھر بیٹھ کر نئی کتابیں پڑھنے اور کافی وغیرہ پینے کا بھی انتظام ہوتا ہے اگر آپ کتاب خریدنا چاہیں تو بھی یہاں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، یہاں کتابیں بھی ہر طرح کی چھپتی ہیں، امریکہ میں اُلوؤں کی اقسام سے لے کر، کسی دوشیزہ کی ۱۴ویں سال کی ڈائری تک، ہیری پوٹر سے لے کر سیکس اِن دی سٹی تک سب کچھ چھپتا ہے اور بکتا ہے۔

اس ملک میں ۲ ہزار کے لگ بھگ اخبارات ایک ہزار سے اوپر رسائل و جرائد دس ہزار ریڈیو Station اور گیارہ سو ٹی وی Station ہیں۔

ایک اچھی بات یہ ہے کہ کبھی بھی کسی اخبار، ریڈیو یا ٹی وی پر ایک طرف کا بیان نہیں آتا، اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں کچھ کہتا ہے تو، سامنے والے کا بھی پورا بیان دکھایا/ چھاپا جاتا ہے، جب تک دونوں اطراف کی بات نہ پتہ چلے کوئی خبر نہیں چھپتی۔ ہر اسٹیٹ عموماً اپنے میڈیا میں اپنی برتری ظاہر کرتی ہے اسی لئے ہر شہری اپنی اپنی اسٹیٹ پہ فخر کرتا ہے، یہاں کا میڈیا عموماً نیشنل نہیں ہوتا، صوبائی ہوتا ہے اور اپنی اسٹیٹ کی چھوٹی سے چھوٹی خبر بھی پبلش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاست جارجیا والوں کو یہ پتہ ہوگا کہ ان کی اسٹیٹ میں سب سے وزنی آڑو کس نے اگایا مگر یہ پتہ نہیں ہوگا کہ شاہ فہد کون تھے اور کب انتقال کر گئے؟۔

عام نظریے سے ہٹ کر کہ امریکی میڈیا ہر ایک کی دھجیاں اڑا دیتا ہے اور بہت آزاد ہے ایک بات یہ دیکھی کہ یہ لوگ کسی شخص کی پولیں کھولتے ہیں مگر ڈیپارٹمنٹ کی عزت بنی رہتی ہے اور وہ شخص کہیں کا نہیں رہتا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

مثال کے طور پر اگر کوئی پولیس والا غلط کام کر دے تو یہ چینل دکھا رہا ہو گا؟ شیرف یا آفیسر فلاں نے یہ کام کیا کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ فلوریڈا پولیس کا منہ کالا یا پولیس ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی وغیرہ۔

ہمارے میڈیا کو ان سے سیکھنا چاہیئے۔

بے بی شاور:

بے بی شاور کو آپ امریکن گود بھرائی یا چھٹی کہہ سکتے ہیں، یہ عموماً ماں کی کسی سہیلی یا قریبی رشتہ دار کے گھر منعقد ہوتی ہے، اگر لڑکا ہے تو ہر چیز نیلے رنگ کی ہوتی ہے اور اگر لڑکی ہے تو ہر چیز پنک رنگ کی، اس میں یہ لوگ نومولود بچے کے لئے پورا کمرہ سجاتے ہیں جس میں طرح طرح کے کھلونے، کپڑے اور جھولا ہوتا ہے۔

امریکی بھکاری:

ارے، ارے میں امریکیوں کو بھکاری نہیں کہہ رہا، ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو امریکن شہری ہیں اور بھیک مانگتے ہیں، جی ہاں: امریکہ میں بھی بھکاری ہوتے ہیں، یہاں بھی لوگ سڑکوں پر کھلے آسمان تلے سوئے ہوتے ہیں۔ مگر ہر چیز کی طرح بھکاری بھی انوکھے ہوتے ہیں۔ کبھی آپ کے پیچھے نہیں پڑیں گے، کبھی ہاتھ نہیں پھلائیں گے، عموماً یہ آپکو بڑے شہروں میں ٹریفک لائٹس (سگنل) کے ساتھ ہاتھ میں کوئی بورڈ پکڑے نظر آئیں گے، آپ انہیں ایک ڈالر دیں بدلے میں یہ آپ کو گردن ہلا کر شکریہ کہیں گے، دعائیں دینے کا رواج شاید یہاں نہیں ہے، ان بورڈز پر کوئی نہ کوئی پیغام لکھا ہوتا ہے مثلاً بِل بھرنا ہے، کھانا کھانا ہے وغیرہ سان فرانسکو میں ایک بڑا مزیدار بورڈ نظر آیا جس پر لکھا تھا

''جھوٹ کیوں بولوں!

Downloaded from Durr-e-Danish Library

شراب پینی ہے"

خیر پتہ نہیں کیوں، امریکیوں کو بھیک مانگتے دیکھ کر بڑا مزا آیا اور میں نے بھکاریوں کی اتنی تصویریں کھینچی ہیں کہ بھکاری البم، تیار ہو جائے۔

گیراج سیل:

گھروں میں کچرا اور فالتو اشیاء جمع کرنے کا شوق ہر امریکی کو ہے سب کریڈٹ کارڈز پر چیزیں لیتے ہیں Impulse buying کے نام پر ڈھیر ساری لے لیتے ہیں اور پھر کچھ دن بعد کوڑیوں کے بھاؤ بیچ دیتے ہیں اور پھر بھی کوئی نہیں لیتا تو گھر کے باہر کچرے میں رکھ دیتے ہیں، ان نئی پرانی چیزوں کی یہ لوگ عموماً اپنے گھر کے گیراجوں میں "گیراج سیل" لگاتے ہیں، آپ کو ہر ہر محلے میں ویک اینڈ پر عموماً گیراج سیل کے اشتہارات نظر آتے ہیں۔

اگر آپ غریب ہیں یا عقلمند ہیں اور آپ امریکہ میں کسی جگہ نئے نئے منتقل ہوئے ہیں تو نیا سامان نہ خریدیں اور گیراج سیل ڈھونڈتے رہیں رفتہ رفتہ آپ کو بہترین سامان بہت ارزاں نرخوں پہ مل جائے گا۔

کیا آپ یقین کریں گے کہ ۲۱ انچ کا کلر TV 15 ڈالر میں مائیکروویو اوون ۵ ڈالر میں DVD پلیئر ۵ ڈالر میں، میں نے خود خریدا ہے اور میرے ایک دوست نے ۹۳ ماڈل کی چلتی ہوئی کار صرف ۲۰۰ ڈالر میں۔

حلال و حرام:

حلال کھانا کھانا امریکہ میں مستقل جہاد سے کم نہیں اور آپ کو اس بارے میں خصوصی طور پر محتاط رہنا ہوگا، امریکی ماحول میں وہ چیزیں جو ہمارے مذہب اسلام میں حرام ہیں کچھ اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کون سی حلال ہیں اور کون سی حرام۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سوٗر کے گوشت کو یہ بیکن اور چربی کو لارڈ کہتے ہیں، اسی طرح کیکڑے، کاکروچ پتہ نہیں کیا کچھ کھاتے ہیں۔ آپ مکھن لے رہے، دودھ، دہی، شیمپو، ٹوتھ پیسٹ یا ناشتہ، ہر جگہ کچھ نہ کچھ حرام ضرور ملا ہوتا ہے۔

کھانے میں ایک بہترین حل Sea food ہے میں اِس سے الرجی ہوں، میرے لئے تو یہ چوائس بھی ختم؟

چکن کا گوشت عمدہ ہوتا ہے اور صاف پہچانا جاتا ہے مگر یہ ذبح نہیں ہوتی یعنی کہ اسلامی طور پر ذبح نہیں کی جاتی، مشین سے کاٹی جاتی ہے اور اللہ کا نام بھی نہیں لیا جاتا تو یہ بھی حرام ہے۔ بسکٹ اور چپس وغیرہ میں بھی سوٗر کی چربی شامل ہوتی ہے۔

اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ گھر میں کھانا پکائیں، ہر بڑے شہر میں مسلمانوں کی دکانیں ہوتی ہیں جہاں حلال گوشت مہنگا مگر آسانی سے مل جاتا ہے اور سبزیاں اور دالیں تو ہے ہی۔

یہودی بھی سوٗر نہیں کھاتے، جن ڈبوں پر UD لکھا ہو وہ خریدیں UD مخفف ہے Union of orthodox Jens کا، یہودیوں کے عقیدے کے مطابق یہ لوگ ہفتے کو گوشت نہیں کھاتے، صرف دودھ وغیر یا سبزی کھاتے ہیں۔ لہذا ان بسکٹس میں گوشت وغیرہ جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

بعض سپر اسٹورز سے (مسلم سپر اسٹورز سے) آپ کو بک لیٹ مل جاتے ہیں جن میں تمام برانڈز کے بارے میں لکھا ہوتا ہے کہ وہ حلال ہیں یا حرام۔

میں کچھ چیزوں کی لسٹ لکھ رہا ہوں، اگر کسی بھی چیز میں یہ شامل ہوں تو مت خریدیئے، آپ کو ہر پراڈکٹ کے ڈبّے پر اُس کے Ingridients کی فہرست مل جائے گی۔

Shortening, Collagen, Lard, Pork, Hydrolyzed Animal Proteins, Animal Shortening, Hydrolyzed Procine, Bacon, Gelatin, HAM etc.

Downloaded from Durr-e-Danish Library

Hurricane، ہری کین:

ریاست فلوریڈا Hurricane اسٹیٹ ہے، یہ لوگ Hurricane سمندری طوفانوں کو کہتے ہیں، فلوریڈا میں ہری کین سیزن ہر سال جولائی سے نومبر میں آتا ہے، گزشتہ سال ایک سال میں ہی ۵ بڑے ہر کین آئے، یہ ہری کین کٹیگری ۴، ۳اور ۵ کے حساب سے گنے جاتے ہیں، کٹیگری ۵ والے سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

ہر طوفان کو یہ لوگ نام بھی دیتے ہیں مثلاً چارلی، ایون، فرانسز وغیرہ، اگر کوئی ہری کین بہت زیادہ تباہی مچائے تو اس کا نام آئندہ کسی سال دہرایا نہیں جاتا، عموماً لوگوں کی رائے یہ ہے کہ عورتوں کے نام والے ہری کین زیادہ تباہی مچاتے ہیں۔ امریکیوں کو اپنی زندگی سے سب سے زیادہ پیار ہے، لہذا کسی بڑے ہری کین کی اناؤنسمنٹ کے ساتھ ہی کاروبار، اسکول سب بند ہو جاتے ہیں، لوگ دوسرے شہروں میں چلے جاتے ہیں، ۳، ۴ روز کا کھانا، پانی محفوظ کر لیتے ہیں، گیس اسٹیشن پر لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں۔

گذشتہ سال میرا اسکول کوئی ۲ ہفتے بند رہا اور ہری کین نے کوئی ایک شیشہ بھی پوری یونیورسٹی میں سلامت نہ چھوڑا، لکڑی کے بنے ہوئے یہاں کے گھر پورے پورے اُڑ جاتے ہیں۔ ہری کین کے دوران امریکیوں کا پورا وقت باتھ روم میں گزرتا ہے کیونکہ پورے گھر میں باتھ روم ہی واحد سیمنٹ اینٹ سے بنا ہوتا ہے۔

ان طوفانوں کی وجہ سے فلوریڈا میں گھروں کی انشورنس بہت زیادہ مہنگی ہے۔ اگر آپ ریاست فلوریڈا میں اس سیزن میں آرہے ہوں تو ایئرپورٹس کے موسم کو اچھی طرح دیکھ کر روانہ ہوں، کیونکہ ہری کین کے دوران بہت سے ایئرپورٹس بند ہو جاتے ہیں اور بہت سی فلائٹس Re-Route کر دی جاتی ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

گذشتہ سال کا ہری کین مجھے یاد ہے، ۲۶ ستمبر کا دن تھا، Hurrican Jean آیا ہوا تھا۔ بجلی ۲ روز سے غائب تھی، ٹیلی فون لائنیں بھی بند، ہوا ۱۲۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ رہی تھی اور بارش مسلسل کوئی ۴۸ گھنٹے جاری رہی تھی۔

ان طوفانوں کے باوجود ہر سال ۶۰ لاکھ سیّاح فلوریڈا آتے ہیں، امریکہ میں سب سے زیادہ پھل بھی اسی ریاست میں ہوتا ہے، اورنج یہاں کا مقامی پھل ہے اور اسی ریاست کا logo ہے۔ "In GOD We Trust" ہے نا حیرت کی بات!

Instant House:

امریکہ میں انسٹنٹ ہاؤس بھی دیکھنے کو ملے، یہ مکمل گھر جن میں کچن، ٹی وی، باتھ روم، بیڈ روم سب ہوتا ہے کسی ٹرالر کی طرح آپ کی گاڑی سے جُڑے ہوتے ہیں، آپ انھیں لئے گھومتے رہیں اور جہاں رُکنا ہو وہاں ایسے گھروں کے لئے موجود کنکشن کے ساتھ روک کر پانی، بجلی سے منسلک کریں اور سو جائیں۔ ایسے گھر عموماً سیّاح حضرات ہوٹل کے پیسے بچانے کے لئے رکھتے ہیں۔ اِنہیں عرفِ عام میں Rv بھی کہا جاتا ہے۔

کام، کام، کام:

پاکستان کے برعکس یہاں دفتروں کا ماحول بہت مختلف ہے، آپ کسی کو فون کریں تو وہ سب سے پہلے یہ بولتا ہے کہ "میں کام پر ہوں، زیادہ دیر پرسنل بات نہیں کروں گا"، کسی پرسنل کام کے لئے کسی سے دفتر میں ملنا ناممکن بات ہے جبکہ پاکستان میں تو کرکٹ دیکھنے سے گپ شپ تک سارے کام ہی دفتر میں ہو جاتے ہیں، کچھ آرگنائزیشنز میں تو مہمانوں کا علیحدہ روم بنا ہوتا ہے، مگر یہاں کام کے وقت صرف کام ہوتا ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پرسنل اور آفس کے ای۔ میل تک الگ ہوتے ہیں، کام پر کوئی پرسنل اور گھر پر کوئی کام کے ای۔ میل نہیں دیکھتا۔ اگر کوئی شخص ۱۵ دن کی چھٹی پر ہے اور آپ نے اُسے آفس کے پتے پر ای۔ میل کی ہے تو جواب ۱۵ دن بعد ہی آئے گا۔

دفتری اوقات کے بعد کام کرنے کا رواج بھی یہاں نہیں ہے، اوور ٹائم عموماً صرف مزدور پیشہ طبقہ کرتا ہے۔ ویک اینڈ دو دن یعنی ہفتہ اتوار کا ہوتا ہے۔

جمعہ کو TGIF ٹی جی آئی ایف یعنی Thanks GOD is Friday کہا جاتا ہے، جمعہ Casual Dress ڈے ہوتا ہے اور جینز زیادہ نظر آتی ہے۔

عموماً تنخواہ ہر جمعہ یا ہر پندرہ دن میں ملتی ہے جسے امریکی ویک اینڈ پر خوشی خوشی اُڑا دیتا ہے اور پھر فرائیڈے کے انتظار میں لگ جاتا ہے۔

خود غرض دُعائیں:

ہمارے پاکستان میں بزرگوں، دوستوں کی دُعائیں بڑی اچھی ہوتی ہیں مثلاً ''اللہ تمہارا بھلا کرے''، جگ جگ جیو، اللہ زندگی آسان کرے، مشکل حل کرے وغیرہ وغیرہ۔ یہاں امریکی دعاؤں میں نہ تو اللہ کو شامل کیا جاتا ہے نہ ہی دُعا دینے والا خود کچھ کرنا چاہتا ہے، دُعائیں یوں ہوتی ہیں Drive Safely, Take Care وغیرہ۔ بھائی جب مجھے اپنی Care خود ہی کرنی ہے تو آپ جناب کیا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ شارٹ ٹرم دعائیں دیتے ہیں مثلاً:

have a nice day
have a safe drive
have a nice lunch

زندگی بھر کی، یا اولاد، دین، دنیا کے بارے میں کوئی دُعائیں ہی نہیں دیتا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کُتوں کے حقوق:

والدین سے زیادہ اس ملک میں کتوں کے حقوق ہیں، ان کے لئے دوائیں، کلینک، ایمرجنسی روم، نت نئی غذائیں اور کھلونے وغیرہ دستیاب ہیں۔ ایک صاحب کا انتقال ہو گیا انہوں نے وصیّت کی کہ اُن کے بعد اُن کا گھر جب تک کسی کو نہ دیا جائے جب تک اُن کا کُتا زندہ ہے کیونکہ وہ اس گھر میں رہے گا۔

ایک صاحب کے کُتے کو اُن کے پڑوسی نے بسکٹ کھلا دیا اور اس کے پیٹ میں درد ہو گیا تو اُن صاحب نے اس شخص پر ہرجانے کا مقدمہ دائر کر دیا جس کی وجہ سے پڑوسی کو ۳ ہزار ڈالر جُرمانہ بھرنا پڑا۔

ایک محترمہ نے اپنے کُتے کو Lungs Cancer سے بچانے کے لئے ۲۵ ہزار ڈالر کا آپریشن کروایا اور اس کے مرنے پر ۱۵ دن کا سوگ منایا۔ (پاکستان میں تو انسانوں کو کینسر Diagnose ہونے سے پہلے جنت مل جاتی ہے)۔

یہ پالتو کُتے ہر وقت ہر جگہ گھر میں پھرتے رہتے ہیں، مالکوں اور مالکن کے منہ پر بوسے دیتے ہیں، ایک ہی بستر پہ ساتھ سو جاتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق ایک کُتے کی پرورش کے اخراجات اولاد سے کہیں زیادہ آتے ہیں مگر پھر بھی امریکی اولاد نہیں کرتے کُتے پالتے ہیں۔ Animal Abuse اور کتوں کے حقوق کی پاسبانی اور رکھوالی کے لئے کئی انجمنیں قائم ہیں، قصّہ مختصر انسانوں سے زیادہ حقوق کُتوں کے ہیں۔

میرے Landlord کی بلّیاں:

کُتے ہوں یا بلّی مجھے بالکل پسند نہیں اور میں ان سے ڈرتا بھی بہت ہوں ایک دن میں روڈ پہ سے جا رہا تھا کہ ایک کُتا، کُتے کی طرح مجھ پر بھونکنے لگا، میں ڈر کر اپنی بیوی کے پیچھے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

چھپ گیا تو میری بیوی نے کہا کہ آپ نے وہ کہاوت نہیں سنی کہ Barking Dog Seldom Bite میں نے کہا کہ میں نے تو سنی ہوئی ہے، کتے نے نہیں سنی ہو گی تو میں کیا کرلوں گا۔ خیر، بتا میں یہ رہا تھا کہ میرے مالک مکان نے دو عدد خونخوار بلّیاں پالی ہوئی تھیں کیٹی اور جیسی، ایک کالی اور دوسری اور بھی کالی۔

میں جب کسی بھی کام سے جاتا اپنے مکان مالک کے پاس تو وہ دونوں مجھے گھیر لیتی، اور کبھی کبھار ہلکے ہلکے سے کاٹتی بھی، وہ مالک مکان کہتا رہتا ڈرو مت یہ love bite ہے، اور میں خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا۔

خیر، میری دعائیں بر آئیں، ایک دن مکان مالک نے کہا کہ وہ وِیک اینڈ پر اپنی بیٹی کے گھر جا رہا ہے تو میں بلیوں کا خیال رکھوں، اسی دن کا تو مجھے انتظار تھا۔ صبح صبح جب میں گھر پہنچا اس کے دونوں بلیوں نے مجھے پھر کاٹنا شروع کیا، میں گیا تو انھیں کھانا دینے کے لئے تھا مگر ایسا موقع پھر کہاں ملتا۔ میں نے چپّل اُٹھائی اور خوب مارا دونوں کو پکڑ پکڑ کے ساتھ میں سندھی، اردو، پنجابی میں جتنی گالیاں آتی تھیں وہ بھی دیتا رہا، انگلش اسپیکنگ بلّیاں پنجابی سن کے بُری طرح بوکھلا گئیں۔

خیر اس دن کے بعد سے میں جب بھی اپنے مالک مکان سے ملنے جاتا ہوں دونوں کیٹی اور جیسی میری شکل دیکھ کر ہی چھپ جاتی ہیں اور اس بے چارے مالک مکان کو کچھ نہیں پتہ کے ماجرا کیا ہوا ہے۔

کالے کالے:

امریکہ میں کالے یا حبشی نژاد امریکی بہ کثرت ہوتے ہیں، کینیڈا میں ان کی تعداد کافی کم ہے مگر امریکہ میں یہ ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق یہ بلیک یا کلر امریکی ۷۰٪

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اپنا کیریئر جیل یا بیروزگاری پہ ختم کرتے ہیں، کالوں کی ایک بڑی تعداد کالج پہنچنے تک جیل کی شکل دیکھ چکی ہوتی ہے، ان میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں مگر آٹے میں نمک کے برابر۔

بہر حال، یہاں امریکہ آیا تو یہاں سب لوگوں نے خوب ڈرایا کہ کوئی کالا راستہ روک کر Change مانگے تو رُکنا مت آگے چلے جانا، کبھی اندھیرے میں کوئی راستہ روک لے تو پیسے دے دینا، اکڑ مت دکھانا، پیسے جیب میں ضرور رکھنا تاکہ کالے مانگے تو دے سکو ورنہ وہ سمجھیں گے کہ دینا نہیں چاہتے۔ یہ لوگ رات میں زیادہ نظر آتے ہیں اور اسٹورز وغیرہ سے چوری خوب کرتے ہیں۔

الغرض سرزمینِ امریکہ پہ عذابِ الٰہی کی چلتی پھرتی شکل ہیں۔ حلیہ بھی سب کالوں کا ایک جیسا ہوتا ہے، نیکر سے کچھ لمبی نیکر (لانگ سارٹس) اور گھٹنوں تک کی ٹی شرٹ، نیکر اتنے نیچے باندھتے ہیں کہ لگتا ہے گھٹنوں کو ڈھانپنے کے لئے پہنی ہے، گلے میں چین، کانوں میں ہیڈ فون اور ہاتھ میں واک مین (آج کل ipod ہوتا ہے)، لڑکا ہو یا لڑکی، کوئی بھی دور سے آپ کو بیچ روڈ پہ تھوکتا ہوا نظر آئے تو سمجھ لیں کالا ہی ہوگا۔

میں ایک دِن کچھ رات کو نماز پڑھ کے آرہا تھا کہ ایک کالے صاحب سائیکل کے سامنے آگئے، پینٹ میں اُڑسی ہوئی Winchester گن دِکھا کر کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں، ابھی ابھی جیل سے چھوٹا ہوں، کھانے کو پیسے دے دیں، شکر ہے میں پرس گھر پر ہی رکھ کر گیا تھا، جیب میں صرف ۳ ڈالر پڑے تھے وہ دے دیئے اور وہ تھینک یو کہہ کر چلا گیا۔

اسی طرح ایک روز ایک کالا جان بوجھ کر سائیکل کے سامنے آگیا، میں نے بمشکل تمام سائیکل روکی، شکر ہے اُس سے ٹکرائی نہیں، پھر اس نے مجھ سے کہا کہ سائیڈ پر آؤ، مجھے مارنا چاہتے تھے کیا، آس پاس اس کی برادری کے مزید کالے بھی کھڑے تھے، بُرا پھنسا 'نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن' ایک آئیڈیا سوجھا تو میں نے اُردو میں بولنا شروع کر دیا، وہ کافی دیر تک

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سمجھانے کی کوشش کرتے رہے جب انھیں یقین آگیا کہ انگریزی مجھے نہیں آتی ہو گی تو اشارے سے جانے کا کہہ کر چلے گئے۔ہاں! ایک اور کام کی بات۔ یہ کالے عربوں سے بہت ڈرتے ہیں۔ ہوتا کچھ یوں ہے کہ اگر یہ کسی گروسری اسٹور وغیرہ سے چاقو، چھری دکھا کر یا کمزور مالک کو ڈرا دھمکا کر رات میں سامان یا پیسے لوٹ لیتے ہیں تو وہ بے چارہ اُن کے جانے کے بعد پولیس کو کال کرتا رہتا ہے۔

کئی بار ایسا ہوا کہ یہی حرکت انھوں نے عرب لوگوں کے اسٹور میں کرنے کی کوشش کی، عرب صاحب نے ساتھ رکھا ہوا Base Ball کا ڈنڈا اُٹھایا اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر پیٹنا شروع کر دیا، جب تھک گئے پھر پولیس کو فون کیا اور Self-defense کا کہہ کر صاف چھوٹ گئے۔ ایسے متعدد واقعات کے بعد عربوں کے اسٹورز میں چوری کی شرح ۰٪ ہو گئی ہے، حتیٰ کہ کالے کسی کو عربی بولتا سنیں تو غائب ہو جاتے ہیں۔

میں نے خوب کوشش کی کہ کلاس میں کسی کالے سے دوستی کروں کیونکہ بالآخر سب انسان ہیں سب کو خُدا نے بنایا ہے مگر یہ اتنا زور سے ہنستے اور بولتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔

کئی بار میرا کلاس فیلو Mic اتنی زور سے ہنسا کہ میں دل پکڑ کر بیٹھ گیا اور اُسے کہا کہ اللہ کے واسطے ہنسنے سے پہلے اشارہ تو دیا کرے ورنہ میں کسی دن یونہی مر جاؤں گا۔

سارے کالے ایک سے نہیں ہوتے، میں ان کی بڑی عزّت کرتا ہوں (ورنہ یہ کروا لیتے ہیں) رات کو جو کالے ہوتے ہیں وہ دن میں بھی کالے ہوتے ہیں، معاف کرنا۔ میرا مطلب ہے کہ اُن کے کرتوت عموماً اُن کی طرح کالے ہوتے ہیں۔

خریداری (Shopping):

امریکہ میں شاپنگ ایک کام نہیں بلکہ ایک آرٹ ہے، سپر اسٹورز مثلاً وال مارٹ، پبلکس وغیرہ صرف سپر اسٹورز نہیں بلکہ تھیٹر لگتے ہیں، ان لوگوں نے یہاں تک ریسرچ کی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ہوئی ہے کہ ایک اوسط آدمی کتنی دیر چل سکتا ہے، تیز یا ہلکے میوزک کا خریداروں پر کیا اثر پڑے گا اور ڈبل روٹی اور انڈوں کو الگ الگ رکھیں تو ڈبل روٹی سے انڈوں تک پہنچنے کے دوران خریدار کتنی چیزوں کو دیکھ کر Impulse buy کرے گا۔

گروسری یا کھانے پینے کی اشیاء یہاں باقی چیزوں کے مقابلے میں سستی ہیں مگر کبھی بھی خریداری کرتے ہوئے قیمتوں کو پاکستانی روپیہ میں Convert نہ کریں ورنہ پریشان ہو جائیں گے۔ مثلاً دودھ ۲ ڈالر کا لیٹر (پاکستانی ۱۲۰ روپے لیٹر)، آم $ ۲۰ فی کلو (۱۲۰۰ روپے کلو)، تربوز $ ۴۰ کا ایک، چائے کی پتّی $ ۵، مرغی $ ۱۰ فی کلو، دہی ۳ ڈالر کی آدھا کلو، صرف کھانے پینے کی اشیاء کا بل ہر مہینے میں کوئی ۵۰۰ ڈالر بن جاتا ہے اگر دو آدمی کھائیں تو۔ آپ کم میں بھی گزارہ کر سکتے ہیں اور کچھ لوگوں کو زیادہ پیسے چاہئیے ہوں گے، depend کرتا ہے کہ آپ کیسے اور کیا کھانا چاہیں گے۔

سافٹ ویئر بہت مہنگے ملتے ہیں مثلاً نورٹن سسٹم ورک ۱۵۰ ڈالر میں اور Windows XP $ 299 میں۔ DVD پلیئر ۲۰ ڈالر میں اور نئی فلم ۲۵ ڈالر میں۔

کیمرے بہت سستے ہیں، پورٹیبل کیمرہ جسے آپ استعمال کے بعد پھینک دیتے ہیں ۲ ڈالر میں مل جاتا ہے۔

CD پلیئر ۵ سے ۵۰ ڈالر تک کے ہیں۔ الیکٹرونکس بہت سستی ہیں۔ ایک اچھا نیا P4 لیپ ٹاپ ۶۰۰ سے ۱۲۰۰ ڈالر تک میں مل جاتا ہے۔

کپڑوں کی سلائی ۴۰ ڈالر فی سوٹ، چہرے کا فیشل ۵۰ ڈالر، بالوں کی کلرنگ ۱۰۰ ڈالر اور اچھے وکیل کی فیس ۴۰۰ ڈالر فی گھنٹہ تک ہوتی ہے۔

یہاں شاپنگ میں سب سے بڑی مصیبت چوائس ہے، درجنوں طرح کی ڈبل روٹیاں، انڈے (چھوٹے، موٹے، بڑے، میڈیم، اس سے بھی بڑے، پیلے، سفید)، سینکڑوں طرح

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کے شیمپو سر چکرا جاتا ہے۔ Wallmart کے ایک اسٹور میں لگ بھگ ۴۵ ہزار مختلف پراڈکٹس ہوتی ہے اور آپ کو سُوئی سے لے کر فریج تک ہر چیز مل جاتی ہے۔

آپ خریدا ہوا مال بغیر کسی وجہ بتائے ایک ماہ کے اندر واپس کر کے اپنے پیسے لے سکتے ہیں۔

مساجد:

آج امریکہ کا شاید ہی کوئی شہر یا کاؤنٹی ایسی ہو جہاں مسجد نہ ہو، جہاں کچھ مسلمان آباد ہوتے ہیں وہاں مسجد کی موجودگی ایک لازمی امر ہے۔ مگر یہاں کی مسجدیں ہماری مسجدوں کی طرح نہیں ہوتیں، کچھ جگہ جہاں مسلم کمیونٹی کی تعداد زیادہ ہے وہاں یہ بڑی بڑی ہوتی ہیں اور کچھ جگہ پیٹرول پمپ کے ساتھ کوئی خالی گیراج یا کسی مکان یا دُکان کو مسجد بنالیا جاتا ہے اور تمام لوگ مل کر اس کا کرایہ اور خرچہ اُٹھاتے ہیں۔ یہاں کی مسجدوں میں نہ تو ان کے نام کی بڑی بڑی تختیاں لگی ہوتی ہیں اور نہ ہی گنبد و محراب اور لاؤڈ اسپیکر ہی ہوتے ہیں۔ عموماً تو ''مسجد'' بھی نہیں لکھا جاتا بلکہ ''اسلام سینٹر'' کہا جاتا ہے، جیسے کہ ہماری کاؤنٹی کی مسجد جو بہت بڑی ہے کا نام ''اسلام سینٹر آف بریوارڈ کاؤنٹی'' ہے۔ مساجد کی ویب سائٹس بھی ہوتی ہیں جس کی مدد سے آپ نماز کے اوقات وغیرہ جان سکتے ہیں اور مساجد کے علماء مختلف کانفرنسز اور یونیورسٹی لیکچرز میں بھی شرکت کرتے رہتے ہیں۔ سنڈے اسکول کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے، یہاں ہر مسلم گھرانہ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم کی غرض سے مساجد میں سنڈے اسکول ضرور بھیجتا ہے۔

مساجد میں جو امام یا مولانا صاحب ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر کا تعلق مڈل ایسٹ اور سعودی عرب سے ہوتا ہے اور یہ لوگ یہاں ۵ تا ۱۰ سال کے ''دینی ویزہ'' پر آئے ہوئے ہوتے ہیں، ''دینی ویزہ'' کا مجھے اس سے پہلے پتہ نہ تھا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اگر آپ امریکہ میں کسی بھی ریاست شہر اور کاؤنٹی میں جارہے ہیں اور وہاں نئے ہیں تو سب سے پہلے وہاں کی مسجد سے رابطہ کریں، وہاں آپ کو آپ کی کمیونٹی کے لوگ مثلاً (پاکستانی، انڈین وغیرہ) اور دوسرے مسلمان بھی ملیں گے، یہ لوگ گھر کرایے پر لینے سے، حلال گوشت تک، جاب ڈھونڈنے سے لے کر شادی کروانے تک عموماً ہر ہر کام میں مدد کرتے ہیں۔

ہماری مسجدوں کے برعکس یہاں کی مسجدوں میں عجب اعلان آئے دن سننے کو ملتے ہیں مثلاً ''خیراتی فنڈ میں بہت سے پیسے جمع ہوگئے ہیں، ضرورت مند حضرات براہِ کرم آکر لے لیں''۔ ''مسجد کے اخراجات کے لئے ۲ سال کی رقم جمع ہوچکی ہے، براہِ کرم مزید چندہ نہ دیں''۔ مسجدوں میں عموماً شافعی مسلک کے پیروکار امام ہیں۔

قُربانی:

امریکہ میں آپ اپنے گھر میں قُربانی نہیں کرسکتے، لہذا بکرا عید (عیدالاضحی) پہ عموماً لوگ ''اسلام سینٹرز / مساجد'' میں کاؤنٹی گورنمنٹ سے اجازت نامہ لے کر قربانی کرتے ہیں، بہت سے لوگ پیسے اپنے رشتہ داروں کو پاکستان میں بھیج دیتے ہیں اور وہ اُن کے بدلے قربانی کردیتے ہیں۔ ہماری طرح یہاں گوشت بانٹنے کا رواج بالکل نہیں ہے۔

الیکشن ۲۰۰۴:

نومبر میں الیکشن کا تجربہ خوب رہا، خصوصاً Presidential debates کاش کچھ ایسا ہی ہمارے ملک میں بھی ہوجائے کہ الیکشن سے پہلے اُمیدوار عوام کے سوالوں کے جواب دیں۔ جان کیری اور جارج بش نے امریکہ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا ہوا تھا مگر حیرت انگیز طور پر الیکشن کے بعد امریکہ پھر سے متّحد ہوگیا، کیری میڈیا کی اسکرین سے غائب ہوگیا، اس نے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

شکست تسلیم کرلی۔ کوئی دھاندلی کا الزام نہیں لگا اور اچھا یا بُرا جارج بش واپس آگیا اور ۴ سال مزید کام کرنے کی مکمل چھوٹ کے ساتھ۔

ان الیکشنز میں ایک قول یاد آگیا کہ ''خطرے کے وقت لوگ طاقتور اور غلط کو فوقیت دیتے ہیں، کمزور اور صحیح پر'' کیونکہ ان کی زندگیاں داؤ پر ہوتی ہیں۔ بش نے بھی یہی کیا، لوگوں کو بتایا کہ ہماری زندگیاں خطرے میں ہیں، امریکہ کو دنیا ختم کرنا چاہتی ہے، ہم عراق میں، افغانستان میں جنگ کی حالت میں ہے اور دہشت گردوں کو ان کے گھروں میں جاکر ماریں گے۔

پاکستان کی عوام کی طرح یہاں کی عوام بھی جذباتی ہے ہر شخص کو بلیک اینڈ وہائٹ پر دیکھتی ہے اچھا یا بُرا یہ نہیں کہ فلاں شخص اچھا ہے مگر ہمیں اس کی فلاں فلاں پالیسیوں پر اعتراض ہے، یا پورا اچھا یا مکمل بُرا۔

الیکشن کے دنوں میں ڈیموکریٹک سینٹر ''ایون بے'' کا جملہ بڑا مشہور ہوا کہ ۱۱/۹ نے اگر ہمیں کچھ نہ کرنے کا سبق سکھایا ہے تو عراق کی جنگ ہمیں کچھ کرنے کی سزا دے گی۔

جان کیری کو اپنے بیانات بدلنے پر wishy washy کا خطاب ملا تو بش صاحب کو اَنا پرست کا بش صاحب سمجھتے اور سمجھاتے رہے کہ امریکہ کا مستقبل صرف ان کے صدر ہونے پر منحصر ہے۔ کسی نے ڈک چینی نائب صدر کی بیٹی کے لیزبین ہونے پر نکتہ چینی کی تو کسی نے اور ذاتی پرخاش نکالی۔

ماخذ یہ کہ سیاست کا دنگل ہر جگہ ایک سا ہوتا ہے مگر امریکن قوم پڑھی لکھی ہونے کے ساتھ ساتھ جذباتی بھی بہت ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

میڈیکل:

ایک غلط فہمی امریکہ کے بارے میں ہمارے ملک میں خصوصاً پائی جاتی ہے کہ امریکہ میں ہیلتھ کی سہولیات عام ہیں، ہر کسی کو مل جاتی ہیں، ہر چیز انشورنس میں کور ہوتی ہے۔ اگر آپ غریب یا طالب علم ہیں تو آپ کو خصوصی رعایت ملتی ہے یا آپ سے کوئی پیسے نہیں مانگتا وغیرہ وغیرہ۔

مانا کہ امریکہ میں میڈیکل اور ہاسپٹل کی سہولت ہے مگر ایسا کچھ نہیں ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے، اگر آپ کے پاس مکمل انشورنس (ہیلتھ انشورنس) موجود بھی ہے تو بھی آپ کو ڈاکٹر سے ملنے پر ۲۰ سے ۱۰۰ ڈالر دینے ہوں گے، مزید ۱۰۰ سے ۱۰۰۰ ڈالر، deductible کے طور پر انشورنس کمپنی کو دینے ہوں گے (اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کے پاس پلان کون سا ہے)۔

کوئی بھی انشورنس کمپنی ۱۰۰٪ بل ادا نہیں کرتی، زیادہ سے زیادہ ۸۰٪ دیتی ہے، اور وہ بھی جب، جب ہاسپٹل کے تمام بِل من وعن مان لئے جائیں۔

میرا ڈینٹل بِل ۶۷۶ ڈالر کا آیا، انشورنس کمپنی نے ۴۰۰ ڈالر دیئے اور ڈاکٹر کو لکھ بھیجا کہ اُس نے مقرر کردہ ریٹ سے زیادہ چارج کیا ہے، ڈاکٹر صاحب نے ۲۷۶ ڈالر کا بقایا بل میرے نام بھیج دیا ہے جو مجھے دینا ہے۔

ہیلتھ انشورنس میں عموماً ڈینٹل، Vision (آنکھوں کی بیماریاں)، اور Pregnancy کور نہیں ہوتیں، ان کے پلان آپ کو الگ سے لینے پڑتے ہیں۔

یہ ہیلتھ انشورنس پلان آپ کو ۱۵ دن سے لے کر سال بھر تک کا مل جاتا ہے، عموماً ماہانہ فیس ۵۰ ڈالر سے ۱۰۰ ڈالر تک ہوتی ہے (انحصار اس بات پر ہے کہ آپ نے کون سا پلان لیا

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ہے)، ڈینٹل پلان ۱۰ سے ۲۵ ڈالر ماہانہ، آنکھوں کا پلان ۲۰ سے ۴۰ڈالر ماہانہ، اور Pregnancy کا پلان ۱۲۰۰ سے ۳۰۰۰ڈالر میں آجاتا ہے۔

اگر آپ کی فیملی میں بہت سے لوگ ہیں تو آپ سب کا مشترکہ فیملی پلان بھی لے سکتے ہیں، یہ بہت سستا پڑتا ہے۔

امریکہ میں میڈیکل کے اخراجات ناقابل یقین حد تک مہنگے ہیں، ایک معمولی درد کی گولی ۱۱ڈالر میں ملتی ہے ہسپتال میں (جیسے کہ ڈسپرین)۔ ایمر جنسی روم میں ہر چیز کی قیمت ۳ گنا ہو جاتی ہے۔ میری ایک دوست کے ہاتھ پر کچھ ٹانکے آئے، ہم ایمر جنسی روم لے گئے، فارغ ہونے کے بعد انھوں نے یہ بل دیا (صرف ۳ ٹانکوں کا)

انشورنس کے ذریعے ادائیگی	=	۲۰۰۰ڈالر
کریڈٹ کارڈ کے ذریعے	=	۱۰۰۰ڈالر
چیک کے ذریعے	=	۵۰۰ڈالر
کیش (ابھی اسی وقت)	=	۲۰۰ڈالر

رعایت کی حد دیکھیئے۔ اگر یہ بل کیش دے دیں تو صرف $۲۰۰ ورنہ $۲۰۰۰۔ عموماً ہاسپٹل کے بلز انشورنس کمپنیاں پورے نہیں دیتیں اور وہ کچھ نہ کچھ آپ کو بھرنے ہی پڑتے ہیں۔ اگر آپ پڑھائی یا کام یا ایسے ہی گھومنے پھرنے کے لئے بھی U.S.A آرہے ہیں تو ہیلتھ انشورنس ضرور لیں، یہاں ایک معمولی سے ایکسیڈنٹ کا بل کبھی کبھار لاکھ ڈالر تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ تو تھا رونا اُن کا جن کے پاس ہیلتھ انشورنس ہوتی ہے۔

اب اُن کا حال سنیئے جن کے پاس ہیلتھ انشورنس نہیں ہوتی، اُن کا حال اس ملک میں کیا ہوتا ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اگر آپ کے پاس انشورنس نہیں ہے تو کوئی بھی ڈاکٹر آپ کو اپائنمنٹ نہیں دیتا اور بغیر اپائنمنٹ کے آپ اُس سے مل نہیں سکتے۔ ایسے میں آخری چارہ آپ کے پاس صرف ایمرجنسی روم میں جانے کا رہ جاتا ہے کیونکہ قانون کی رُو سے وہ کسی بھی شخص کو صرف اس بات کی وجہ سے سروسز دینے سے منع نہیں کر سکتے کہ وہ فیس ادا نہیں کر سکتا، ایمرجنسی رومز میں عموماً بڑے سے بورڈ پہ لکھا ہوتا ہے "Health First" یعنی صحت پہلے، بل بعد میں۔

وہ لوگ جن کے پاس ہیلتھ انشورنس نہیں ہوتی وہ ۳ طرح کے ہوتے ہیں اور ۳ طرح کی ہی اِنہیں سروسز ملتی ہیں۔ پہلی قسم US سیٹزن کی ہے جو ہیلتھ انشورنس نہیں لیتے، ایک سروے کے مطابق ان کی تعداد ۴۰٪ ہے۔ ان لوگوں کو مکمل ٹریٹمنٹ دی جاتی ہے اور ان کا سوشل سیکیورٹی نمبر اور ایڈریس وغیرہ لیا جاتا ہے، ان لوگوں کو ۳ میں سے ایک کام کرنا ہوتا ہے۔

۱۔ فارم سائن کرنا ہوتا ہے جس کی رُو سے وہ بعد میں آنے والے بِل کی مکمل ادائیگی کرے گا۔

۲۔ کریڈٹ کارڈ کمپنی سے Payment Plan سائن کرنا ہوتا ہے جس کی رُو سے وہ کمپنی آپ کا بِل دے دیتی ہے اور آپ اسے ماہانہ اقساط میں بمع سُود لوٹاتے رہتے ہیں۔

۳۔ اسٹیٹ کے خیراتی فنڈ کی درخواست سائن کرنی ہوتی ہے جس کی رُو سے آپ پیسے دینے کے قابل نہیں ہوں تو وہ اسٹیٹ آپ کے اخراجات برداشت کرے گی (اگر درخواست منظور ہو گئی تو) درخواست کی منظوری اس بات سے مشروط ہے کہ آپ واقعی کم تنخواہ والے، بوڑھے، طالبعلم، یا بیروزگار ہوں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

انشورنس نہ رکھنے والی دُوسری قسم فارن اسٹوڈنٹس کی ہوتی ہے، ویسے تو ہر یونیورسٹی اس بات کو حتمی بناتی ہے کہ ہر آنے والے طالبعلم کے پاس ہیلتھ انشورنس ہو مگر بہت سے طالبعلم ایک سال گزر جانے کے بعد اُسے Renew نہیں کراتے۔

ایسے طالبعلموں کے لئے ہسپتالوں (خصوصاً ایمر جنسی روم میں) فرسٹ ٹائم ایمر جنسی فنڈ ہوتا ہے، اوّل تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ آپ بِل دے دیں، دینے کا وعدہ کرلیں مطلب کاغذات سائن کرلیں، کچھ نہ کچھ ڈپازٹ دے دیں مثلاً ۲۰۰ سے ۴۰۰ ڈالر۔ کچھ نہ ملنے کی صورت میں یہ ہسپتال طالبعلم کی یونیورسٹی کو بل بھیج دیتے ہیں اور یونیورسٹی ان کی زندگی حرام کردیتی ہیں اور بالآخر بل دے کر ہی جان چھوٹتی ہے جو عموماً ہزاروں ڈالر میں ہوتا ہے۔ انشورنس نہ رکھنے والی آخری قسم دوسرے ممالک سے آئے ہوئے وہ لوگ ہوتے ہیں جو یہاں چھوٹا موٹا کام کرتے ہیں یا یہاں گرین کارڈ ہولڈر ہیں یا طالبعلموں کی Spouse اور بچے وغیرہ۔ اب ایسے لوگوں کے پاس نہ تو پیسے ہوتے ہیں، نہ ہی کریڈٹ کارڈ کمپنی ان کے پیسے دیتی ہے کیونکہ ان کی U.S میں کوئی کریڈٹ ہسٹری نہیں ہوتی ہے، نہ ہی ان لوگوں کو (عموماً) حکومتی فنڈز میں سے کچھ ملتا ہے۔ لہذا ایسے لوگوں کے ساتھ بڑا بُرا سلوک ہوتا ہے۔ ایمر جنسی روم میں جانے کے باوجود (کاغذی کارروائی کے بہانے) انھیں گھنٹوں بٹھایا جاتا ہے کہ اُکتا کر خود ہی چلے جائیں۔ کبھی کبھی یہ انتظار ۱۲ گھنٹوں تک کا ہو جاتا ہے۔

حال ہی میں ایک خبر اخباروں کی زینت بنی، ohio اوہائیو اسٹیٹ میں ایک عورت کے دل میں درد ہوا وہ بھاگی بھاگی شہر کے سب سے بڑے ہسپتال کے ایمر جنسی روم میں پہنچی۔ وہاں اسے ۵ گھنٹوں تک انتظار کروایا گیا، ۵ گھنٹوں بعد جب نرس اسے کرسی پر سے لینے گئی تو وہ ہارٹ اٹیک کے باعث مر چکی تھی۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اور اگر آپ اتنا لمبا انتظار برداشت کر بھی جائیں تو بھی وہ آپ کو ایڈمٹ کبھی نہیں کرتے، تھوڑی بہت دیکھ دیکھ کر کے دوائیں لکھ کے بھیج دیتے ہیں۔

دوائیں بھی یہاں پاکستان کی طرح نہیں ملتیں، بغیر ڈاکٹر کی Prescription کے آپ کچھ نہیں لے سکتے اور مہنگی بھی ہوتی ہیں، اِنٹی بایوٹک ۱۰۰ ڈالر تک میں آتی ہیں۔ اگر آپ کے پاس انشورنس ہے تو آپ کی دوائیں بھی مفت آتی ہیں۔

امریکہ میں ایسی کسی بھی سچوئیشن سے بچنے کے لئے آپ یہ کام کریں:۔

☆ اوّل تو کوشش کریں کہ یہاں آتے کے ساتھ ہی ہیلتھ انشورنس لے لیں، بالکل کوتاہی نہ کریں بالآخر یہ آپ کو سستی ہی پڑے گی۔

☆ اگر آپ کے پاس انشورنس نہ ہوں اور کوئی ایمرجنسی (خدانخواستہ) پیش آ ہی جائے جیسے کہ ہارٹ اٹیک یا ایکسڈینٹ تو کبھی بھی بہادر بن کے ایمرجنسی روم میں نہ جائیں، فوراً ۹۱۱ کو کال کریں وہ خود آ کے آپ کو ایمبولینس میں یا ہیلی کاپٹر میں لے جائیں گے (سروس بھی مفت ہے) اور جا کر ہسپتال میں داخل کرا دیں گے، ایسی صورت میں کوئی آپ سے نہ انشورنس پوچھے گا نہ ہی انتظار کروائے گا۔

☆ جلد میڈیکل سروس کے لئے بعد میں بِل بھرنے کی حامی بھر لیں، جب بِل آئے تو بِل میں معافی کی درخواست دے دیں اور کچھ نہ کچھ مہینہ کر کے ضرور دیتے رہیں مثلاً ۲۰ ڈالر فی ماہ۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جتنے چاہو پیسے کھالو کوئی فرق نہیں پڑتا اور کوئی آپ پر کیس نہیں کر سکتا۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے کہ امریکہ میں صرف اس وجہ سے کوئی ہاسپٹل آپ کو عدالت میں نہیں کھینچ سکتا کہ آپ کے پاس فیس/بل جمع کرانے کے پیسے نہیں ہیں مگر ایسی صورت میں مستقبل میں آپ کا اسی ہاسپٹل میں علاج اور امریکہ سے باہر جا کے واپس

Downloaded from Durr-e-Danish Library

انٹری، حتیٰ کہ آپ کے بچوں کی انٹری تک مسئلہ بن جاتی ہے۔ تو کوشش کریں کہ رِسک نہ لیں۔

اگر ایمر جنسی نہ ہو تو ایک طریقہ اور بھی ہے، ہر اسٹیٹ میں، ہر ہر شہر میں اسٹیٹ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے (ہمارے گورنمنٹ ہسپتالوں کی طرح) جہاں چیک اپ فری ہوتا ہے، فری دوائیں ملتی ہیں اور اگر کوئی خاتون حاملہ ہیں تو انھیں جب تک وہ ماں نہیں بن جاتیں تب تک کے لئے انشورنس کارڈ گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے، اگر وہ غریب ہے تو اُسے گروسری کا پن (راشن کارڈ) بھی ملتا ہے جس کی مدد سے وہ دودھ، دہی، ڈبل روٹی اور فوڈ سپلیمنٹ لے سکتی ہے، بچہ ہونے کے بعد بھی یہ سہولت دو سال تک چلتی ہے۔ اس پروگرام کو یہاں Medicaid کہا جاتا ہے۔

مگر میں نے سنا ہے کہ Medic-aid لینے والوں کو اگر U.S سٹیزن نہ ہوں تو انھیں گرین کارڈ یا Nationality نہیں دی جاتی۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

یہاں میں کچھ ہیلتھ انشورنس کمپنیوں کے نام اور ویب سائٹ دے رہا ہوں، یہ کمپنیاں کافی اچھی تصّور کی جاتی ہیں، میری کوئی Recommendation نہیں ہے، پلان خریدنے سے پہلے معلومات آپ خود کر لیں۔

1. All Aboard Benefits
   www.allaboardbenefits.com
2. Associated Insurance Plans
   www.a-i-p-i.com
3. Compass Gold Insurance
   www.isoa.org
4. Collegiate Care+
   dtrawick@itudentinsure.com

Downloaded from Durr-e-Danish Library

5. Harbour Grouop
   www.hginsurance.com
6. International Educational Exchange Serives
   www.foreignsure.com
7. Gateway Plans
   www.gatewayplans.com
8. Somerton Student Insurance
   www.ssi-incorporated.com
9. Travel Insurance services
   www.travelinsure.com

میڈیکل Malpractice:

جس طرح U.S.A میں ہر بات پہ Sue کر دیا جاتا ہے، اس طرح یہاں میڈیکل Malpractice بھی آئے دن کا رونا ہے۔ فلوریڈا میں اگر کسی ڈاکٹر پر ایسے صرف ۳ کیسز ثابت ہو جائیں تو وہ تاحیات اس ریاست میں پھر پریکٹس نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹروں نے ایسے کیسز سے لڑنے اور بچنے کے لئے باقاعدہ وکیل رکھے ہوئے ہیں اور Liability انشورنس لی ہوئی ہوتی ہیں، ان دونوں میں ان کی تنخواہ یا آمدنی کا ایک بڑا حصّہ چلا جاتا ہے۔

میڈیکل Malpractice کا ایسا ہی ایک کیس میں خود بھگت چکا ہوں۔

ہوا کچھ یوں کہ میرے دانت میں شدید درد ہو رہا تھا، ایک ڈاکٹر کے پاس گیا اُس نے درد کی گولیاں دے کر کہا کہ درد ٹھیک ہوتے ہی میں دانت نکلوا دوں اور کیونکہ وہ Oral سرجن نہیں ہے لہذا اُس نے مجھے ایک بہت بڑے سرجن کے پاس ریفر کر دیا، کچھ دنوں بعد میں سرجن کے پاس چلا گیا۔ اُس نے دانت نکالنے سے پہلے سُن کرنے کا انجیکشن لگایا، انجیکشن

Downloaded from Durr-e-Danish Library

لگتے ہی میرے جسم میں جھٹکے لگنے لگے، میں بڑا پریشان ہوا مگر اس نے میری ایک نہ سُنی، کیونکہ اسے تو پیسے بنانے تھے تو اس نے یکے بعد دیگرے ۱۵ انجکشن لگا دیئے میرے منہ میں سن کرنے کے لئے، داڑھ کیا ۱۵ انجکشنوں کے بعد تو میں خود ہی سُن ہو گیا، اس نے فوراً دانت نکال دیا، پھر کچھ دیر بعد آ کے کہا کہ ایک دانت اور بھی خراب ہے وہ بھی نکال رہا ہے، میں کچھ کہنے کے قابل نہ تھا خون آبشار کی طرح نکل رہا تھا اور وہ صاحب غلط داڑھ نکال چکے تھے، اسی میں انھوں نے جبڑے کے ایکسرے پر منسلک رپورٹ پر سائن کروا لیئے کہ مجھے دونوں دانت نکلوانے تھے اور دوسرا دانت بھی نکال دیا۔ میں تب تک مکمل بے ہوش ہو چکا تھا۔ کچھ دیر بعد جب درد کی شدّت سے ہوش آیا تو خون سے پوری شرٹ بھر چکی تھی، اس نے اسٹوڈنٹ I.D کارڈ سے ایڈریس دیکھا اور ٹیکسی بُلالی، میں چلنے کے قابل نہیں تھا نہ بولنے کے، بمشکل تمام انھوں نے مجھے نرسوں کی مدد سے ٹیکسی میں پھینکا اور روانہ کر دیا۔

ٹیکسی والے کے تو مزے آ گئے میں ۱۵ ڈالر میں ٹیکسی میں ہی وہاں پہنچا تھا، اب ان صاحب نے پورا شہر گھماتے ہوئے مجھے گھر پر چھوڑا اور ٹیکسی کا میٹر ۷۶ ڈالر بنا دیا تھا، ۷۱ ڈالر میری جیب سے لئے اور ۵ ڈالر میرے گھر کے باہر موجود میرے مالک مکان سے لے کر غائب ہو گیا۔ میرا سیکشن گھر میں علیحدہ تھا، میں سامنے بیٹھا ہوا تھا کیونکہ چلنے کی ہمت نہیں تھی، پورا دماغ گھوم رہا تھا خیر میں نے بچوں کی طرح ۴ پاؤں سے چلنے کی کوشش کی مگر دروازے تک پہنچنے سے پہلے گر گیا۔

مالک مکان صاحب بغیر دیکھے اندر جا چکے تھے اور میں پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح گھر کے سامنے پڑا جھٹکے کھا رہا تھا، خیر اچانک اس نے مجھے دیکھ لیا اور فوراً ۹۱۱ کو کال کر دیا، وہ لوگ آسمان سے ٹپکے یا زمین سے نکلے مجھے نہیں معلوم مگر سیکنڈوں میں پہنچ گئے، اُنہوں نے آنے کے ساتھ ہی بتایا کہ ''یہ تو ہارٹ اٹیک لگتا ہے'' ہاتھ میں موجود دوائی کے پرچے کو دیکھ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کر اُسی ڈاکٹر سے رابطہ کیا اور مجھے فوراً شہر کے بڑے ہاسپٹل میں لے گئے ایمبولینس پر، راستے میں کوئی آدھا درجن انجکشن بھی لگائے کیونکہ بقول ان کے نہ میرا دل چل رہا تھا نہ سانس مجھے تو کچھ یاد نہیں۔

جب آنکھ کھلی تو ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھا، ڈاکٹر سے بات کی تو اُس نے بتایا کہ آپ اسے Pseudo Heart Attack کہہ سکتے ہیں مگر آپ بالکل وقت سے پہنچ گئے ورنہ شاید....

۴ دن ہسپتال والوں نے Test کئے شاید ہی دنیا کوئی Test چھوڑا ہو، الٹرا ساؤنڈ، کارڈیو گرافی، بلڈ ٹیسٹ، اسٹریس ٹیسٹ، ایکسرے سبھی کچھ۔ ان ۴ دنوں کے بعد ۱۵ دنوں کا بیڈ ریسٹ بتا کر گھر جانے کی اجازت دی۔

ہوش آنے پر معلوم ہوا کہ پرس غائب ہے، ۹۱۱ والوں سے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا کہ میرا سب سامان ہسپتالوں والوں کے پاس ہے اور ہسپتال والے کہتے تھے کہ ہمیں کچھ نہیں ملا۔ بالآخر میں نے ہسپتال کے سیکیورٹی انچارج سے بات کی کیونکہ اس پرس میں میرا I.D کارڈ، سوشل سیکیورٹی کارڈ اور Debit کارڈز تھے۔ خیر ۶ گھنٹوں بعد وہ اسے کہیں سے لے ہی آیا۔

اس دھما چوکڑی کے باعث میں اپنے دو فائنل امتحان نہ دے پایا، بھلا ہو یونیورسٹی والوں کا انھوں نے خود ہی مجھ سے Contact کر کے مجھے (Incomplete) I گریڈ دے دیا اور کہا کہ اگلے ۴ مہینوں میں، میں جب چاہوں امتحان دے کر گریڈ ٹھیک کروا سکتا ہوں۔

اور یوں ۶۷۶ ڈالر کے دانت کے بل اور ۹۱۰۰ ڈالر (جی ہاں نو ہزار ایک سو) کے ہاسپٹل کے بل کے ساتھ سفر تمام ہوا۔ میں کیونکہ U.S ڈیپارٹمنٹ آف اسٹیٹس کی طرف سے انشورڈ ہوں تو بِل کی تو کوئی فکر نہیں ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

بہت سے لوگوں نے کہا کہ ڈاکٹر کو Sue کر دو مگر میں نے نہیں کیا، ایک تو میرے پاس عدالتوں کے چکّر کاٹنے اور وکیل کی فیس کے پیسے نہیں ہیں، دُکھ یہ کہ اگر آپ امریکن سٹیزن نہ ہوں تو ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ آپ پیسوں کے چکر میں ایسا کر رہے ہیں اور ستم یہ کہ اگر کوئی Permanent Damage نہ ہوا ہو تو کیس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

ہاں میں نے فلوریڈا اسٹیٹ کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو خط ضرور لکھ دیا ہے تاکہ وہ صاحب مزید کسی کے ساتھ ایسا نہ کریں۔

جُرمانوں کا ملک:

اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ امریکہ میں کونسی چیز ہر جگہ اور سب سے زیادہ پائی جاتی ہے تو میں کہوں گا جُرمانہ یا عرفِ عام میں ''ٹکٹ ملنا''۔

آپ نے سگنل کی خلاف ورزی کی۔ ٹکٹ، Stop سائن پر کسی کے نہ ہونے کے باوجود نہ رُکے۔ ٹکٹ، شراب پی کر گاڑی چلائی۔ ٹکٹ، یونیورسٹی کے سامنے طالبعلموں کو روڈ کراس کرنے سے پہلے گاڑی نکالنا چاہی ۵۰۰ ڈالر کا ٹکٹ، ہینڈی کیپ لوگوں کے لئے بنائی جانے والی پارکنگ میں گاڑی روکی۔ ٹکٹ، آپ کے کتے نے بیچ روڈ پر غلاظت کر دی اور آپ نے اُسے اسی وقت نہیں اُٹھایا، ٹکٹ، (اسی لئے لوگ ہاتھوں پر پلاسٹک کے دستانے پہن کر اپنے جانور لے کر نکلتے ہیں)، حتیٰ کہ گھر کے باہر اُگی گھاس بڑی ہو گئی تو بھی ٹکٹ، اب فلوریڈا میں تو ہر وقت بارش ہوتی رہتی ہے ہر دوسرے دن گھاس کاٹنی پڑتی ہے۔

پاکستانی کھانا:

بڑے شہروں میں کئی حلال ریسٹورنٹ اور مسلم اسٹورز ہوتے ہیں، اور لینڈو میں اپنا بازار کے نام سے بہت بڑی جگہ ہے جہاں آپ کو اپنا سیلون، اپنا وڈیو، اپنا کھانا، سب مل جاتا

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ہے۔ یہاں عموماً ان اسٹورز وغیرہ کو انڈین اسٹورز کہا جاتا ہے، یہاں کے لوگ انڈیا کو زیادہ جانتے ہیں۔ ایک دن میں اپنے پروفیسر کو ایسے ہی ایک ریسٹونٹ میں لے گیا اور وہاں ہم نے پکوڑے کھائے، واپس آکر اُس نے ڈیپارٹمنٹ والوں کو ''نئی چیز'' کا بتایا تو سب نے مجھ سے پوچھا کہ وہ کیا تھا، میری پوری انگریزی خرچ ہو گئی مگر انھیں پکوڑہ سمجھ نہیں آیا۔

امریکنوں کو ہمارے کھانوں میں بے انتہا مرچی لگتی ہے اور ہر نوالے کے بعد پانی پیتے رہتے ہیں۔

پچھلا سب اچھا:

امریکہ والوں کو اپنی ہسٹری سے بڑا لگاؤ ہے اپنے سابق صدور کے بارے میں مکمل معلومات رکھتے ہیں، میوزیم میں ان کی تصویریں لگاتے ہیں، اسکولوں میں ان کے بارے میں پڑھاتے ہیں اور وہائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ پر سب کے کارناموں کی مکمل تفصیلات ہوتی ہیں جبکہ ہمارے ملک میں تو زیبا کیرانوی کا یہ شعر صادق آتا ہے:

لمحہ لمحہ میرے ماضی کا ستم دیدہ ہے
حال تا حال تو اچھا ہی بسر ہوتا ہے

ہر آنے والے پچھلے کو دنیا سے باہر ورنہ ملک سے تو باہر بھیج ہی دیتا ہے اور ہر بُرے کام کی ذمہ داری اُس پر ڈال دیتا ہے۔

ریاستی Competition:

امریکہ کے لوگ اپنے ملک پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی State (ریاست) پر بھی خوب فخر کرتے ہیں، اور میڈیا اسٹیٹ میں ہونے والے چھوٹے سے چھوٹے کام کو خوب

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دکھاتے ہیں خواہ وہ کسی وزنی خربوزے کا تذکرہ ہو یا آلو کی بڑی کاشت یا ۱۵ سال کی عمر میں ۳ بچے۔

شخصی آزادی:

فریڈم آف Speech کے علاوہ ہر کچھ کرنے اور لکھنے کی بھی اجازت ہے، آپ ننگے گھومیں یا پتّے باندھ کے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ ایک مرتبہ ایک نوجوان نے اپنے غصّے کے اظہار میں امریکہ کا جھنڈا جلا دیا، پولیس نے پکڑ لیا مگر عدالت نے اسے ''آزادی اظہار'' کے قانون کے تحت باعزّت بری کر دیا۔

والدین کی حیثیت:

مدرز ڈے پر ماں کو کارڈ بھیج دینا، فادرز ڈے پر باپ کو اور تھینکس گوِنگ پر دونوں کے ساتھ کھانا کھا لینے سے زیادہ والدین کی حیثیت نہیں ہے۔ اولاد Teenage کی ہوتی نہیں کہ گھر سے باہر، بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ، جاب پڑھائی۔

ماں باپ کو کچھ کہنے سننے کا حق نہیں، باپ نے ذرا اونچی آواز کی تو اولاد نے ۹۱۱ کو کال کر لیا، پہلے تو وہ پکڑ کے جیل میں ڈالیں گے پھر پوچھیں گے کہ بتاؤ کیا ہوا تھا۔

بچّوں کے حقوق:

اگر آپ کے یہاں بچہ پیدا ہوا اور آپ نے اُسے ٹیکے نہیں لگوائے تو ہاسپٹل/ڈاکٹر آپ کو کال کرے گا پھر بھی نہیں لگوائے تو پولیس آپ کو لے جائے گی اور کبھی کبھار تو آپ کے بچے کو ضبط کر کے آپ کے Parental Rights منسوخ کر دے گی اور بچہ کسی بے اولاد جوڑے کو دے دیا جائے گا اور آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ نہ ہی آپ انھیں ڈانٹ سکتے ہیں اور نہ ہی مار سکتے ہیں، یہاں کے بچے، باپ ہوتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

Turkey کی موت:

Turkey یہاں تھینکس گوئنگ کی وجہ سے بڑا مشہور ہے، یہ مرغی سے کافی بڑا پرندہ ہوتا ہے چھتری کلر کا۔ لاہور کی طرف اسے چائینز مرغی کہا جاتا ہے۔ میں امتحانوں سے فارغ ہو کر بور ہو رہا تھا تو بریوارڈ کاؤنٹی کے چڑیا گھر چلا گیا۔ وہاں یہ بہت ساری Turkeys ایک جگہ بیٹھی ہوئی تھیں، مجھے یاد آیا، کسی نے بتایا تھا کہ اگر Turkey کے سامنے سیٹی بجاؤ تو وہ جواب میں ضرور کچھ کہتی ہے کبھی چُپ نہیں رہتی۔ میں نے یہ سوچ کر ان کے سامنے جا کر سیٹی بجائی، کچھ نہیں ہوا مگر چوتھی پانچویں کے بعد ان میں سے ایک میرے سامنے آ کر بولنے لگی "پلا پلا، پلا پلا، اپنی زبان میں کچھ، میں نے پھر سیٹی بجائی وہ پھر بولی، اب مجھے غصّہ آ گیا کہ سالی پرندے کی اولاد میرے ساتھ Competition کرتی ہے میں بھی مسلسل سیٹی بجاتا گیا وہ بھی چپ نہ ہوئی، آنے جانے والے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ کیوں غریب پرندے کو تنگ کرتے ہو تو میں نے کہا کہ میرے امتحان ہو چکے ہیں میں فارغ ہوں، یہ پرندے کی اولاد چپ نہیں ہوتی، ہار نہیں مانتی تو میں اشرف المخلوقات ہوں کیوں ہار مانوں، الغرض یہ سلسلہ کوئی ڈھائی گھنٹے چلتا رہا، میری تو آواز ہی بیٹھ گئی، صرف پھونک نکل رہی تھی سیٹی تو پتہ نہیں کہاں رہ گئی تھی اور وہ بھی تھک گئی تھی، اس نے آخری بار ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا "پلا.... پلا...." اور چکراتے گر گئی، میں نے کچھ دیر انتظار کیا مگر جب وہ نہ ہلی تو چڑیا گھر والوں نے پولیس کو کال کر دیا اور وہ مجھے پکڑ کر لے گئی بعد میں بیگم نے آ کر ضمانت کروائی اور میں ٹرکی کلر کے نام سے مشہور ہو گیا۔

مگر میں جیت گیا!

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سب کچھ اُلٹا:

امریکہ دنیا سے منفرد ہے، یہاں ہر چیز اُلٹی ہے۔ ہمارے یہاں رائٹ ہینڈ ڈرائیونگ ہے یہاں لیفٹ ہینڈ ہے۔ پوری دُنیا میں پیٹرول لیٹر کے حساب سے ملتا ہے یہاں گیلن کے حساب سے، ہم پیٹرول کہتے ہیں یہ اُسے گیس کہتے ہیں، ہم ٹریفک سگنل کہتے ہیں یہ ٹریفک لائٹ کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں سوئچ کو نیچے کرنے سے بجلی چلتی ہے یہاں اوپر کرنے سے۔ ہم کلو میٹر میں فاصلہ ناپتے ہیں اور ٹریفک سائن میں رفتار کلو میٹر کے حساب سے لکھی ہوتی ہے یہاں میل کے حساب سے۔ ہم درجہ حرارت سینٹی گریڈ میں ناپتے ہیں یہ فارن ہائیٹ میں۔ ہم کوک، پیپسی کو سوفٹ ڈرنگ کہتے ہیں یہ اسے سوڈا کہتے ہیں۔ ہم جسے ہائی وے کہتے ہیں یہاں اُسے فری وے کہا جاتا ہے، ہم ۲۲۰ وولٹ کرنٹ استعمال کرتے ہیں یہ ۱۱۰ وولٹ۔ ہمارے یہاں نام کے ساتھ باپ / شوہر کا نام لگتا ہے یہاں ماں کا۔ اور اس جیسے نجانے کتنے اُلٹے سیدھوں سے روزانہ واسطہ پڑتا ہے۔

توہمات کی دُنیا:

ہم پاکستان میں آئے دن 'عامل باوا' طرح کے متعدّد اشتہارات دیکھتے رہتے ہیں اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد ان کے پاس جاتی بھی ہے، پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ ایسا صرف غیر تعلیم یافتہ طبقہ کرتا ہے۔ مگر ایسے کاموں اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد یہاں بھی موجود ہے، کارڈز کے ذریعے قسمت کا حال جاننا ہو، کرسٹل بال کے سامنے بیٹھنا ہو، لاٹری اور گھوڑے کی ریس کے لکی نمبرز، voodoo اور جادو کی اقسام یہاں بھی موجود ہیں۔ یہاں عموماً جادو پیسے اور شہرت کے لئے کیا اور کروایا جاتا ہے ساس بہو کے جھگڑے کے لئے نہیں۔ آجکل تو اخبارات میں انڈیا کے پنڈت، تانتری وغیرہ اپنے اشتہار دیتے ہیں کہ ۲۰۰ ڈالر دیں اور فلاں فلاں

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پہاڑیوں پر بیٹھ کر آپ کے لئے جادو کریں گے اور یوں USA جادو کی بڑھتی ہوئی مانگ کو آؤٹ سورس کر رہا ہے۔

مادر پدر آزادیاں:

وہ کام جو ہمارے ملک میں ڈھکے چھپے ہوتے ہیں وہ یہاں ڈنکے کی چوٹ پر ہوتے ہیں، جسم فروشی حکومت کی سرپرستی میں ایک خوب ٹیکس دینے والا پیشہ ہے، ہر ہر کارندے کو لوکل ہاسپٹل سے کلئیر بھی ہونا ہوتا ہے۔

جگہ جگہ آپ کو سیکس اسٹور اور Adult اسٹورز کے بورڈ نظر آئینگے۔ جیسے کبھی ہمارے محلے میں کوئی آدمی کیمرے پر پردہ ڈالے آتا تھا اور ۲ روپے میں طوطا مینا کی تصویریں دکھاتا تھا ایسے یہاں ان اسٹورز پر آپ کوارٹر ڈالر میں ۳ منٹ کا Peep شو دیکھ سکتے ہیں۔ طوطا مینا تو اس میں بھی ہوتے ہیں مگر انسانوں کی شکل میں۔

امریکنیوں کو ہر بات پہ فیلو یا Ally رکھنے کا بڑا شوق ہے، وہ جنگ میں Ally ہو یا فلم فیلو۔ یہ فلم فیلو آپ کو تھیٹر کے باہر مل جاتی ہیں آپ ان کا ٹکٹ خرید لیں اور یہ ڈیڑھ گھنٹے آپ کے ساتھ فلم دیکھتی رہیں گی، یہ فلم دیکھتی ہیں اور آپ انہیں۔ ''شو'' کے بعد نہ یہ آپ کو جانتی ہیں نہ آپ انہیں۔

نیویارک سٹی میں تو آپ ہمسفر ہائیر کر سکتے ہیں وہ بھی ۶ دروازوں والی گاڑی (Limo) کے ساتھ۔ ایک کال کریں گاڑی بمع ڈرائیور اور ہمسفر آپ کی دہلیز پر۔ آپ ان کے ساتھ نیویارک گھومیں اور واپس گھر آجائیں۔

اس مادر پدر آزاد معاشرے میں ۸۰٪ فی صد لڑکیاں ۱۲ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہر حد پار کر چکی ہوتی ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دنیا کہتی ہے کہ امریکہ میں عورت کے حقوق سب سے زیادہ ہیں، میرے خیال میں امریکہ میں عورت تو ہے ہی نہیں، پہلے انہوں نے اسے گھر سے نکال کر ''مرد'' بنایا اور پھر مردوں جیسے حقوق دے دیئے۔

وہ حضرات جو سرزمینِ امریکہ میں اپنی جنت ڈھونڈنے کے لئے آباد ہو جاتے ہیں جب ان کے گھر کی اولاد انہی راستوں پر سے گزرتی ہے تو ان کے پاس سوائے رونے کے کچھ نہیں رہتا۔

:Sue-Sue

جیسا کہ میں متعدد بار ذکر کر چکا ہوں کہ سُو کرنا یا عدالت میں کھینچنا یہاں کا روز کا معمول ہے مگر اس کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ گاہک (کسٹمرز) کی بات کو کوئی نہ سننے کی جرات نہیں کر سکتا۔ ایک بار ہم نے پزا آرڈر کیا وہ غلط دے گیا ہم نے فون پر کہاں کہ ہم نے Vegie آرڈر کیا تھا بغیر ٹاپنگ کے یہ پیپرونی کے ساتھ ہے، ۱۰ منٹ بعد وہ نیا پزا دے گیا اور پرانا بھی واپس نہیں لے گیا۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اگر کوئی پزا آرڈر کر لے اور نہ لے تو ہم اسے پھینک دیتے ہیں کسی اور کو نہیں دے سکتے۔

ایک بار ایک ریسٹورنٹ میں، میں نے کھانا لیا تو اسی نے ساتھ میں ڈھیر سارے کیچپ اور چٹنیوں کے ساشے اور پلاسٹک کے کانٹے چمچ دے دیئے، کھانے کے بعد بہت سارے ساشے بچ گئے اور کانٹے چمچ بھی خراب نہ ہوئے تو میں انہیں کاؤنٹر پر واپس کرنے چلا گیا، وہاں کھڑی محترمہ بڑے پیار سے لئے اور کوڑے دان میں پھینک دیئے (کیونکہ وہ اسے کسی اور کو نہیں دے سکتی) ایک بار ایک صاحب نے میکڈونلڈ سے کافی لی (Drive thru) سے، وہ کافی ان پر گر گئی اور ان کی ٹانگ ذرا سی جل گئی تو انہوں نے میکڈونلڈ کو 'سُو' کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

مکڈونلڈ کو لاکھوں ڈالر کا جُرمانہ ہوا اور انھیں دنیا بھر میں پانے گتّے کے کافی مگ پر 'Hot' لکھوانا پڑا۔

اسی طرح ایک بار ایک صاحب نے سگریٹ کمپنی کو 'سُو' کر دیا کہ انھوں نے اپنے اشتہار میں کارٹون اونٹ دکھایا ہے جس سے بچوں میں سگریٹ کی خواہش پیدا ہو سکتی ہے، نتیجہ وہی جُرمانہ اور اشتہار بند۔

ٹی وی شوز:

امریکہ آکے جو سب سے بڑی دشواری مجھے ہوئی وہ ان کا لہجہ Accent سمجھنا تھی۔ اس کے لئے جو ترکیب میں نے استعمال کی اور بہت کارآمد ثابت ہوئی۔ جیسے کہ ہمارے ملک میں کسی زمانے میں 'ففٹی ففٹی'، 'تنہائیاں'، اسٹوڈیو پونے تین' اور 'الف نون' وغیرہ مشہور تھے، اسی طرح چار ٹی شوز/ڈرامے ایسے ہیں جو کہ تقریباً ہر امریکن دیکھتا ہے، آپ انھیں دیکھ کر یہاں کے کلچر، رسم و رواج، Accent اور دوسری بہت سی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ شوز کسی سے بھی بات کرنے کا بہترین آئیڈیا ہیں آپ نے مضمون چھیڑا نہیں کہ سامنے والے کی تقریر شروع۔ ان شوز کا ایک ایک سیزن یہاں ۲۵۰ ڈالر میں ملتا ہے جبکہ پاکستان میں آپ کو ۵۰ روپے میں مل جاتا ہے، ان کی DVDs یہاں کے لوگوں کے لئے بہتر تحفہ ہوتی ہے۔ TBS یہاں کے مشہور ٹی وی چینلوں میں سے ایک ہے اور یہ چاروں شوز اس پر بھی آتے ہیں۔

شوز کے نام یہ ہیں:۔

:Sex and the City

کیری، مرینڈا ٹ سمانتھا جو نز اور شارلیٹ نام کی ۴ بے باک لڑکیوں پر مشتمل یہ ڈرامہ آپ کو نیویارک سٹی اور امریکن لائف کے بارے میں وہ وہ باتیں بھی بتا دیتا ہے جو کہ آپ جاننا

Downloaded from Durr-e-Danish Library

نہیں چاہیں گے۔ کیری ایک Columnist ہے جو کہ سیکس پر لکھتی ہے، مرینڈا وکیل ہے، سانتھا بزنس کرتی ہے اور شارلیٹ آرٹ گیلری کی مینجر۔ اس شو کے بعد آپ کو 'عورتوں کے حقوق' کا مکمل اندازہ ہو جائے گا کہ امریکہ میں عورت کسے کہتے ہیں اور حقوق کی تعریف یہاں کیا ہے۔

:Friends

۶ دوستوں کی روز روز کی چپقلش، خاندانی مسائل، نوکری، گھر گرہستی اور چٹکلوں پر مشتمل یہ پروگرام باقی شوز کی نسبت کافی ''شریفانہ'' ہے۔

Ross ایک Palaeontologist ہے جو ڈائنوسارز کی ہڈیوں اور Fossils کا پروفیسر ہے اور مونیکا اس کی بہن اور ایک بہترین Cheff۔

Ratchell ایک امیر باپ کی بیٹی جو سب کچھ چھوڑ کے خود کچھ کرنے کی دھن میں ان کے ساتھ رہ رہی ہے، Chandler بزنس پروسینگ مینجر، فیبز Phoebes ایک مساج پارلر چلاتی ہے اور پارٹ ٹائم گانا گاتی ہے اور سب سے مزاحیہ جوئی ٹریبوانی جیسے ایکٹنگ کا شوق ہے۔

ان کے علاوہ باقی دو شوز سائن فیلڈ اور ایوری باڈی لوز رے منٹو ہیں۔

شادی:

۳۰ سال کی عمر سے پہلے لڑکا ہو یا لڑکی وہ شادی کو ''پابندی'' ہی سمجھتے ہیں، امریکہ میں آپ صرف ایک شادی کر سکتے ہیں ایک وقت میں، گرل فرینڈز کی البتہ کوئی حد نہیں۔ انگلی پر موجود ویڈنگ رِنگ اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ آپ شادی شدہ یا عرفِ عام میں " Not Available" ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اگر آپ شادی کر کے کسی کو چھوڑ دیتے ہیں تو جب تک وہ دوسری شادی نہ کرے آپ اس کو اور بچوں کو کچھ خرچ دینے کے پابند ہے (جو کہ آپ کے مرتبہ اور نوکری کے حساب سے ہوتا ہے) اسے یہاں ''المانی'' کہتے ہیں۔

اگر آپ کی کوئی گرل فرینڈ ہے اور وہ آپ کے بچے کی ماں ہے تو وہ آپ کی ''کامن لاء پارٹنر'' بن جاتی ہے اور اسے ''بیوی'' سے ملتے جلتے حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہاں طلاق کے بعد شادی کا رواج نہیں (عورتوں میں) کیونکہ ''پابندی'' تو ہوتی نہیں ہے کوئی اور المانی مفت میں مل رہی ہوتی ہے تو دوسروں کے پیسوں پر عیاشی کون نہیں کرے گا۔

امریکن کزنز میں شادی نہیں کرتے اور عموماً خاندان میں شاید کو معیوب جانتے ہیں۔ شادی کے بعد گرل فرینڈز رکھنے کا رواج نہیں ہے، اسی لئے یہ لوگ کافی دیر میں شادی کرتے ہیں۔

شادی کے وقت دولہا دلہن اگریمنٹ سائن کرتے ہیں کہ کون کس کس چیز کا حقدار ہے، شوہر کے مرنے کے بعد خود بخود سب کچھ بیوی کا نہیں ہو جاتا اور بیوی کے ایکسڈنٹ یا میڈیکل ایمرجنسی کی صورت میں شوہر کے نام بل نہیں آتا۔

ویسے بھی اس معاشرے میں شادی کی کوئی منطق بنتی نہیں ہے، جنس کے لئے آپ آزاد ہیں، Sex پر کوئی فردِ جرم عائد نہیں ہوتی اور اولاد کی خواہش ہو تو بچہ Adopt کر لیں یا کسی اسپرم بینک میں جا کر حاملہ ہو جائیں۔

بہت سی انگریز خواتین کچھ پیسوں کے بدلے باہر سے آئے ہوئے لوگوں سے پیپر میرج کر لیتی ہیں تاکہ اُسے امریکہ کی Citizienship شہریت مل جائے اور اس طرح آنے والوں کی دین و دنیا دونوں برباد کر دیتی ہیں کبھی کبھار تو شوہر حضرات زندگی بھر بلیک میل

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ہوتے رہتے ہیں، عموماً ایسی شادیوں کی فیس ۳ ہزار ڈالر سے شروع ہوتی ہے اور آپ کو ایسی شادیاں کروانے والے اور کرنے والے آرام سے مل جائیں گے۔

دیسی بھائیوں کے لئے مساجد ایک اچھا ذریعہ ہوتی ہیں لڑکا / لڑکی ڈھونڈنے کے لئے۔ اگر آپ شادی کی ہی نیّت سے اس سرزمین پر آئے ہیں تو

www.shaadi.com ایک اچھا Start ثابت ہو سکتا ہے۔

نوکری کی تلاش:

پاکستان کی طرح یہاں نوکری کے وقت درخواست دیتے ہوئے آپ کو تصویر نہیں دینی پڑتی اور گذشتہ employer اور Clients کے Recommendation لیٹرز ایک بنیادی چیز تصوّر کی جاتی ہے، ریفرنسز دینا لازمی ہیں اور اُن سے رابطہ بھی کیا جاتا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کام کا کورس ہوتا ہے اور بلیو کالر نوکریوں میں بھی اچھے پیسے ملتے ہیں مثلاً ایک پلمبر کی تنخواہ کالج ٹیچر سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ نوکری کے لئے آپ سب سے پہلے سوشل سیکیورٹی کارڈ نمبر حاصل کریں، پھر ورک Authorization۔

C.V کس طرح کا ہونا چاہئیے اس کے لئے www.resumedoctor.com کو وزٹ کر سکتے ہیں اور جاب کی تلاش کے لئے www. Monster.com اور www.dice.com ایک بہترین اسٹارٹ ہیں۔ یہاں عموماً نوکری بہت آرام سے اور جلد مل جاتی ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سوشل سیکیورٹی نمبر:

سوشل سیکیورٹی نمبر (S.S.N) کا حصول آپ کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر آپ کو کہیں جاب کرنی ہے تو ٹیکس کا ریکارڈ، کریڈٹ کارڈ لینے کے لئے، گھر لیتے وقت یہ ہر جگہ آپ کو درکار ہوگا۔

S S N Administration کے نام سے ہر شہر میں آفس ہوتا ہے۔ اس کا فارم بہت آسان ہوتا ہے جس میں آپ سے متعلق بنیادی معلومات پوچھی جاتی ہیں۔ آپ کی مہیا کردہ معلومات کو اُن کے سسٹم میں موجود معلومات سے ملایا جاتا ہے (کہ آیا آپ قانونی طور پر مقیم ہیں یا غیر قانونی طور پر)۔ اگر معلومات درست ہوں تو آپ کے اوریجنل کاغذات مثلاً پاسپورٹ وغیرہ آپ کو واپس دے دیا جاتا ہے اور ۱۴ دنوں بعد آپ کا SSN کارڈ آپ کے ایڈریس پر آجاتا ہے۔

SSN کارڈ کے حصول کی کوئی فیس نہیں ہے۔ بعض اوقات اگر آپ کے پاس آپ کے employer یا اسکول کی طرف سے جاب لیٹر ہو تو SSN کے حصول میں کافی سہولت ہو جاتی ہے۔ میرا انٹرویو سنگودا نامی خاتون نے لیا (میں تو اُسے سرگودھا ہی کہہ رہا تھا) اور مجھے ۱۰ منٹ سے بھی کم وقت لگا اس آفس میں۔

مزید معلومات اور فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے دیکھیں۔

www.socialsecurity.gov

بینک اکاؤنٹ:

SSN نمبر بینک اکاؤنٹ کھلوانے کے لئے ضروری نہیں ہے، اگر آپ کے پاس پاسپورٹ اور یونیورسٹی کا I.D کارڈ ہے تو آپ باآسانی اکاؤنٹ کھلوا سکتے ہیں، opening بیلنس عموماً ۱۰۰ ڈالر چاہیئے ہوتا ہے، کوشش کریں کہ جس بینک میں اکاؤنٹ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کھلوائیں اس کا ATM آپ کی یونیورسٹی میں ہو، اس سے کافی آسانی ہو جاتی ہے، یہاں ATM میں آپ پیسے ڈپازٹ بھی کر سکتے ہیں۔

یہاں بینک اکاؤنٹ کھلوانے کے لئے گارنٹر کی ضرورت نہیں ہوتی، فوٹو کاپی بھی بینک والے خود کرتے ہیں اور فارم بھی خود ہی بھرتے ہیں آپ ۱۰ منٹ میں اپنی پرسنل چیک بک کے ساتھ واپس آجاتے ہیں۔

یہاں چیک بک کے ہر چیک پر آپ کا نام، فون نمبر اور ایڈریس پرنٹ ہوتا ہے۔

پوسٹل سروس:

پورے امریکہ میں کسی بھی جگہ خط آپ صرف ۳۷ سینٹس میں بھیج سکتے ہیں اور وہ زیادہ سے زیادہ ۳ دن میں پہنچ جاتا ہے۔ مزید تفصیلات اور نرخ کے لئے آپ ان کی ویب سائٹ www.usps.com یعنی یونائیٹڈ اسٹیٹس پوسٹل سروس کو وزٹ کریں۔

پاکستان خط بھیجنے کے لئے بھی USPS اچھی ہے اور آپ کا خط ۸۷ سینٹس میں چلا جاتا ہے اور تقریباً ۱۵ سے ۲۰ روز لگتے ہیں پہنچنے میں۔ مگر کبھی بھی کوئی تحفہ یا قیمتی چیز نہ بھیجیں۔ میں نے اپنے بیٹے کو متعدّد بار بھیجے ایک بھی نہ ملا، پاکستان پوسٹل سروس والوں کو U.S کی ڈاک غائب کرنے کا فن خوب آتا ہے۔

ضروری اور اہم کاغذات کے لئے Fedex بہترین ہے ۱۵ سے ۲۰ ڈالر میں آپ کے کاغذات ۳ دن میں پہنچ جاتے ہیں۔

زیادہ سامان اور کتابوں کو U.S سے بھجوانے کے لئے Fedex یا DHL کا استعمال کریں۔۔ Fedex 90 پاؤنڈز کا ڈبہ پاکستان تک ۱۶۹ ڈالر میں بھیجتا ہے اور DHL بھی اتنا ہی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

وزنی ۵۰ ڈالر میں، فرق یہ ہے کہ Fedex 3 دن میں پہنچتا ہے اور DHL سمندری راستے سے ایک ماہ میں۔ اسے DHL Ocean Jumbo Box کہتے ہیں۔

آپ USPS کی فوٹو اسٹمپ سروس کے ذریعے اپنی تصویروں والی ٹکٹ بھی پرنٹ کروا سکتے ہیں اور اسے عام ٹکٹوں کی طرح استعمال بھی کر سکتے ہیں، یہ کوئی ۳۷ سینٹ والا ٹکٹ ۶۰ Cents میں پڑتا ہے۔

ٹیلی فون:

ٹیلی فون لگوانے کے لئے آپ یہاں صرف ایک کال کریں اور اگلے دن آپ کے گھر میں ٹیلی فون موجود ہوگا۔ بیل سائتھ اور AT&T ہاں ٹیلی فون کی بڑی کمپنیاں ہیں۔ لوکل فری کے ساتھ ٹیلی فون کا ماہانہ بل ۱۵ سے ۲۰ ڈالر، پورا امریکہ اور کینیڈا ہر وقت فری کے ساتھ ۴۴ ڈالر بل آتا ہے۔ پاکستان یا انٹرنیشنل کالنگ کارڈز بہت سستے پڑتے ہیں۔ کوئی 5 سے 10 سینٹس فی منٹ تک۔

آپ یہ کارڈز آن لائن www.Letsdial.com سے خرید سکتے ہیں میں نے ان کے Speed card اور جان جان پاکستان استعمال کیئے ہیں اور انہیں بہترین پایا ہے۔

کرنسی:

ایک ڈالر کا بل (نوٹ کو یہاں بل کہتے ہیں) 100 Cents پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ

1 Cent = Penny
15 Cents = Nickel
10 Cents = Dime
25 Cents = Quarter duller
50 Cents = Half dollar

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ہاف ڈالر کا کوئن بہت کم نظر آتا ہے۔ نوٹ میں ایک، دو، پانچ، دس، ۲۰ اور ۱۰۰ ڈالر کے بلز ہوتے ہیں۔ دو ڈالر کا شاذ و نادر ہی نظر آتا ہے، ۵۰۰ اور ۱۰۰۰ ڈالر کے بلز عام پبلک سرکولیشن میں نہیں ہیں۔ ۱۰۰ ڈالر کو بینجمن بھی کہا جاتا ہے۔

سارے نوٹ ایک ہی سائز اور ہرے کلر کے ہوتے ہیں۔

اوقاتِ نماز:

آپ امریکہ میں کہیں بھی ہوں، مندرجہ ذیل ویب سائٹ سے اوقات نماز معلوم کر سکتے ہیں اور ان کا اذان نامی سافٹ ویئر بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، یہ سافٹ www. Islamiccity.com/prayertime اسکے علاوہ www.islamicfinder.org مددگار ہے۔

شیو، خط:

یہاں عموماً بار بر شاپس پر شیو یا خط بنانے کا رواج نہیں ہے، یہ صرف ہیئر کٹ کرتے ہیں، لہذا پاکستان سے آتے وقت یا تو آپ کو خط بنانے کی پریکٹس ہونی چاہئے یا یہاں سے الیکٹرک شیور خرلیں، پاکستان سے کوئی برقی آلات نہ لائیں کیونکہ یہاں نہیں چلتے۔

ڈرائیونگ لائسنس:

ڈرائیونگ لائسنس آپ کو ڈیپارٹمنٹ آف موٹر وہیکل DMV کے آفس سے ملتا ہے، جس کے ۴ حصے ہوتے ہیں، سب سے پہلے تو آپ کو ڈرگ اینڈ الکوحل سے متعلق ۴ گھنٹوں کی آن لائن کلاس لینی ہوگی، اس کے پروف کے ساتھ جائیں گے تو تحریری ٹیسٹ دینا ہوگا۔ پھر آپ کو آئی سائیڈ چیک کر کے پرمٹ مل جائے گا۔ پھر کچھ عرصے بعد آپ اپنی ہی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

گاڑی میں وہاں جا کر پریکٹیکل ٹیسٹ دیں پھر کہیں جا کے لائسنس ملے گا۔ DMV کی تفصیلات پہلے بتائی جا چکی ہیں۔

گاڑی:

گاڑی کے بغیر آپ امریکہ میں محتاج ہیں کیونکہ جگہیں بہت دور دور ہیں اور بڑے شہروں کے علاوہ پبلک ٹرانسپورٹ کا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ سیکنڈ ہینڈ جسے یہاں Pre-Owned کا کہتے ہیں آپ کو صرف ۲۰۰ ڈالر سے ۳۰۰ ڈالر تک مل جاتی ہے گاڑی کی انشونس لازمی ہے جو کہ ایک نئے بندے کے لئے ۷۰ ڈالر مہینہ تک ہوتی ہے۔

کھانے کے اوقات:

یہاں دن بہت چھوٹا ہوتا ہے، عموماً آٹھ سے چار۔ 10 بجے کافی بریک ہوتا ہے، 12:30 پر لنچ بریک اور رات کا کھانا (ڈنر) یہ لوگ ۴ سے ۶ بجے تک کر لیتے ہیں۔

Dont't Volunteer انفارمیشن:

U.S ایمبیسی سے لے کر امریکہ میں رہنے تک ایک بات یاد رکھیں کبھی بھی خود سے انفارمیشن نہ دیں جو پوچھا جائے اس کا سیدھا سیدھا، درست جواب دیں۔ جتنا زیادہ آپ اس ملک میں بولیں گے اتنے ہی نقصان میں رہیں گے۔ میں ایک جنرل بات کر رہا ہوں، exception ہر جگہ ممکن ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سفر:

سفر کا سستا ترین ذریعہ یہاں ہوائی جہاز ہیں، ٹرین میں یہاں سیاح یا امیر لوگ بیٹھتے ہیں۔ جہازوں کے ٹکٹ اگر آپ ۲۱ دن پہلے بک کروالیں تو وہ اصل قیمت سے ۸۰٪ تک رعایت میں مل جاتے ہیں۔ جہازوں کی بکنگ کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹس بہترین ہیں۔

یہاں آپ ٹکٹوں کی خریداری سے لے کر، جہاز میں اپنی نشست کی Selection تک اور اپنا بورڈنگ کارڈ پرنٹ کرنے تک سب کچھ آن لائن کر سکتے ہیں۔

www.expedia.com
www.orbitz.com
www.travelocity.com

کریگ لسٹ:

یونیورسٹی آف سدرن کیلی فورنیا، برکلے کے ایک طالب علم کی بنائی ہوئی ویب سائٹ میں آپ اپنا اشتہار مفت پوسٹ کر سکتے ہیں۔ آپ کو نئے دوستوں کی تلاش ہے یا مفت ٹی وی چاہیئے۔ کسی شہر میں رہنے کو جگہ چاہیئے یا نوکری کی تلاش، اس سائٹ پر آپ کو امریکہ کے ہر بڑے شہر سے متعلق معلومات اور رہنے والے لوگ مل جائیں گے۔

www.craighslist.com

یوٹیلٹی بلز:

یوٹیلٹی بلز یہاں کافی مہنگے ہوتے ہیں، اوسط ماہانہ بل لکھ رہا ہوں:

پانی = ۳۰ تا ۴۰ ڈالر مہینہ

بجلی = ۱۰۰ تا ۲۰۰ ڈالر مہینہ

انٹرنیٹ (DSL) ۵۴ ڈالر مہینہ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ٹی وی کیبل = ۲۰تا۵۰ڈالر مہینہ

ٹیلی فون = ۲۰تا۴۴ڈالر مہینہ

موبائل فون = ۴۰تا۱۰۰ڈالر مہینہ

یہودی:

امریکہ کے بزنس اور میڈیا پر بلاشبہ یہودی قابض ہیں۔ یہ لوگ داڑھی رکھتے ہیں، سر پہ چھوٹی سی کالی ٹوپی اور کالا لباس زیبِ تن کیا ہوتا ہے۔ ان کی مقدّس کتاب کو ''عہد نامہ قدیم'' کہا جاتا ہے جو کہ تورات کی تحریف شدہ شکل ہے۔

یہودیوں کی عید ''ہانیکا'' کہلاتی ہے اور ۸ موم بتیاں اس کی خاصی نشانی ہے۔ میری یہاں کافی یہودیوں سے ملاقات ہوئی، ان کی فلاسفی بڑی دلچسپ ہے، یہ لوگ انفرادی دوست اور اجتماعی دشمن ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی اکیلا یہودی آپ سے ملے گا تو ایسے بات کرے گا کہ فلسطینی لگے گا مگر اجتماعی طور پر یہ سب دشمن ہیں۔ بدقسمتی سے ہم پاکستانی انفرادی دشمن اور اجتماعی دوست ہیں۔ بچہ بچہ امریکہ کو گالیاں دے گا اور جنگ میں ہم Non-Nato اتحادی۔

گھر:

امریکہ میں لکڑی کے بنے ہوئے نازک گھر بہت مہنگے ہوتے ہیں، میلبورن جیسے شہر میں سنگل اِسٹوری دو بیڈ روم کے گھر ۲ سے ۳ لاکھ ڈالر میں تو نیویارک میں ۲ بیڈ روم کا فلیٹ ۵ لاکھ سے ۲ ملین تک کا آتا ہے۔

ساحلوں کے کنارے بنے ہوئے گھر اور بڑے بڑے رینچ تو کروڑوں ڈالر مالیت تک کے ہوتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

تمام گھر Centrally ایئر کنڈیشنڈ ہوتے ہیں اور Heating سسٹم بھی ہوتا ہے۔ اگر آپ کی فیملی میں ۳ سے زائد لوگ ہیں تو آپ ایک بیڈ روم والے گھر میں قانون کے مطابق نہیں رہ سکتے۔ نہ کوئی آپ کو کرایہ پر دے گا۔

گھر تو آپ Morgage پہ لے لیں جو عموماً ۲۵ سال کا ہوتا ہے یا کرایہ پر پیسے ایک ہی جاتے ہیں۔ چھوٹے شہروں میں ۲ بیڈ روم کے گھر کا کرایہ ۶۰۰ ڈالر سے شروع ہوتا ہے تو بڑے شہروں میں ۱۵۰۰ ڈالر ہے۔

عموماً ۶, ۵ طالبعلم مل کر ۶۰۰ والا گھر لے لیتے ہیں اور یوں انھیں بہت سستا پڑتا ہے کیونکہ یوٹیلٹی بلز ملا کے تو ۸۰۰ کے لگ بھگ پڑ جاتا ہے۔

ہاسٹلز میں Twin شیئرنگ کے ساتھ ۵۰۰ ڈالر مہینہ لیا جاتا ہے۔

گزارہ:

اگر آپ اکیلے طالبعلم میں اور کسی کے ساتھ رہ رہے ہیں تو ایک ہزار سے ۱۲۰۰ ڈالر میں آپ کا بہترین گزارہ ہو جاتا ہے، آپ پہ انحصار ہے آپ اسے ۵۰۰ سے ۲۰۰۰ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم گھر میں ۳ لوگ ہیں، بلز ملا کے ۳۰۰ ڈالر تک دینے ہوتے ہیں اور ۳۰۰ ہی کھانے پینے میں خرچ ہو جاتے ہیں، تو میرا تو خرچہ ۶۰۰ ڈالر میں آرام سے پورا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی فیملی والا ہے تو ۳ ہزار ڈالر مہینہ کافی ہوتے ہیں۔

تنخواہ:

امریکہ میں نچلے درجے یا بلیو کالر جاب میں تنخواہ گھنٹوں کے حساب سے ملتی ہے، آپ کی مرضی جتنا چاہیں کام کریں، کام بہت مل جاتا ہے۔ امریکہ میں قانونی طور پر کم از کم فی گھنٹہ اُجرت 5.5 ڈالر ہے۔ اگر آپ کسی ہوٹل وغیرہ میں ہیں یا تکنیکی کام میں مثلاً کمپیوٹر ہارڈ ویئر

Downloaded from Durr-e-Danish Library

وغیرہ میں تو یہ تنخواہ ۸ ڈالر سے ۵۰ ڈالر گھنٹہ تک ہو جاتی ہے۔ اچھے وکیل کی فیس ۴۰۰ ڈالر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ وکیل اور ڈاکٹر یہاں کا امیر ترین طبقہ ہے۔ تنخواہ ہر جمعے والے روز ملتی ہے۔

اگر آپ وائٹ کالر جاب کر رہے ہیں تو تنخواہ ہر ۱۵ دن میں ملتی ہے، ابتدائی کیریئر میں (عموماً کالج کی ۴ سال کی ڈگری کے بعد) عموماً آپ ۴۰ ہزار ڈالر سے شروع کرتے ہیں۔ ہائی اسکول کے بعد آپ ۲۰ ہزار سے ۲۵ ہزار کی رینج میں ہوتے ہیں سالانہ۔

پروفیسرز اور PhDs کی تنخواہ عموماً ۶۰ سے ۸۰ ہزار ڈالر سالانہ ہوتی ہے اور سینئر پوزیشن پر آپ ایک سے دو لاکھ تک سالانہ کما سکتے ہیں۔

اگر آپ کا اپنا بزنس ہے تو کوئی حد نہیں، نہ زیادہ کی، نہ کم کی۔

امریکی تہوار:

امریکی تہواروں کے نام اور تاریخیں مندرجہ ذیل ہیں:

نیو ایئر	یکم جنوری
مارٹن لیوتھر کنگ ڈے	۱۷ جنوری
لنکولن برتھ ڈے	۱۲ فروری
ویلنٹائن ڈے	۱۴ فروری
پریذیڈنٹ ڈے	۲۱ فروری
واشنگٹن برتھ ڈے	۲۲ فروری
ایڈمنسٹریٹر / پروفیشنلز ڈے	۲۷ اپریل
اور تھوڈاکس ایسٹر	یکم مئی
مدرز ڈے	۸ مئی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

آرمڈ فورس ڈے	۱۰ مئی
میموریل ڈے	۳۰ مئی کا آخری پیر
فلیگ ڈے	۱۴ جون
فادرز ڈے	۱۹ جون
یوم آزادی	۴ جولائی
یوم مزدور (لیبر ڈے)	۵ ستمبر
Patriot ڈے	۱۱ ستمبر
کولمبس ڈے	۱۰ اکتوبر
یوم کپور	۱۳ اکتوبر
قومی Boss ڈے	۱۶ اکتوبر
یونائیٹڈ Nations ڈے	۲۴ اکتوبر
Halloween	۳۱ اکتوبر
الیکشن ڈے	۳ نومبر
Vateren's ڈے	۸ نومبر
Thanksgiving	۲۴ نومبر (نومبر کی آخری جمعرات)
Pearl herbor ڈے	۷ دسمبر
کرسمس	۲۵ دسمبر
ہانیکا	۲۶ دسمبر

Downloaded from Durr-e-Danish Library

مارٹن لیوتھر کنگ امریکہ میں کالوں کے حقوق کا علمبردار تھا، انھیں امن کا نوبل پرائز بھی ملا۔ انھیں ۱۹۴۸ میں قتل کر دیا گیا تھا۔

ویلنٹائن ڈے تیسری صدی عیسوی کے پادری ویلنٹائن کے نام پر بنایا جاتا ہے جنھیں عشق کے بدلے جیل کاٹنی پڑی اور بالآخر سُولی پر چڑھا دیا گیا۔

تھینکس گونگ:

ہر سال نومبر کی آخری جمعرات کو منایا جانے والا تہوار، تھینکس گونگ امریکہ کے معدودے چند مذہبی تہواروں میں سے ایک ہے۔ ۱۶۲۱ سے شروع ہونے والا یہ تہوار آج تک بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ اصل میں یہ تہوار کھیتوں میں اچھی فصل کے ہونے پر خُدا کا شکر ادا کرنے کا نام ہے۔ تھینکس گونگ جیسے تہوار ہمیں تقریباً ہر کلچر اور مذہب میں ملتے ہیں خواہ وہ چائینز ہوں، یہودی، اہلِ مصر یا اہلِ یونان، سبھی لوگ اسی تہوار کو کسی نہ کسی نام سے مناتے ہیں۔ اہلِ مصر اسے ''مِن کا تہوار'' کہتے تھے مِن ان کے اس دیوتا کا نام تھا جو انھیں خوراک اور سبزی دیتا تھا، اس تہوار میں فرعون شریک ہوتا تھا اور پر تکلف کھانا اور ناچ گانا ہوتا تھا۔ Herbew / یہودی لوگ اسے اپنے کلینڈر کے مہینے تشری کی ۱۵ ویں تاریخ کو مناتے ہیں اور اسے Hogha succot اور Hogha Asof (ہگہ سکوت، ہگہ آصف) کے نام سے جانتے ہیں۔

چائینز اسے آٹھویں مہینے کی ۱۵ ویں تاریخ کو مناتے ہیں اور اسے چونگ چوئی کہتے ہیں۔ اِس دن اور دوسری چیزوں کے علاوہ چائنا میں اس دن چاند کی شکل کے ''Moon Cake'' ضرور کھائے جاتے ہیں ان کا رنگ پیلا ہوتا ہے اور ان پر خرگوش بنا ہوتا ہے۔ اہلِ یونان اسے گندم کے دیوتا ڈیمیسٹر کے نام پر خزاں کے شروع میں مناتے ہیں اور اسے فیسٹول آف

Downloaded from Durr-e-Danish Library

Thesmophoria کہتے ہیں۔اور Romons اسے اپنے دیوتا Cerelia کے نام پر ۱۴ اکتوبر کو مناتے ہیں۔ کینیڈا میں تھینکس گونگ اکتوبر کے دوسرے پیر کو منایا جاتا ہے۔

۱۸۱۷ء میں پہلی بار نیویارک اسٹیٹ نے اسے سالانہ تہوار کے طور پر تسلیم کیا۔امریکہ میں تھینکس گونگ پر Turkey کا گوشت، اور Pumpkin pie لازمی چیزیں ہیں۔ مزید Pumpkin کو اندر سے خالی کر کے اس میں آنکھیں منہ بنا کے موم بتی جلائی جاتی ہے اور اسے Jack-o-lantern کہتے ہیں۔

امریکن اس دن کھانا اپنے والدین کے ساتھ کھاتے ہیں۔

کینیڈا کیسے جائیں:

امریکہ سے کینیڈا جانا بہت آسان ہے، اگر آپ کے پاس گرین کارڈ ہے تو ویزہ کی بھی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کے پاس گرین کارڈ نہیں ہے تو اپنی اسٹیٹ کی کینیڈین ایمبسی کو فارم بھر کے USPS یا Fedex سے ۶۵ ڈالر کے منی آرڈر کے ساتھ بھجوادیں، ۴ سے ۶ روز میں آپ کا پاسپورٹ ویزہ لگ کر آجائے گا۔

فلوریڈا والے نیویارک میں واقع کینیڈین ایمبسی کو فارمز بھیجتے ہیں۔ فارم اور دیگر تفصیلات آپ کو مندرجہ ذیل ویب سائٹ سے مل جائیں گی اور کینیڈین ایمبسی کا پتہ یہ ہے۔ (نیز ویزہ کے لئے ۹۹ فیصد انٹرویو نہیں ہوتا) میرا ویزہ چوتھے دن آگیا تھا، وزٹ ویزہ ۶ ماہ کا ملتا ہے۔

۱۲۵۱ Avenue of the Americans (50th street)
New York, NY 10019
Tel: (212) 596 - 1628
www.cic.gc.ca/english/applications/visa.html

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کینیڈا کا ٹکٹ کتنے کا آتا ہے اس بات کا انحصار اس پر ہے کہ آپ کہاں ہیں اور کہاں جانا چاہ رہے ہیں۔ نیویارک سے ٹورنٹو کا بس کا ٹکٹ صرف ۴۰ ڈالر کا ہے۔ میں فلوریڈا سے Calgary گیا تھا (تقریباً ۱۰ گھنٹوں کی فلائٹ) میرا ٹکٹ ۴۲۳ ڈالر کا آیا تھا۔

بس سروس:

جس طرح پاکستان میں بلیو لائینز کی بسیں چلتی ہیں اسی طرح یہاں بھی بس سروس ہے جسے آپ عموماً قریبی شہروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ کافی سستی ہوتی ہیں۔ آپ آن لائن ٹکٹ لے سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھیئے:

www.greyhound.com

سانتا کلاز مر گیا:

سانتا کلاز لال کپڑوں میں ملبوس، پھندنے والی ٹوپی اور سفید داڑھی والا وہ خیالی کردار ہے جو اُڑنے والے گھوڑے پہ بیٹھ کر ہر سال بچوں کے لئے تحفے لاتا ہے۔ گذشتہ کرسمس پر میں گھر جا رہا تھا کہ رات پڑوسی کے بچے روڈ پہ بیٹھے ملے، میں نے پوچھا کیا کر رہے ہو تو کہنے لگے کہ سانتا کلاز کا انتظار کر رہے ہیں میں نے کہا کہ وہ اپنے گھوڑے سے پھسل گیا تھا اس کا انتقال ہو گیا گھر چلے جاؤ وہ بے چارے روتے ہوئے چلے گئے کچھ دیر بعد اس کے ماں باپ غصّے میں بھرے میرے پاس آ گئے کہ تم نے بچوں سے کیا کہا ہے اور کیوں کہا ہے تو میں نے جواب دیا کہ مجھے سانتا کلاز پسند نہیں، بچوں کے لئے تحفے ہم خریدیں، تکیوں کے نیچے ہم چھپائیں اور سارا کریڈٹ وہ بڈھا لے جائے۔ اسی لئے میں نے مار دیا گھوڑے سے گرا کر اُسے۔ وہ لوگ مجھے بُرا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

U.K کا ویزہ:

USA سے UK کا ویزہ لینا بھی بہت آسان ہے، مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر جائیں آن لائن فارم جمع کروائیں، پاسپورٹ بھیجیں اور ویزہ آپ کے گھر پہ۔

www.britainUSA.com

Quixtar:

Quixtar امریکہ میں پایا جانے والا وہ Scam ہے جو ہر نووارد کو ایک بار ضرور لگتا ہے کوئی جلدی بچ جاتا ہے کوئی دیر سے۔

Quixtar اور BWW کے نام سے آپ سے بہت لوگ رابطہ کریں گے یہ آپ کو Independent Business Owner یا IBO کے نام سے ہرے ہرے باغ دکھائیں گے، لالچ دیں گے اور ایک بار آپ اسی ملٹی لیول مارکیٹنگ (جو کہ غیر قانونی بھی ہے) میں پھنس گئے تو پھنستے ہی چلے جائیں گے۔

یہ آپ سے فرسٹ ٹائم رجسٹریشن فیس کے نام پر ۳۰۰ ڈالر لے لیں گے پھر آپ ان کی Products خریدیں، مارکیٹنگ کریں، نئے میمبرز بنائیں، نئے لوگوں کو لوٹیں اور کمیشن کمائیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سیاحت

یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ:

۵۰ ریاستوں پر مشتمل یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ بلاشبہ دنیا بھر میں ایک diverse ملک ہے، یہاں پہاڑ بھی ہیں اور جھرنے بھی، گرم ساحل بھی ہیں اور برف کے گلیشیئرز بھی۔ مزید تفصیل سے پہلے میں ذیل میں آپ کو امریکہ کی ریاستوں کے نام، اُن کے دو حرفی تخلّصی اور راجدھانی کے نام اور آبادی کے اعتبار سے امریکہ میں اُن کا نمبر بتا رہا ہوں۔

State	2-Characters	Capital	Number (Population wise)
ALABAMA	AL	Montgomery	23rd
ALASKA	AK	Juneau	47th
ARIZONA	AZ	Phoenix	20th
ARKANSAS	AR	Little Rock	33rd
CALIFORNIA	CA	Sacraments	1st
COLORADO	CO	Denver	24th
CONNECTICNT	CT	Hartford	29th
DELAWARE	DE	Dover	45th
Florida	FL	Tallahassee	4th

Downloaded from Durr-e-Danish Library

State	2-Characters	Capital	Number (Population wise)
Georgia	GA	Atlanta	10th
Hawaii	HI	Honolulu	42nd
IDAHO	ID	Boise	39th
ILLINOIS	IL	Springfield	5
Indiana	IN	Indianapolis	14
Iowa	IA	Des Moines	30
KANSAS	KS	Topeka	32
Kentucky	KY	Frankfort	25
Louisiana	LA	Baton Rougue	22nd
Maine	ME	Augusta	40
Mary Land	MD	Annapolis	19
Massachusetts	MA	Boston	13
Michigan	MI	Lansing	8
Minnesota	MN	St. Paul	21
Mississippi	MS	Jackson	31
Missousi	MO	Jafferson City	17
Montana	MT	Helena	44
Nebraska	NE	Lincoln	38
Nevada	NV	Carson City	35

Downloaded from Durr-e-Danish Library

State	2-Characters	Capital	Number (Population wise)
New Hampshire	NH	Concord	41
New Jersey	NJ	Trenton	9
New Mexico	NM	Santa Fe	36
New York	NY	Albany	3rd
North Carolina	NC	Raleigh	11
North Dakota	ND	Bismarck	48
OHIO	OH	Columbus	7
OKLAHOMA	OK	Oklahoma City	28
Oregon	OR	Salem	27
Pennsylvenia	PA	Harrisburg	6
Rhode Island	RI	Providence	43
South Carolina	SC	Columbia	26
South Dakota	SD	Pierre	46
Tennenee	TN	Nashvills	16
Texas	TX	Austin	2nd
UTAH	UT	Selt leke City	34
Vermont	VT	Montpelier	49
Virginia	VA	Richmond	12

Downloaded from Durr-e-Danish Library

State	2-Characters	Capital	Number (Population wise)
Washington	WA	Olympia	15
West Virginia	WV	Charleston	37
Wisconsin	WI	Madison	18
Wyoming	WY	Cheyenne	50
Washington D.C			
U.S Capital			

Downloaded from Durr-e-Danish Library

:Puetro Rico

پوٹرو ریکو US کا من ویلتھ ریاست کہلاتی ہے، اس کے شہری U.S کے قانون کے تحت چلتے ہیں اور ریاست کا گورنر فیصلے کرتا ہے۔ مگر اس کے شہری الیکشن میں ووٹ نہیں ڈال سکتے۔ بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ اسے یو ایس اسٹیٹ بنا لیا جائے۔ ان ۵۰ ریاستوں کو ۸ حصّوں میں بانٹا گیا ہے۔

1- Pacific: الاسکا، ہوائی، واشنگٹن، کیلی فورنیا اور اوریگن

2- Rocky Mountain: کولوراڈو، ایڈاھو، مونٹانا، وایومنگ اور اُتھاہ

3- South West: ایری زونا، نیو میکسیکو، نیوادا اور ٹیکساس

4- Plains: نارتھ ڈکوتا، ساؤتھ ڈکوتا، نیبراسکا، کنساس، اوکلاہوما

5- Midwest: الیناؤ، انڈیانا، آئی اوا، مشی گن، منی سوٹا، مسوری، اہائیو، اور وس کون سن

6- Sout: ارکنساس، الاباما، فلوریڈا، جارجیا، کین ٹکی، لوسیانا، مسی پسی، نارتھ کیرولینا، ساؤتھ کیرولینا، تینی سی، ویسٹ ورجینیا اور ورجینیا

7- Mid-Atlantic: ڈیلاویئر، نیویارک، نیوجرسی، پنسلوانیا، میری لینڈ، واشنگٹن اور (DC۔ ڈسٹرک آف کولمبیا۔ دارالحکومت)

8- New England: مین، ورمونٹ، نیو ہمشائر، مساچوئیس، روڈ آئی لینڈ اور کنیکٹی کٹ۔

فلوریڈا:

آیئے سیاحت کا یہ سفر ریاست فلوریڈا سے شروع کرتے ہیں:

Downloaded from Durr-e-Danish Library

فلوریڈا امریکہ کی Southern اسٹیٹ ہے، اسے سن شائن اسٹیٹ بھی کہا جاتا ہے۔ اورنج یہاں کا مقامی پھل ہے اور کثیر تعداد میں ہوتا ہے۔ ۱۵ ملین آبادی کی اس ریاست میں ہر سال اس کی آبادی سے ۳ گنا زیادہ سیّاح آتے ہیں جس کی بڑی وجہ والٹ ڈزنی ورلڈ، یونیورسل اسٹوڈیوز، سی ورلڈ اور کینڈی اسپیس سینٹر ہیں۔ فلوریڈا Spanish زبان کا لفظ ہے جس کے معنی Flowery کے ہیں۔ ۱۵۱۳ء میں جب یہاں اسپین والوں کے قدم پڑے اور انھوں نے ہر جگہ پھول اور ہریالی دیکھی تو اس کا نام فلوریڈا رکھ دیا۔ اس ریاست کے گورنر جارج بش کے بھائی، جیف ڈبلیو بش ہیں۔ تیلاہاسی یہاں کا دارالحکومت اور جیکسن وِل سب سے بڑا شہر ہے۔

یہاں کی Per Capita آمدنی ۳۰،۰۹۸ ڈالر ہے اور یہ ریاست ہری کین یا سمندری طوفانوں کی وجہ سے بھی مشہور ہے، ہری کین سیزن ہر سال جولائی سے نومبر تک ہوتا ہے۔

اس ریاست میں ۸۲٪ فیصد لوگ عیسائی ہیں، ۱۳ فیصد کا کوئی مذہب نہیں ہے اور ایک فیصد سے کچھ کم مسلمان ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھیئے:

www.stateofflorida.com
www,myflorida.com
www.visitflorida.com

سی ورلڈ Sea World:

ڈزنی ورلڈ اور یونیورسٹل اسٹوڈیوز کے بیچ میں واقع سی ورلڈ دیکھنے کے لئے لوگ دُنیا بھر سے اورلینڈو، فلوریڈا آتے ہیں۔ سی ورلڈ میں آپ کو بہت سارے جھولے وغیرہ نہیں ملیں گے، یہاں آپ کا واسطہ سمندری مخلوق سے پڑے گا جس میں شارک، وہیلز، سیل، ڈولفن اور پینگوئن قابل ذکر ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سی ورلڈ کے اس عظیم الشان پارک کو دیکھنے کے لئے ایک دن ناکافی ہی ہوتا ہے۔ ہم نے کوئی ۹ گھنٹے گزارے مگر پھر بھی کچھ Attractions رہ ہی گئیں۔ گیٹ پر پہنچتے ہی ایک لمبی لائن سے واسطہ پڑا اور پہلی بار USA میں پاکستان میں بجلی کا بِل بھروانے کا منظر یاد آیا۔ ایک دن کا ٹکٹ ۵۹ ڈالر کا اور سال بھر کا ۶۴ ڈالر کا تھا تو ہم نے سال بھر کا ہی لے لیا۔

اندر داخل ہوتے ہی پہلا واسطہ شامو سے پڑا، یہ یہاں کی کلر وہیلز ہیں، ان ۶ وہیلز کو مشترکہ طور پر شامو کہا جاتا ہے۔ ان کا شو ۳۵ منٹ کا ہوتا ہے جس میں ۶ ہزار پاؤنڈ وزنی مخلوق اچھل اچھل کے وہ وہ کرتب دکھاتی ہے کہ بصارت پر سے یقین اُٹھ جائے، مزید یہ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں پر خُوب پانی بھی اُڑاتی ہیں، اگر آپ کو بِن بادل برسات سے بچنا ہے تو کم از کم اسٹیڈیم میں ۱۴ قطاروں سے اوپر بیٹھیں کیونکہ ۱۴ قطاروں تک پانی بخوبی آجاتا ہے۔

آگے بڑھے تو برف پہ چلنے کی Simulation کا زون تھا جسے Wild Arctic کا نام دیا گیا ہے، لمبی قطاروں کو دیکھ کر آگے بڑھے تو نائیٹس تھیٹر پہ جا کے رُکے، یہ ایک سرکس کی طرح کا شو ہوتا ہے، لگتا ہے کہ اس حال میں gravity ہی نہیں ہے، شو کا ہر ہر کیریکٹر جیسے اُڑ ہی رہا ہوتا ہے بہت خوبصورت شو ہوتا ہے، خصوصاً اسپرنگ والا آدمی تو اپنی مثال آپ ہے۔

آگے چلے تو Clydasdek Helmet نامی اصطبل آگیا، یہاں بہت ہی شاندار گھوڑے کھڑے تھے جن کے نام Prince, Bud اور Classic تھے، یہ ویسے ہی گھوڑے تھے جیسے فلموں میں ہوتے ہیں، لمبے چوڑے، بالوں والے، کچھ آگے خاصا رش نظر آیا اور لوگوں کی آوازیں آئیں ''how lovely'' اور ''how cute'' وغیرہ میں بھاگا بھاگا وہاں پہنچا تو وہ سب لوگ گدھے کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے، سمجھ میں نہیں آیا کہ گدھا کون ہے، اس بار میں نے گدھے کی بجائے ان لوگوں کی ہی تصویر بنا ڈالی، کتنے خوش نصیب ہیں ہم لوگ کہ یہ موصوف پاکستان میں سڑکوں سے لے کر اسمبلیوں تک ہر جگہ مل جاتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

گدھے کی قسمت پہ رشک کرتے ہوئے ہم Sea Lion کے ایریا میں آ گئے، یہاں سیل بحری قزاقوں کے ساتھ خزانے کا نقشہ ڈھونڈنے میں مصروف تھی اور اپنی زبان میں بولے بھی جا رہی تھی، ہر بات پہ گردن بھی ہلا دیتی تھی جیسے کہہ رہی ہو کہ ''ہاں، میں نے ہی کیا ہے''۔(شاید پاکستان پولیس نے ٹرین کیا تھا اُسے)

آگے چلے تو شارک انڈر واٹر گرل میں قدم رکھا، یہاں لوگ بیٹھے ہوئے شارکس کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، شارکس بڑے سے گلاس کے پیچھے تھیں۔ اس سے کچھ آگے underwater view میں پہنچ گئے، یہ پانی کے بیچ میں ایک موٹی سی ٹیوب ہے، جب آپ اس میں سے گزرتے ہیں تو لگتا ہے کہ سمندر میں سے گزر رہے ہیں اوپر نیچے دائیں بائیں قسم قسم کی مچھلیاں ہوتی ہیں، اس ٹیوب پر ۳۷۲ ہاتھیوں جتنا وزن ہوتا ہے۔

مزید آگے بڑھے تو ''Kraken'' نام کی خوفناک سی رولر کوسٹر آ گئی، اُس کے نیچے بہت سارے ڈائنوسارز کے انڈے پڑے ہوئے تھے اور لکھا تھا کہ انڈوں کو ہاتھ لگایا تو ڈائنوسار کو غصّہ آ جائے گا، یہی ڈائنوسار رولر کاسٹر Ride تھی۔ اتنی خوفناک Ride کو دیکھ کر میرے تو بارش میں ہی پسینے چھوٹ گئے، میں تو نہیں بیٹھا میری بیوی بیٹھ گئی۔

اس سے آگے جیول آف دی Sea کے نام سے بڑا سارا مچھلیوں کا اکیورم تھا اور Journey to Atlantis کے نام سے پانی کی Ride، وہ تو بھلا ہو ہری کین کی پیشن گوئی کا کہ Ride بند کر دی گئی ورنہ میں تو مردانگی پہ طعنہ سن کے بیٹھنے کا فیصلہ کر ہی چکا تھا۔

اس سے آگے Pets Ahoy! نام کا زون آ گیا، یہاں Pets شیلٹر سے بچائے جانے والے چوپایوں کو خصوصی طور پر ٹرین کیا جاتا ہے وہ اچھلتے کودتے اور کامیڈی ٹرکس کرتے ہیں ان میں گھوڑے، کتے، بلی، چوہے، سور سبھی ہوتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

اس سے آگے ''ڈولفن نرسری'' تھی جہاں ڈولفن رقص میں مصروف تھیں۔ سائیڈ پر پینگوئن view تھا، یہاں گلاس کے اندر کا درجہ حرارت منفی ایک سینٹی گریڈ، پانی کا ۷ ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے اور ان پینگوئن پر دن بھر میں ۲۷۰۰ کلو گرام برف پھینکی جاتی ہے۔

آخر میں ۴۰۰ فٹ بلند اسکائی ٹاور تھا جہاں سے آپ پورے سی ورلڈ کا نظارہ کر سکتے ہیں۔

سی ورلڈ کے باہر ڈسکوری Cave ہے جہاں آپ مختلف ریٹس پر مختلف چیزیں کر سکتے ہیں مثلاً Unlimited تفریح کے لئے ۵۰۰ ڈالر، شارکس کے ساتھ سوئمنگ کے ۱۵۰ ڈالر، ڈولفن کے ساتھ کھیلنے کے ۱۰۰ ڈالر وغیرہ، یہاں صرف پہلے ایک ہزار لوگوں کو داخلہ ملتا ہے۔

دل تو بہت چاہا مگر ۵۰۰ ڈالر کا سُن کے سوچا کہ گھر جا کر خُود ہی ڈولفن بن کر ناچ لوں گا۔ واپسی پر انٹرنیشنل ڈرائیو سے گزرے تو ''ونڈر ورکس'' Pointe Orlando نام کی بلڈنگ دیکھی، یہ ایک چھوٹا سا سائنس میوزیم ہے، مگر پوری بلڈنگ upside down یعنی اُلٹی بنی ہوئی ہے۔

اور یوں یہ سفر ختم ہوا۔

مزید معلومات کے لئے دیکھیئے:

www.seaworld.com
www.wonderworksonline.com

Downloaded from Durr-e-Danish Library

یونیورسل اسٹوڈیوز:

Halloween کے زیرِ اثر ہر سال ریاست فلوریڈا میں مختلف جگہوں پر ہیلووین ہارر نائٹ کا انعقاد ہوتا ہے۔ اسی طرح کا ایک اہتمام یونیورسل اسٹوڈیو اور لینڈ و میں کیا گیا، اور تاکید کی گئی کہ بچوں کو نہ لائیں اور کسی کاسٹیوم یا ماسک کے بغیر آئیں۔

یونیورسل اسٹوڈیو کو دیکھنے کا شوق تو پاکستان سے ہی تھا لہذا ہم نے بھی یونیورسٹی کے مشترکہ ٹور کا ٹکٹ لے لیا۔ میلبورن سے کوئی ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد جب یونیورسل اسٹوڈیو پہنچے تو وہاں گاڑیوں کا اتنا رش تھا کہ لگتا تھا پورا امریکہ ہی آگیا ہے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ایک رات کا ٹکٹ ۸۰ ڈالر کا ہے خیر ہمارے ٹیکٹ تو یونیورسٹی پہلے ہی لے چکی تھی اور ہمیں ٹرانسپورٹ، کھانا سب ملا کے صرف ۳۰ ڈالر ہی دینے پڑے تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ پارک کے دو حصّے ہیں، ایک کو ''یونیورسل اسٹوڈیوز'' اور دوسرے کو ''Island of Adventure'' کہتے ہیں اور ڈراؤنی رات کا اہتمام ''Island of Adventure'' میں کیا گیا ہے۔ فیملی والے حضرات یونیورسل اسٹوڈیو اور نوجوان حضرات Horror Night کی طرف مڑنے لگے، میں بھی ڈراؤنی رات والے حصّے کی طرف ہی چل پڑا۔

امریکہ میں فیملی والے حضرات کا آپس میں تعلق ''برادرانہ'' لگتا ہے، میاں بیوی ساتھ بیٹھے ہیں مگر میاں مشرق میں اور بیوی مغرب میں دیکھ رہی ہے اور بچے شمال سے جنوب میں بھاگ رہے ہیں۔ جبکہ نوجوان کا تعلق اس کتاب کے اسکوپ سے باہر ہے، ورنہ خصوصی اجازت لینا پڑے گی چھپوانے سے پہلے۔ یہاں ایک فارمولا اور پتہ چلا کہ آپ اسکرٹ کی لمبائی دیکھ کے عُمر بتا سکتے ہیں، جی ہاں! جتنی لمبی اسکرٹ، اتنی ہی زیادہ عُمر۔ ہے نا کمال کی بات!

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک مشین سے پالا پڑا جو کہ مصنوعی آسمانی بجلیاں پیدا کر رہی تھیں، ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا اور آسمان پر روحیں ناچتی نظر آ رہی تھیں، زندگی میں آئینہ اتنی بار دیکھا ہے کہ اب ان چیزوں سے ڈر نہیں لگتا مگر امریکن ایک نمبر کے ڈرپوک ہیں۔ اچانک ایک لمبی لمبی مصنوعی ٹانگیں لگائے اور جسم پر عجیب و غریب ماسک پہنے (جلدی میں شاید وہ کپڑے پہننا بھول ہی گئی تھی) عورت سامنے آ گئی اور آس پاس کے لوگوں نے چیخیں مار دیں، میں نے ایک نظر دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا، کیونکہ اسلام میں دوسری نظر کی اجازت نہیں اور پہلی ''معاف'' ہے، بہر حال وہ ڈراؤنی نہیں تھی۔ آگے بہت ساری Rides تھیں جن میں اسپائیڈر مین، Shrek, Hulk، ممّی خاص تھیں، ان Rides میں انھی فلموں کے مختلف مقامات کی ڈیکوریشن اور میوزک سے عکاسی کی گئی تھی، میں تو ہمیشہ سے ہی جھولوں کا مخالف رہا ہو، خواب میں بھی جھولوں میں نہیں بیٹھتا تو ان آسمان سے باتیں کرتی ہوئی Rides میں کیونکر بیٹھتا۔ یہاں پارکوں میں Rides کا الگ الگ ٹکٹ نہیں ہوتا، آپ صرف گیٹ پر ٹکٹ دیتے ہیں پھر اندر ساری Attractions مفت ہوتی ہیں۔

اگلے حصّے میں ایک بُھوت بنگلہ تھا جس کے باہر ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر کوئی آدھا درجن فوبیا لکھے ہوئے تھے مثلاً اگر آپ کو دھوئیں سے الرجی ہے تو اندر مت جائیں۔

اندھیرے سے ڈر لگتا ہے تو مت جائیں، گہرائی سے ڈر لگتا ہے تو مت جائیں، اونچائی سے خوفزدہ ہوں تو مت جائیں، بند کمرے سے الرجی ہے تو مت جائیں، اندھیرے میں کچھ ہوتا ہے تو مت جائیں وغیرہ وغیرہ۔

میں کافی دیر تک پڑھتا رہا پھر پریشان ہو کر بیٹھ گیا، گھوم پھر کر ۶ میں سے ۴ فوبیا مجھ میں تھے۔ یااللہ گھومنے آیا تھا، یہ ۴، ۴ نئی بیماریاں لے کر جا رہا ہوں، اسی افسردگی کے عالم میں

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سامنے بیٹھے ہوئے حضرت نے بات کو بھانپتے ہوئے مشورہ دیا کہ اگر یہاں گھومنا اور انجوائے کرنا ہے تو بورڈز کو نہ پڑھو۔

مشورہ کافی اچھا لگا اور میں چلا گیا بھوت بنگلے میں، ۳، ۳ کر کے لوگوں کو بھیج رہے تھے، پہلے کمرے میں دیواریں پچک گئیں، دوسرے میں زمین اُلٹی ہو گئی تو تیسرے میں سر کٹا شیطان آگیا، ساتھ ساتھ روحوں کی مدح سرائی بھی جاری رہی، خیر پیچ در پیچ راستوں سے گزرتے ہوئے ہم باہر آگئے، ڈراؤنا تو کچھ بھی نہیں تھا۔ دراصل ڈرنے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، (ساتھ والے لوگ جو چیخیں مار مار کے مر رہے تھے) انھوں نے پوچھا کہ آپ نے کوئی شور نہ مچایا، بڑے بہادر ہیں آپ، میں نے ان سے کہا کہ جناب میری چیخ اگر نکل سکتی تو ضرور مارتا، میری تو آواز ہی غائب ہو گئی تھی۔

آگے طرح طرح کی چیزوں کی دُکانیں تھیں، میں ایک دکان سے کوک لے رہا تھا کہ ایک صاحب آکر مخاطب ہوئے دکاندار سے ''جی Pampers ہیں آپ کے پاس'' وہ شاید بھوت بنگلے میں جانے کی تیاری کر رہے تھے جو میں نے نہیں کی تھی، خیر چھوڑیں۔ اس سے آگے دو کالی خواتین نظر آئیں جنھوں نے چڑیلوں کا میک اپ کیا ہوا تھا اور مصری دھن پر بھوتوں کا ڈانس کر رہی تھیں۔ جسم پر لباس کی بجائے لمبی لمبی نیلی پٹیاں پہنی ہوئی تھیں اور سامنے ایک بڑا سے پنکھا چل رہا تھا، ایک (غالباً ہندوستانی) بزرگ کافی دیر سے یہ پٹیوں کا ڈانس دیکھ رہے تھے مجھ سے رہا نہ گیا تو میں نے ان کے کان میں سرگوشی کی

''باباجی! یہ پنکھا فکسڈ ہے، یہ پٹیاں اس سے زیادہ نہیں اُڑیں گی، آگے چلیں'' یہ کہہ کر میں آگے چل دیا، وہ بزرگ بھی چلے گئے، شاید بات سمجھ میں آگئی تھی۔

آگے بڑھا تو ایک اور لمبی ٹانگوں والی لڑکی نظر آئی جو لوگوں کے ساتھ تصویریں کھنچوا رہی تھی، میں نے جلدی سے اپنا ڈیجیٹل کیمرہ نکالا مگر مسئلہ یہ تھا کہ میری تصویر کھینچے گا کون؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ایک محترمہ نظر آئیں، میں نے کیمرہ انھیں دیا اور خود ٹانگوں کے ساتھ (لڑکی تو کافی اوپر تھی نا) کھڑا ہو گیا۔ دو تصویریں کھینچیں، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ محترمہ پارک کی ہائر کردہ فوٹو گرافر تھیں، ایک تصویر میرے اور دوسری اپنے کیمرے سے کھینچی تھیں۔ ایک ٹکٹ دے کر کہنے لگیں کہ تصویر گیٹ سے لے لیجئے گا ۲۰ منٹ میں ۲۰ ڈالر دے کر۔ اور میں ابھی اُن کے لئے مناسب الفاظ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ بھیڑ میں غائب ہو گئیں۔

کافی تھک گیا تھا لہذا کونے میں بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد ایک صاحب برابر میں آکر بیٹھے اور پھر ایک محترمہ (جنھیں شاید اندھیرے میں نظر نہیں آتا ہو گا) ان کی گود میں۔ اب میں یہاں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

پارک سے باہر نکل آیا، یہ جگہ Citywalk کہلاتی ہے یہاں زیادہ تر کھانے پینے کی دُکانیں اور اسٹالز ہیں، بڑی مشکل سے Vegeterian اسٹال ملا تو کھانا کھایا۔

یہاں ایک کلب تھا "Grouvers" کے نام کا، اندر کوئی صاحبہ گانا گا رہی تھیں اور باقی شائقین اچھل رہے تھے، ابھی اتنا ہی دیکھا تھا (اچک اچک کے) کہ دروازہ بند ہو گیا، میں نے جانے کے لئے قدم بڑھایا ہی تھا کہ گارڈ نے روک لیا اور کہا کہ ۲۱ سال سے زائد عمر کا پروف دکھاؤ۔ اب پاسپورٹ لئے لئے تو میں گھومتا تھا نہیں، بڑی منّت کی مگر اس نے جانے نہ دیا۔ میں نے افسردہ ہو کر ڈرامہ کی طرف راہ لی۔ یہ ایک Stadium کی طرح کا گراؤنڈ تھا، ڈرامہ شروع ہوا، اس ڈرامے میں ہیری پوٹر، Hulk, Shrek اسپائڈر مین، بلیک Cat، سپر مین، Men in Black، Dr. evil سے لے کر جارج بش اور جان کیری تک سارے کیریکٹرز تھے۔ تمام تر مذاق کا موضوع سیکس سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا رہا اور ڈرامہ ختم۔ شائقین کا ہنس ہنس کر بُرا حال اور میں ہونقوں کی طرح بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

امریکن مذاق کو سمجھنا مجھے سب سے مشکل لگتا ہے۔

اس طرح ۴ گھنٹوں کے بعد یہ ٹور ختم ہوا اور میں نے واپسی کی راہ لی۔ اگر آپ کبھی امریکہ آئیں تو ضرور جایئے گا، بچوں کو بھی لے جایئے گا (کیونکہ واپسی تک وہ بڑے ہو چکے ہوں گے)۔

مزید معلومات کے لئے دیکھیئے:

www.universalorlando.com

فلوریڈا سولر انرجی سینٹر:

کوکوا فلوریڈا میں قائم فلوریڈا سولر انرجی سینٹر امریکہ کا سب سے بڑا Renewable انرجی سینٹر ہے۔ یہ یونیورسٹی آف سینٹرل فلوریڈا UCF کا ذیلی ادارہ ہے۔ یہاں ہائیڈروجن انرجی سسٹم، Attractive اور فیول سیل ریسرچ، Photovoltaics بلڈنگ اور میٹریل سائنسز پر ریسرچ ہوتی ہے۔ ہمارے ٹور کے دوران انھوں نے ہمیں ہائیڈروجن کی مدد سے مصنوعی راکٹ اُڑا کر دکھایا تھا۔ مزید یہ لوگ گھروں میں بجلی کے خرچے کو بچانے کے لئے سولر پلانٹ بھی لگاتے ہیں مگر ہری کین کی وجہ سے ان کا سارا کام چوپٹ ہو جاتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے دیکھیئے:

www.fsec.ucf.edu

کینیڈی اسپیس سینٹر:

ناسا کا لانچنگ پیڈ، کینڈی اسپیس سینٹر کیپ کین ایورل سے ملحق اور لینڈو کے تفریحی مقامات سے صرف ۴۵ منٹ کی دوری پر اور ہماری یونیورسٹی فلوریڈا ٹیک سے ۵ منٹ کی ڈرائیو پر کینڈی اسپیس سینٹر آپ کے لئے بہترین تفریحی مقام ہے۔ یہاں سے آپ خلائی جہازوں کی لانچنگ بھی دیکھ سکتے ہیں ہم نے یہاں ڈیلٹا I- راکٹ کی لانچنگ دیکھی تھی۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

پورے دن کا ٹکٹ ۳۰ ڈالر کا ہے، سب سے پہلے آپ کا واسطے Astronaut Hall of Fame سے پڑتا ہے جس میں مشہور خلا بازوں کے کارناموں کی تفصیلات اور تصویریں آویزاں ہیں۔ پھر آپ شٹل میں بیٹھ کر دوسرے حصّوں کی طرف بڑھتے ہیں، انڈین ریور کو کراس کرتے ہی آپ Visitor complex میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہاں ڈرائیور نے ہمیں کام کی باتیں باتیں مثلاً کہ KSC میں ۱۵۰۰ سے زائد خفیہ کیمرے لگے ہوئے ہیں لہذا ہر وقت مسکراتے رہیں۔ KSC میں کم از کم ۵ ہزار مگرمچھ موجود ہیں، کبھی بھی ان کے سامنے نہ جائیں کیونکہ یہ شروع کے ۵۰ میٹر تک کسی تیز رفتار گھوڑے کی طرح بھاگ سکتے ہیں اور درخت پر بھی چڑھ سکتے ہیں، اسی لئے میں نے سوچ لیا کہ میں ۵۱ میٹر سے مگرمچھ کو دیکھوں گا۔ اسی اثناء میں ہماری بس روکنی پڑی کیونکہ ایک مگرمچھ صاحب روڈ کراس کر رہے تھے۔

وزیٹرز کمپلیکس میں ایجوکیشن سینٹر، راکٹ میوزیم، مشن ٹو مارس، میڈ ایسٹرانٹ، روبوٹ اسکاؤٹس، گفٹ شاپ اور IMAX تھیٹر کام کی چیزیں ہیں۔ IMAX تھیٹر ایک تھری ڈی سینما ہے جو آپ کو مخصوص چشمہ لگا کر دیکھنا پڑتا ہے۔ گفٹ شاپ میں ۱۹۳۰ء، ۱۹۵۰ء کے اخبارات مل رہے تھے جس میں ناسا کے شروع شروع کے مشنز کی خبریں تھیں، ایک اخبار کی قیمت ۱۵ ڈالر تھی۔ یہاں سے آپ خلا بازوں کے کپڑوں سے لے کر چاند کے پتھروں تک ہر چیز خرید سکتے ہیں۔

اس سے آگے انٹرنیشنل اسپیس سینٹر ہے جہاں سے آپ براہِ راست خلائی جہازوں کی پرواز دیکھ سکتے ہیں۔

آگے بڑھیں تو آپ شٹل Facilities اور ایئر فورس میوزیم دیکھ سکیں گے۔ ان تمام سہولیات و مناظر کو لکھ دینے سے آپ ان سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے، لہذا تصویروں میں ان مناظر کو دیکھیئے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

مزید معلومات کے لئے:

www.kennedyspacecenter.com

KSC جائیں تو ATX ٹریننگ لینا نہ بھولیں، اس کی قیمت تو ۲۲۵ ڈالر ہے مگر یہ آپ کا بہترین تجربہ ثابت ہوگی۔ Astronaut Training Experience میں آپ کو کسی خلا باز کی طرح اس کے کپڑوں میں دن بھر ٹریننگ دی جائے گی، آپ لنچ اور ڈنر بھی خلا باز کے ساتھ کر سکتے ہیں اور خلا باز بننے کے لئے بنیادی معلومات بھی اکٹھی کر سکتے ہیں۔

جارجیا:

جارجیا، فلوریڈا کے ساتھ ایک اور Southern اسٹیٹ ہے، یہ امریکہ کی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والی اسٹیٹ ہے اسے "آڑو کی ریاست Peech state" اور "Empire State of South" بھی کہا جاتا ہے۔

اور لینڈو سے جارجیا کے دارالحکومت اٹلانٹا کا راستہ روڈ کے ذریعے ۸ گھنٹوں کا ہے۔ اور جہاز میں ایک گھنٹے کا۔ ٹکٹ عموماً (ریٹرن ٹکٹ) ۸۰ سے ۱۰۰ ڈالر میں مل جاتا ہے۔ ۸ ملین آبادی کی اس ریاست میں فی کس آمدنی ۲۹،۰۰۰ ڈالر ہے۔ جارجیا کے بعض شہر زراعت کے حوالے سے مشہور ہیں اور اسے عموماً hillbilly یا redneck اسٹیٹ بھی کہا جاتا ہے جیسے کہ پینڈو، گنوار بولتے ہیں۔ یہاں ایشینز ۲ فیصد اور مسلمان ایک فیصد سے کم ہیں ۸۵٪ عیسائی ہیں۔

اٹلانٹا:

جارجیا کے دارلحکومت اٹلانٹا میں گھومنے کی بہت جگہیں ہیں جن میں اسٹون ماؤنٹین پارک، کوک فیکٹری، انڈر گراؤنڈ، چڑیا گھر اور فرن بینک میوزیم قابل ذکر ہیں۔ اٹلانٹا کے مرکزی ماں کو Peach Centre کہا جاتا ہے، آڑو یہاں کا مقامی پھل ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کوک فیکٹری:

ڈاؤن ٹاؤن اٹلانٹا کوکا کولا کی جائے پیدائش ہے، ۷ ڈالر کا ٹکٹ لے کر آپ کوک فیکٹری میں کوکا کولا کی مکمل تاریخ، بوتلوں کے سائز اور Shapes اور ذائقے چکھ سکیں گے۔ آپ کے سامنے کوکا کولا بنا کر بھی دکھائی جائے گی۔ اور یہاں آپ نت نئے Flavors والی کوک بھی پی سکیں گے۔

انڈر گراؤنڈ:

بلیک امریکنز کی یہ مارکیٹ جو کہ انڈر گراؤنڈ ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، آپ جسم پر نقش و نگار (Tattoos) بنوائیں، جیولری خریدیں، کھائے پیئے۔ یوں لگتا ہے کہ آپ افریقہ میں ہیں۔ رات کو یہاں نہ جائیں اور خواتین اکیلی نہ جائیں۔

Stone Mountains:

ایک بڑے پہاڑ پر امریکی صدر کی تصویر کندہ ہے اور اسے اسٹون ماؤنٹین کا نام دیا گیا ہے یہ جگہ بالکل مری، نتھیا گلی جیسی ہے۔ یہاں آپ کینڈل فیکٹری جہاں موم بتیاں بنائی جاتی ہیں، گلاس فیکٹری جہاں آپ کے سامنے شیشے سے مختلف فلاسک اور برتن بنائیں جائیں گے اور کیبل کار میں بیٹھنا نہ بھولیں۔

فرن بینک میوزیم:

امریکہ کے موزیم، میوزیم کم اور کالج زیادہ ہوتے ہیں، جگہ جگہ ایجوکیشنل ٹورز اور پروگرام چلتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

فرن بینک میوزیم کے بہت سے حصے ہیں۔ سب سے اوپر بچوں کے لئے ''پہلے جارجین'' اور مارتھا ہاجسن روم ہیں جہاں وہ جارجیا کی تاریخ اور بنیادی سائنس کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ پھر Six Sense کے نام سے ایک حصہ ہے جہاں آپ کے حواسِ خمسہ کی آزمائش ہوتی ہے، جو نظر آرہا ہوتا ہے وہ موجود نہیں ہوتا، جو محسوس ہوتا ہے وہ نہیں ہوتا جو سنائی دیتا ہے ویسا نہیں ہوتا وغیرہ۔

اگلا سیکشن Culture of the world ہے یہاں میں موئن جوداڑو اور کیلاش کے بارے میں پڑھ کے بڑا خوش ہوا۔

سائیڈ پر ۷۲ فٹ لمبی اسکرین، ۱۲۰۰ واٹ کے ساؤنڈ سسٹم سے ہیں، فرنک بینک IMAX کا پتہ دیتی ہے۔

گراؤنڈ فلور پر ڈائننگ سینٹر اور گفٹ سینٹ کے ساتھ اب تک ملنے والا سب سے بڑا ڈائنوسار Argentinosaurs موجود ہے، اس کا ڈھانچہ گراؤنڈ فلور سے لے کر میوزیم کے چوتھے فلور تک بلند ہے۔ کووی ۸۶ فٹ۔

امریکہ میں اگر آپ میوزیم کا سالانہ پاس لے لیں تو کسی بھی شہر کے کسی بھی میوزیم کو وِزٹ کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھیئے۔

www.fernbank.edn/museum
www.woccatlante.com
www.underground-atlanta.com
www.stonemounteonpark.com

Downloaded from Durr-e-Danish Library

الیانوائے شکاگو:

نارتھ ویسٹ ریجن میں موجود اس ریاست فرنچ explorer نے یہاں موجود قبائل illiniween کے نام پر رکھا، illiniweek کا مطلب ہے ''لوگ'' الیانوائے کا دارالحکومت سپرنگ فیلڈ جبکہ سب سے بڑا شہر شکاگو ہے۔

۱۲ ملین کی اس ریاست میں ۲ فیصد مسلمان ہیں۔

شکاگو کو سیکنڈ سٹی اور Windy city بھی کہا جاتا ہے، آپ کو شکاگو جا کر بالکل نہیں لگے گا کہ آپ پاکستان سے باہر ہیں خصوصاً اگر آپ دیوان اسٹریٹ پر ہیں جہاں آپ کو نصرت فتح علی خان کے گانوں سے لے کر پان تک ہر چیز مل جاتی ہے۔ میں نے دیوان اسٹریٹ پر صابر نہاری کھائی اور کراچی کی یاد تازہ ہو گئی۔

نیویارک۔ نیویارک:

نیویارک اسٹیٹ نارتھ ایسٹ ریجن میں آتی ہے ۱۹ ملین آبادی کی اس ریاست میں ۲ فیصد مسلمان ہیں اور ان کے بڑھنے کی تعداد ۱۳۲% سالانہ ہے۔

نیویارک سٹی کو City of new york کہا جاتا ہے، نیویارک سٹی اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر، وال اسٹریٹ اور نیویارک اسٹاک ایکسچینج کے ساتھ نارتھ امریکہ کی سب سے زیادہ Dense populoted سٹی ہے۔ صرف جیکسن ہائیٹس کے علاقے میں ۱۷۰ سے زائد زبانی بولی جاتی ہے ں اور یوں نیویارک امریکہ کی سب سے زیادہ diverse سٹی بھی ہے۔

نیویارک سٹی کو ۵ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کوئنس، بروکلین، مین ہٹن، برونکس اور اسٹیٹن آئی لینڈ۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

نیویارک میں رہنے والے نیویارک سب وے ٹرین سسٹم کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ یہاں پارکنگ کی فیس بہت زیادہ ہے اور ۱۵۰۰ سے دو ہزار ڈالر صرف مہینے میں پارکنگ فیس کے ہی چلے جاتے ہیں۔

نیویارک کی آبادی ۸ ملین ہے۔ نیویارک میں آپ کراچی کی طرح سینکڑوں لوگوں کو رات کھلے آسمان کے نیچے دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں ہیرونچیوں، نشہ کرنے والوں، بھکاریوں اور جسم فروشوں کی کثیر تعداد ہے۔ نشہ کرنے والوں کو عموماً یہاں ''جنکی'' بولا جاتا ہے۔

گھومنے کی جگہوں میں ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ، مجسمہ لبرٹی، زیرو سینٹر (جو پہلے ٹون ٹاور تھے) سٹی میوزک ہال، ایلس آئی لینڈ، وال سٹریٹ، یونائیٹڈ نیشنز ہیڈ کوارٹرز، امریکن میوزیم آف نیچرل ہسٹری، بروکلن برج اور ٹائم اسکوائر قابل ذکر ہیں۔

5th ایونیو شاپنگ کے لئے مشہور ہے اور میسی اور ہیئر اٹو اسکوائر امریکہ کا سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹل اسٹور اور شاپنگ بازار ہیں۔

ٹائم اسکوائر پر میں نے نیو ایر ایوننگ منائی ٹائم اسکوائر پر ہی ہوٹل Marriot ہے جہاں سے آپ نئے سال پر کرسٹل بال ڈراپ کا سین دیکھ سکتے ہیں، Marriot کے سب سے اوپر والے فلور پر گھومتا ہوا ریسٹورنٹ ہے، آپ آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں اور فرش گھومتا رہے گا اس طرح آپ پورے نیویارک کو دیکھ سکتے ہیں۔

ٹائم اسکوائر پر بگھیوں کی بڑی تعداد بھی تھی آپ گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر بھی ٹائم اسکوائر اور اس کے اطراف دیکھ سکتے ہیں۔

یہاں آپ کو چائینز مصوروں کی بڑی تعداد بھی نظر آئے گی جو آپ سے کچھ پیسوں کے عوض آپ کا ہینڈ اسکیچ پورٹریٹ بنا دیتے ہیں، میرا پورٹریٹ ایک چائینز نے بنایا مگر مجھے بالکل پسند نہ آیا آدھا گھنٹہ بھی خراب ہوا اور کسی گینگسٹر جیسا بنا میں نے منہ بنایا تو اس نے جھٹ سے

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ایک اور بنا دیا کارٹون والا وہ مجھے بہت پسند آیا۔ جب میں نے استفادہ کیا کہ یہ اچھا والا اسی نے اتنی جلدی کیوں بنایا تو اس نے کہا ''مجھے کارٹون بنانے میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی''، خیر ۳۰ ڈالر میں ۲ پورٹریٹ بنے، ویسے تو یہ ۷۰ ڈالر فی تصویر لیتے ہیں مگر میں نے خوب رِعایت کروائی۔

زیرو سینٹر پر ٹوئن ٹاورز کی تباہی کی تصویریں اور مرنیوالوں کی تصاویر کے البم پڑے ہوئے ہیں۔

ایک صاحب نے یہاں رائے بھی دی ہے کہ اب ٹون ٹاورز بنائیں تو ٹاپ فلور پر مسجد بنا دیں تاکہ کوئی انہیں پھر سے نہ گرائے۔

Statue of Liberty کے اطراف میں آپ فیری سے چکر بھی لگا سکتے ہیں، یہ نیویارک شہر کا ۳۰ ڈالر میں بہترین سفر ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ آپ یہاں سے ۷۰ ڈالر فی گھنٹہ ہیلی کاپٹر کی سواری بھی کر سکتے ہیں اور چاہیں تو کسی پہاڑی یا بلڈنگ کی چھت پر کچھ دیر رک بھی سکتے ہیں۔ میرا موڈ تو ۲ گھنٹوں کا تھا مگر ہیلی کاپٹر بہت اونچا اڑتا ہے مجھے تو کوئی جھولا ہی لگ رہا تھا لہذا میں چیخیں مار کے ۱۰ منٹ بعد ہی اتر گیا۔ پائلٹ نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں سے ہو تو میں نے ملک کا نام نہیں بتایا، کیوں اپنی وجہ سے پاکستان کو بدنام کروں۔

Melting pot:

3، اپریل ۷ سے اپریل ۲۰۰۵ کو نیویارک سٹی میں روز ویلٹ ہوٹل میں فل برائٹ کانفرنس کا انعقاد ہوا جس کا عنوان تھا Melting pot اس میں ۲۰۰ سے زائد ممالک کے فل برائٹرز آئے تھے، پاکستان سے میں اور میاں شکیل تھے۔ ایک صاحب نصیر نام کے عراق سے بھی تھے۔ انہوں نے سینکڑوں لوگوں کے مجمعے کے سامنے آکر کہا کہ ہم بش کے شکر گزار ہیں اور عراق میں جو ہوا ٹھیک ہوا اور یوں پتہ نہیں کس لئے ایک مسلمان نے لاکھوں مسلمانوں کی

Downloaded from Durr-e-Danish Library

جانوں کی ضیاع کو خاک میں ملا دیا۔اسی کانفرنس کے تحت ہمیں مختلف اسکول و کالج کے وزٹ بھی کرائے گئے، میں نے مین ہٹن انٹر نیشنل ہائی اسکول میں ۲ پریزنیشن بھی دیں اور نیو یارک رپورٹرز اور وائس آف امریکہ کو انٹرویو بھی۔

ایک سوال کے جواب میں میں نے کہا کہ

''مسلمان دہشت گرد نہیں ہیں بد قسمتی سے کچھ دہشت گرد مسلمان ہیں۔

ہم کبھی آپ جیسے نہیں ہو سکتے، ہم منفرد ہیں، ہم آپ کے تہوار، لباس، کلچر، خوراک نہیں اپنا سکتے، ہماری اپنی شناخت ہے، ہمیں اس Melting pot میں مکس نہ کریں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں اور قبول کریں''

Melting pot پر بات کرتے ہوئے میں نے سلاد کے پیالے کی مثال دی جس میں ہر ہر چیز مکس ہونے کے باوجود اپنا الگ ذائقہ رکھتی ہے جبکہ امریکن، امریکہ کو سُوپ کا پیالہ بتاتے ہیں جس میں تمام Nations مل کر ایک ہو جائیں۔

اسی کانفرنس میں ساؤتھ افریقہ کے ایک صاحب سوال پوچھا گیا کہ

''کیا آپ لوگوں کے پاس گھر ہوتے ہیں؟''

جس پر وہ خاصے برہم ہوئے۔

کیلی فورنیا:

۳۳ ملین آبادی کے ساتھ امریکہ کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست کو ''گولڈن اسٹیٹ'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ویسٹ کوسٹ پر واقع ہے اور فلوریڈا سے کوئی ۴۱۰۰ کلو میٹر دور۔ کیلی فورنیا معاشی طور پر مستحکم ترین ریاست ہے، بیلویڈر شہر کی فی کس آمدنی ۱۱۳،۵۹۵ ڈالر ہے (موازنہ کریں پاکستان کی فی کس 450 ڈالر آمدنی سے)۔ بڑے شہروں میں سان

Downloaded from Durr-e-Danish Library

فرانسسکو، سین ہوزے، اوکلینڈ، سان ڈیاگو، سیکسر یمینٹو، لاس اینجلس اور برکلے شامل ہیں۔ ٹرمینٹر ۲ کے ہیرو آرنلڈ شیوارزنیگر یہاں کے گورنر ہیں۔ ریاست کا ۴۰٪ ریونیو ہر سال تعلیم پر خرچ ہوتا ہے اور اس بات کا ثبوت یونیورسٹی آف کیلی فورنیا Stenford، UCLA، Caltechاور USCہیں۔ UC Berklayمیں دنیا میں موجود کسی بھی یونیورسٹی سے زیادہ نوبل پرائز یافتہ ڈاکٹرز ہیں۔ سفر کے لئے بے ایریا ریپڈ ٹرانزٹ یا BARTکے نام سے سب وے ٹرین سسٹم ہے۔ تفریحی مقامات میں گولڈن گیٹ برج، UC برکلے، فشر وارف، میوزیمز، سلیکان ویلے، ٹیک میوزیم اور کیلی فورنیا اکیڈمی آف سائنسز قابل ذکر ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے دیکھیئے:

www.goldengatebridge.org
www.berkelay.edu
www.calacademy.org
www.bart.gov

بلیک ہاک میوزیم:

سان فرانسسکو سے جنوب مشرق میں واقع ڈینول میں بلیک ہاک آٹو موبائل میوزیم اپنی طرز کا واحد میوزیم ہے۔ ۱۷۰،۰۰۰ اسکوائر فٹ پر بنی ہوئی اس عظیم الشان عمارت میں ۴ منزلیں ہیں۔ گراؤنڈ فلور پر وہیل چیئر فاؤنڈیشن، گفٹ شاپ اور سیمینار رومز ہیں، اور باقی حصّے میں گاڑیوں کی لمبی قطار۔ سیکنڈ اور تھرڈ فلور پر بھی کاریں ہی ہیں اور چوتھا فلور سابق صدور کی تصویروں سے مزّین ہے۔

اس آٹو موبائل میوزیم میں ۹۰ سے زائد گاڑیاں موجود ہیں جو کہ آٹو موبائل کی نصف صدی کو سموئے ہوئے ہے۔ یہاں آپ کو لیموزین اور مرسڈیز کے پُرانے ماڈلز سے لے کر آج کے ماڈلز اور بزارانی ۵۳۰۰ سے لے کر BMW تک ہر گاڑی ملے گی۔ یہاں آپ پہیّہ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

سے کار تک تاریخی سفر کو بھی دیکھ سکیں گے۔ گاڑیوں کے شوقین حضرات کے لئے بلا شبہ یہ ایک بہترین جگہ ہے، گاڑیوں کے آگے ان کے نام، ماڈلز، پرانی قیمت، موجودہ قیمت اور انجن کی تفصیلات بھی درج ہیں۔

پریذیڈنٹ گیلری:

اس گیلری میں امریکہ کے تمام صدور اور ان کی بیگمات کی تصویریں اور مجسّمے نصب ہیں۔ تصویروں کے آگے ان کے دورِ حکومت اور زندگی کے بارے میں بھی معلومات درج ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسی گیلری ہونی چاہیئے جس میں ایوب خان، بھٹو، ضیاء الحق، پرویز مشرف سب ایک ساتھ جمع ہو سکیں۔ میں نے جارج بش کے مجسمے کو افغانی ٹوپی پہنا کر تصویر کھینچی اور بش کے پورٹریٹ کے ساتھ بھی تصویر کھنچوائی۔

شیشے کے پیچھے موجود یہ صدور اصل زندگی میں بھی شیشے کے اس پار ہی ہوتے ہیں، زندگی کے میل، آب وہوا اور گرمی سے بے نیاز، مسکراتے ہوئے۔

وہیل چیئر فاؤنڈیشن:

بلیک ہاک میوزیم کے گراؤنڈ فلور پر ان کا ایگزیبشن ہے، یہ پیسے جمع کر کے دنیا بھر میں معذور لوگوں کو وہیل چیئر عطیہ کرتے ہیں۔ ابھی تک یہ دنیا بھر میں ۲۰ ہزار سے زائد آٹومیٹک وہیل چیئرز دے چکے ہیں۔ اس گیلری میں دنیا بھر کے معذور بچوں کی تصویریں تھیں اور انھیں وہیل چیئر پر خوشی خوشی دوڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

Believe it or not میوزیم:

جیفرسن اسٹریٹ سان فرانسسکو کیلی فورنیا پر موجود یقین کریں یا نہ کریں، نام کا یہ میوزیم اپنی مثال آپ ہے۔ کیلی فورنیا میں ایک صاحب Pipley ہوتے تھے انھیں بیس بال کا

Downloaded from Durr-e-Danish Library

برا شوق تھا مگر اپنے پہلے ہی پروفیشنل گیم میں اپنے ہاتھ کی ہڈی تڑوانے کے بعد وہ کیلی فورنیا Chronick نامی اخبار میں اسپورٹس کارٹونسٹ بن گئے، اسی شعبے سے منسلک رہتے ہوئے وہ نیویارک منتقل ہوگئے، وہاں انھیں ایک نیا شوق چڑھا، نت نئے اور عجیب و غریب Facts جمع کرنے کا۔ اس میوزیم میں آپ یہی کچھ دیکھیں گے، افریقہ کے لوگوں کی ڈاکیومنٹری اور تصاویر جو اپنی عورتوں کے نچلے ہونٹ میں بڑی پلیٹ جتنی تشتری ڈال دیتے ہیں، ۲ سر والی گائے، سانپ کھانے والے لوگ، موٹا ترین آدمی اور آنکھ کے پپوٹے باہر نکالنے والے آدمی کی تصاویر۔ ٦ ڈالر کے ٹکٹ کے عوض یہ چھوٹا سا میوزیم کافی اچھا ہے۔

گولڈن گیٹ برج:

لال رنگ کا یہ عظیم الشان پُل کیلی فورنیا کا لینڈ مارک ہے۔ یہاں گولڈن گیٹ برج کے علاوہ گولڈن گیٹ پارک، گولڈن گیٹ فیری، گولڈن گیٹ ٹرانزٹ اور گولڈن گیٹ گفٹ شاپ بھی نظر آئی۔ امریکہ میں تقریباً ہر جگہ پر اس سے متعلق گفٹ شاپ ضرور ہوتی ہے جہاں سے آپ اس جگہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے Soveniers خرید سکتے ہیں۔

بہت سے لوگ برج کو پیدل اور سائیکل پر سوار ہو کر کراس کر رہے تھے۔ میرے لئے تو یہ سکھر کے قینچی کے پل جیسا ہی تھا۔ بس صرف رنگ لال تھا۔ اگر آپ کیلی فورنیا آئیں اور گولڈن گیٹ برج نہ جائیں تو یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص کراچی جائے اور اسٹوڈنٹ کی بریانی نہ کھائے۔

کیلی فورنیا اکیڈمی آف سائنسز:

امریکہ میں جو میوزیم میں نے دیکھے اُن میں بلاشبہ پہلا نمبر کیلی فورنیا اکیڈمی آف سائنسز کا آتا ہے، اس میں طرح طرح کی گیلریز تھیں، ایک سے بڑھ کر ایک۔ پورا میوزیم ان

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ڈور تھا۔ گیٹ سے داخل ہوتے ہی کیفے ٹیریا اور گفٹ شاپ کو کراس کرتے ہوئے ہم ایک پلاسٹک کے گلوب کے سامنے پہنچ گئے، باری آنے پر ہمیں گلوب کے اندر بھیج دیا گیا، اندر گاؤ تکیوں پر لیٹنے کا انتظام تھا، کچھ دیر میں لائٹ بجھا دی گئی اور ہمارے سروں پر گذشتہ رات کا آسمان آگیا (گذشتہ رات کی ستاروں کی سیٹنگ کے ساتھ) پھر میزبان محترمہ نے ہمیں آسمان پر تقریباً تمام Zodiac سائن دکھائے، جوزا کے بارے میں انھوں نے بتایا کہ یہ آج کل مشرق سے مغرب میں آیا ہوا ہے، میں براخوش ہوا کیونکہ میں جوزا ہوں۔ ابھی مجھے نیند آئی ہی تھی کہ باہر چلنے کا حکم ملا۔

یہاں سے بتاتا چلوں کے پہلے یہ میوزیم گولڈن گیٹ برج کے ساتھ تھا اب اسے ہاورڈ اسٹریٹ (سان فرانسسکو) میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

اگلا حصّہ سمندری لائف کا تھا، طرح طرح کی مچھلیاں، ایسی مچھلیاں میں نے پہلی بار دیکھیں جو اندھیرے میں چمکتی ہیں اور باقاعدہ Blink کرتی ہیں (وہ بغیر سیل ڈالے) آگے بہت سے کچھوے اور اسٹار فش تھیں، میں نے ایک اسٹار فش کو ہاتھ میں اُٹھا کر پوچھا 'کیا میں اسے کھا سکتا ہوں' تو وہاں کھڑے اسٹاف نے فوراً گھبرا کے اسٹار فش میرے ہاتھ سے لے لی۔ اوپر والے فلور پہ entomology لیب تھی، چیونٹیوں سے مجھے بہت دلچسپی ہے لہذا میں نے یہاں کافی وقت خرچ کیا اور ان سے چیونٹی پکڑنے اور انھیں محفوظ کرنے کا سامان بھی لیا۔

اگلا حصّہ Astrobiology اور Life beyond Earth کا تھا جس میں فلم، پکچرز اور Schiptures کی مدد سے مریخ اور چاند پر موجود زمین کو سمجھایا گیا تھا اور مریخ پر کسی ممکنہ زندگی پر بحث کی گئی تھی۔

یہاں ۵ سال سے لے کر ۸۵ سال تک کے لوگوں کی تفریح کا سامان ہے۔

اگر آپ کیلی فورنیا آئیں تو یہاں جانا ہرگز نہ بھولیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

Lombard اسٹریٹ:

لومبارڈ اسٹریٹ، سان فرانسسکو (کیلی فورنیا) امریکہ کی پیچیدہ ترین اسٹریٹ ہے، یہ ایک کلو میٹر سے زائد فاصلے پر بنائی گئی ہے اور بالکل سیدھی پہاڑ پر ہے۔ زگ زیگ کرتی ہوئی کاریں اسٹریٹ کے اوپر سے نیچے اُترنا شروع ہوتی ہیں اور اگر آپ سامنے کھڑیں ہو تو لگتا ہے کہ گاڑیاں تسبیح میں پروئی نیچے آئی جارہی ہیں۔ مجھ سے تو سائیکل سیدھی نہیں چلتی، اس گلی کو دیکھ کر ہی چکّر آنے لگ گئے۔ اس اسٹریٹ کے آس پاس کیلی فورنیا کا مہنگا ترین علاقہ ہے۔

Chebot سائنس سینٹر:

Chebot سائنس سینٹر انتھونی شیبٹ کی رقم سے ۱۸۸۳ میں اوکلینڈ آبزرولیٹری کے نام سے قائم ہوا تھا اور آج ۱۲۲ سال گزرنے کے باوجود اوکلینڈ اور اس کے اطراف میں سائنس، ایسٹرانومی اور خلائی معلومات میں اسکولوں اور کالجوں کی مدد کررہا ہے۔ یہاں ہر عمر کے بچوں کے لئے کلاسز اور سیمینار کا انعقاد ہوتا ہے۔ Mars، encounter والے روم میں سیّارہ مریخ سے متعلق معلومات میں اور حال ہی میں basement میں انصاری X پرائز کے بارے میں معلومات اور exhibit رکھے ہوئے ہیں۔ ہم چاند کی زمین پر land ہوئے اور چاند گاڑی میں بھی بیٹھے۔

ویسے تو یہ بچوں کے لئے ہے مگر بچوں کے بغیر بھی آپ کافی کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

ٹیک میوزیم:

سلیکان ویلی کے بیچوں بیچ بنا ہوا ٹیک میوزیم دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے، یہاں گلوب کی شکل کا پیک ورتھ IMAX ڈوم تھیٹر دنیا کا سب سے بڑا فور ڈی IMAX تھیٹر ہے۔ آپ بیچ میں بیٹھ جاتے ہیں اور آپ کے اوپر نیچے، دائیں، بائیں، آگے، پیچھے سب سینما اسکرین ہے۔ فلم

Downloaded from Durr-e-Danish Library

میں جب آسمان دکھایا تو میری تو چیخیں نکل گئیں بالکل یوں لگ رہا تھا کہ کسی نے جھولے میں بٹھا دیا ہو۔ گراؤنڈ فلور پر hp پویلین میں سفید بالوں والے روبوٹ سے ملاقات ہوئی اور اگلے حصّے میں کارل مورگن کی رنگارنگ پینٹنگز سے۔

آگے چلے تو ایک روبوٹ کے ساتھ مانیٹر اور کیمرہ نصب تھا، سامنے بیٹھے تو روبوٹ نے بال پوائنٹ کی مدد سے ہماری تصویر بنادی جو کہ ٹرمینٹر ۲ سے مشابہ تھی۔

اس سے آگے ایک اور روبوٹک ہاتھ ملا جس کی اسکرین پر اپنا نام لکھنے سے وہ لکڑی کے بڑے ہوئے بلاکس کی مدد سے آپ کا نام لکھ دیتا ہے۔

الیکٹرونکس کے حیرت انگیز کمالات دیکھتے ہوئے ہم ایک اور سیکشن میں پہنچے تو بہت سی رنگارنگ روشنی سے بنی تتلیاں ہمارے سر پر آکر بیٹھ گئیں۔ آگے کیمرے نے تصویر لی اور ہماری شکل مکوڑے میں لگادی، پتہ نہیں بے چارے مکوڑے نے کیا ظلم کیا تھا۔

روبوٹک آرم سے بنی اور مکوڑے کے جسم پر لگی تصویروں کے ساتھ ہم واپس ہوئے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

آخری بات:

امریکہ کے لوگوں میں ایک بات جو مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے وہ ہے ہمدردی، ایثار اور مہربانی جو کہ ہمارے ملک میں عنقا ہوتی جارہی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ریسٹورنٹ میں بہت سے لوگ کھانے میں مصروف تھے، ایک جاپانی ویٹرس ٹرے لیئے جارہی تھی کہ اُن کا پاؤں پھسلا اور ٹرے نیچے گر گئی، آس پاس کے لوگوں پر چھینٹے آئیں، ایک صاحب کی تو پوری قمیض ہی بھر گئی مگر وہ آخر تک کچھ نہیں کچھ نہیں اور اُلٹا سوری کہتے رہے۔ بہت سے آدمی اُٹھے اور چیزیں اُٹھا اُٹھا کے ٹرے میں ڈالنے لگے۔ اب اگر یہی واقعہ پاکستان کے کسی ہوٹل میں ہوتا تو ہم لوگ تو گالیاں سنا سنا کے اس ویٹرس کی جان ہی لے لیتے۔

ایک اور مثال دیتا ہوں، بہت بڑا ۶ لین کا روڈ تھا، میں نے کراس کرنے کے لئے ابھی قدم رکھا ہی تھا کہ سگنل آن ہو گیا مگر مجال ہے کہ کسی نے گاڑی ہلائی ہو یا ہارن دیا ہو اُلٹا ہاتھ کے اشارے سے کہتے رہے کہ میں روڈ کراس کرلوں اور میں نے اطمینان سے روڈ کراس کرلیا۔

ہماری یونیورسٹی کے دو ڈیپارٹمنٹ کے درمیان روڈ ہے، کوئی طالبعلم زیبرا کراسنگ کے پاس کھڑا ہو تو پورا روڈ رک جاتا ہے (حالانکہ سگنل بھی کوئی نہیں ہے) مجال ہے جو کوئی آگے نکلے۔ دور سے ہی دیکھ کے رُک جاتے ہیں۔ ان باتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، یہ سب لوگ اجنبی ہیں، یہ وہ گورے ہیں جنھیں مارنا اور برا بھلا کہنا ہم میں سے بہت سے اپنا فرض سمجھتے ہیں، میں Bias نہیں ہوں آپ میرے خیالات یقیناً پڑھ چکے ہوں گے۔ میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ ایمبولینس / فائر بریگیڈ یا پولیس کے سائرن پر یہاں روڈ صاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ آنے اور جانے والی دونوں روڈ رُک جاتی ہیں تو پاکستان میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ پاکستان میں بزرگوں، خواتین اور طالبعلموں کا خیال کیوں نہیں کیا جاتا۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دیکھیئے اس میں حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے، جھوٹ بولنا، رشوت لینا، کسی کا احترام نہ کرنا اور شارٹ کٹس ہماری عادات بن چکی ہیں یہ ہمارا اجتماعی رویّہ ہے اور کسی قوم کا اجتماعی رویّہ (acollective behavior) ہی اس کے کلچر کو جنم دیتا ہے۔

مجھے پتہ ہے کہ آپ میں بہت سے لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ یہاں لوگ جھوٹ موٹ کا سائرن بجاتے ہیں مگر آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اصل ایمر جنسی ہے یا نقل، اگر ایک بار شاہراہِ فیصل یا مال روڈ سائرن پر رُک جاتے تو آئندہ کوئی جھوٹ سائرن کی جرات نہیں کرے گا۔ جہاں تک سڑکیں خراب ہونے کا تعلق ہے تو اس کا یہ مطلب کہاں نکلتا ہے کہ آتی جاتی خواتین پر آوازیں کسو، جھوٹ بولو، رشوت دو، بزرگوں کا احترام نہ کرو۔

جی، ''ہماری مرضی کی حکومت نہیں ہے''، یہاں بھی نہیں ہے، بش کے خلاف مظاہرے آپ دیکھتے رہتے ہوں گے مگر مقررّہ معیاد تک کام تو کرنے دو، یہ گو گو کے نعرے مارنے سے، ڈیسکوں پر چڑھ کر ناچنے سے، ٹائر جلانے سے، بسیں اور گاڑیاں توڑنے سے مسائل حل نہیں ہو سکتے.... کیا ہو سکتے ہیں؟

ایک مثال سے سمجھتے ہیں، آپ نے کبھی پاگل دیکھا ہے، اُلٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہوئے، تو آپ کیا کرتے ہیں، اس کی حالت پر ترس کھاتے ہیں یا پستول نکال کر اُسے شُوٹ کر دیتے ہیں۔

ہمارے آس پاس موجود لوگ بھی اللہ میاں کے بابے ہیں، ان کا Vision، myopic ہے۔ ان پر رحم کریں اور ترس کھائیں، لڑنے نہ لگیں۔ ان کے جیسے نہ بن جائیں۔

ہمارے یہ چھوٹے چھوٹے انفرادی رویّے ہمارے معاشرے کو جنم دیتے ہیں مثلاً ہر آدمی اپنی غرض سے ٹریفک کے چھوٹے موٹے قانون توڑ رہا ہوتا ہے اور کچھ دیر بعد یہ ٹریفک جام بن جاتا ہے، اسی طرح یہ چھوٹے چھوٹے رویّے آگے چل کر ظلم بن جاتے ہیں۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

کسی عالم سے ایک شخص نے پوچھا کہ اسلام کو ایک لفظ میں بیان کرو تو اس نے جواب دیا ''عدل'' امریکہ میں تمام تر برائیوں کے باوجود یہ لفظ ''عدل'' موجود ہے اور اسی لئے یہ قوم آگے ہے۔

آج ہم یہ عہد تو کر ہی سکتے ہیں نہ کہ جھوٹ نہیں بولیں گے، حق نہیں ماریں گے، نماز پڑھیں گے۔ شروعات کہیں نہ کہیں سے تو ہونی ہے، کبھی نہ کبھی تو ہونی ہے تو آج ابھی کیوں نہیں۔

آج ہم اپنی ذاتوں اور رویّوں کو بہتر بناتے چلے جاتے ہیں، ہمارا معاشرہ، قوم اور ملک ایک emergent property کی طرح سدھرتا چلا جائے گا۔

فی امان اللہ

ذیشان الحسن عثمانی

میلبورن فلوریڈا، ۵ ستمبر ۲۰۰۵ئ

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ضمیمہ ا

سلیکان ویلی

پاکستان میں بہت سے سافٹ ویئر انجینئر اور آئی ٹی پروفیشنلز سلیکان ویلی میں جاب کرنا چاہتے ہیں، وہ کیا پڑھیں، کیسے آئیں، آنے کے بعد کیا کریں اور ایسے ہی بہت سے سوالوں کے جوابات جاننے کے لئے میں نے اپنی ایک دوست امینہ انجم کا انٹرویو کیا، ان کا تعلق انڈیا سے ہے اور یہ سلیکان ویلی میں کمپیوٹر سائنس فیلڈ میں پروگرامر کی جاب کرتی ہیں۔

ذیشان: انڈیا سے امریکہ تک کا سفر کیسے اور کب طے ہوا؟

امینہ: ۱۹۹۳/۹۴ کے شروع سے ہی امریکہ میں ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر سائنس کا عروج آیا ہوا تھا، انڈیا میں ہر گریجویٹ امریکہ آنا چاہتا تھا، اخبارات انڈیا اور ملک سے باہر جاب کے اشتہارات سے بھرے پڑے تھے جن میں امریکہ، سنگاپور، ملائیشیا اور UK سرفہرست تھے۔ ہر دوسرا اشتہار "Walk-in" انٹرویو کے لئے مدعو کر رہا تھا اور اس پر سونے پہ سہاگہ Y2K پرابلم جس نے صحیح معنوں میں بنگلور کو بھی سلیکان ویلی بنا دیا، آؤٹ سورسنگ انتہائی کم قیمت پر نتائج اور پروگرامز دے رہی تھی، بنگلور میں ہی اچھی کمپنیوں مثلاً Infosys اور Wipoo میں جاب ناممکن ہو گئی تھی، ۲ سیٹوں کے لئے ۲۰۰ سے اوپر درخواست گزار ہوتے ایسے میں انڈیا سے باہر جاب آسان ہو گئی تھی۔

Contract کمپنیز یا باڈی شاپرز (جیسے کہ میں انھیں کہنا پسند کرتی ہوں) کی مدد سے فریش گریجویٹس کی بڑی تعداد امریکہ جا رہی تھی، ان سالوں میں گریجویٹس اعلیٰ تعلیم کی بجائے نوکری کرنے USA جا رہے تھے کیونکہ یہ آسان بھی تھا اور فائدہ مند بھی۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

دسمبر ۱۹۹۷ئ، کمپیوٹر سائنس میں گریجویشن کے کچھ سال بعد میں ایک انٹرویو میں گئی جس کا اشتہار اخبار میں آیا تھا۔ میں نے اپنا Resume پیسے خرچ کر کے ایک پروفیشنل سے بنوایا تھا اور میں بہت خوش ہوں کہ میں نے ایسا کیا، کیونکہ اس Resume نے ایک بہت بڑا فرق ڈالا میرے انتخاب پر۔ میرا صرف ۲ سال کا پڑھانے کا تجربہ اور قابلیت اس Resume میں نمایاں ہو رہی تھی میں انٹرویو کلیئر کر گئی۔ یہاں ایک بات بتاتی چلوں کہ اچھی کمیونیکشن Skills کسی بھی جاب کے لئے آپ کا سب سے بڑا پلس پوائنٹ ہے۔

اگلہ مرحلہ تکنیکی امتحان کا تھا، یہ کوئی GRE یا GMAT نہیں تھا، وژیول بیسک کا یہ مرحلہ کافی آسان ثابت ہوا۔

اس کے بعد مجھ سے پوچھا گیا کہ ''کیا آپ HIB ویزہ کے ملتے ہی امریکہ جا سکیں گی'' میں نے جواب ہاں میں دیا، جبکہ مجھے اس وقت کوئی آئیڈیا نہیں تھا کہ HIB کیا ہوتا ہے۔

میں نے اپنے ڈاکیومنٹس جمع کروائے اور فروری ۱۹۹۸ء کو میری درخواست HIB کے لئے بھیج دی گئی اور اسی سال ۲۸ مئی کو میں بنگلور سے سان فرانسسکو، کیلی فورنیا کی فلائٹ میں بیٹھی تھی۔

میری پہلی بین البراعظمی فلائٹ، میں بہت خوش تھی، وہ لوگ، وہ جگہیں جو کبھی فلموں میں دیکھیں تھیں وہیں جا رہی تھی، امریکہ کی سب سے خوبصورت اور diverse اسٹیٹ، دُنیا کی پانچویں بڑی اکنامی، گولڈ اسٹیٹ۔

اور یو میں اپنے گھر والوں، دوستوں، رشتہ داروں سب کو چھوڑ کر امریکہ چلی آئی۔

ذیشان: کالج ختم کرنے کے بعد ذہن میں کیا آپشن تھے؟

امینہ: میری عمر کی دوسری لڑکیوں کے برعکس شادی میرے ذہن میں آخری آپشن تھا، سب سے پہلے میں self-dependent ہونا چاہتی تھی تاکہ کسی پر بوجھ نہ بنوں (نہ خود کو

Downloaded from Durr-e-Danish Library

محسوس کروں)، مزید پڑھائی بھی ایک آپشن تھا مگر نوکری وہ واحد ذریعہ تھا جس سے میں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی تھی اور ملک سے باہر تو بہترین حل تھا۔

ذیشان: امریکہ ہی کیوں؟

امینہ: امریکہ ہی مدّ نظر نہیں تھا میں نے ملائیشیا اور سنگاپور میں بھی اپلائی کیا تھا، مگر امریکہ میں جاب پہلے مل گئی اور میں نے موقع ضائع نہیں کیا۔

ذیشان: امریکہ آنے کے لئے کیا تیاریاں کیں، مثلاً ٹوفل، GRE؟

امینہ: میرے پاس صرف CS میں انڈر گریڈ ڈگری تھی، ٹوفل، GRE مزید پڑھائی کے لئے چاہیئے ہوتے ہیں میں تو جاب کے لئے آ رہی تھی۔

ذیشان: یہاں آنے کے بعد کس چیز کی خواہش سب سے زیادہ ہوئی کہ وہ چیز ملک میں کر لی ہوتی؟

امینہ: کاش میں نے انڈیا خوب گھوما ہوتا، وہاں دیکھنے کو بہت کچھ ہے۔ اور میں نے بہت سی جگہیں نہیں دیکھیں۔

ذیشان: ایک نئے آنے والے کو یہاں کیا تنخواہ ملتی ہے؟

امینہ: نئے آنے والے کو انٹری لیول پر Analyst Programmer کی جاب ملتی ہے اور تنخواہ ۴۵ ہزار سے ۶۵ ہزار ڈالر سالانہ۔ مجھے ۵۵ ہزار سے اسٹارٹ کیا تھا اور دو مہینوں بعد ہی بڑھا کے ۶۰ ہزار کر دی تھی۔ یہ اسکیل گذشتہ ۷ سالوں سے ویسا ہی ہے۔

ذیشان: آنے کے فوراً بعد کیا مسائل پیش آئے مثلاً رہائش، بینک اکاؤنٹ، SSN نمبر، اکیلی لڑکی ذات؟

Downloaded from Durr-e-Danish Library

امینہ : کمپنی (جس نے ہمیں ہائر کیا تھا) کا فارن ورکرز کے لئے بہت اچھا پلان ہے، یہ ہمیں ایک مہینے کی رہائش فراہم کرت ہیں جو کہ جاب کی جگہ سے اور ٹرانسپورٹ اور گراسری اسٹور سے نزدیک ہوتی ہے۔ ہماری SSN نمبرز کی اپائمنٹ کرواتے ہیں اور ہمارا بینک میں اکاؤنٹ کھلوادیتے ہیں۔ نئے نئے آنے کے بعد یہ تمام مسائل، تجربے اور excitment میں بدل جاتے ہیں اور آپ بہت کچھ سیکھتے ہیں۔

''اکیلی لڑکی ذات'' ہم م م م۔ یہ انڈیا اور ہمارے کلچر میں تو شاید مسئلہ ہو، یہاں نہیں ہے۔ ویسے بھی خود اعتمادی، آپ کا رجحان اور تربیت ایسی چیزیں ہیں جو آپ کو ہر حالت میں سرخرو کرتی ہیں۔ مجھے کبھی کوئی مسئلہ اس ملک میں صرف اس لئے نہیں ہوا کہ میں ''اکیلی لڑکی ذات'' ہوں۔

ذیشان: گرین کارڈ کیسے ملا؟

امینہ: اس معاملے میں، میں بہت خوش قسمت رہی، میں SBC جو کہ امریکہ کی سب سے بڑی ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی ہے میں کام کرتی ہوں۔ ان کے پاس فارن ورکرز کے لئے خصوصی ڈیپارٹمنٹ موجود ہے جو انھیں کاغذی کارروائی میں مدد دیتا ہے۔ مجھے ۱۸ مہینوں کے بعد جنوری ۲۰۰۰ میں مستقل جاب کی آفر ہوگئی اور میں نے کمپنی کے امیگریشن اٹارنی کی مدد سے گرین کارڈ اپلی کیشن فائل کردی۔ پہلا لیبر کلیئرنس سرٹیفکٹ قابل اٹارنی کی وجہ سے ۳ ماہ میں ہر مل گیا جو کہ تقریباً ۲ سال میں ملتا ہے۔ اسے RIR پروسیسنگ کہا جاتا ہے۔

اگر آپ کے پاس ماسٹرز ڈگری اور ۵ سال کا تجربہ نہ ہو تو گرین کارڈ میں ''غیر معینہ مدّت'' لگ سکتی ہے، میرے پاس ماسٹرز ڈگری تھی نہ ۵ سال کا تجربہ اور مجھے دسمبر ۲۰۰۴ء جو کہ میرے HIB کے expire ہونے کیک تاریخ تھی مگر کیلی فورنیا گورنمنٹ نے H1B

Downloaded from Durr-e-Danish Library

فائلوں کو پروسیس کرنے کا کام تیز کر دیا اور بہت زیادہ رسورسز لگا دیں، الغرض مجھے میرا گرین کارڈ اگست ۲۰۰۲ء میں مل گیا INS کی طرف سے۔

گرین کارڈ لینے کے کئی طریقے ہیں، سب سے زیادہ تیز اور سستا جاب کے ذریعے ہے کیونکہ تمام خرچہ کمپنی اُٹھاتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھیئے۔

www.immigration.com
http://uscis.gov/graphics/faqsgen.htm#greencard
http://uscis.gov/graphics/services/residency/employment.htm

ذیشان: سلیکان ویلی تک رسائی کے لئے کیا ایجوکیشن اور مہارت ضروری ہے ——

امینہ: کمپیوٹر سائنس میں ڈگری کے علاوہ مجھے نہیں لگتا کہ کوئی اور Requirement ہے۔ ہر سال ۶۵ ہزار لوگوں کو H1B ویزہ ملتا ہے جو کہ درخواست قبول ہونے کے شروع کے دوسرے تیسرے مہینے ہی بھر جاتا ہے۔ یہ سلسلہ ہر سال اکتوبر میں شروع ہوتا ہے۔ کمیونیکشن / بولنے چالنے پر مہارت ایک ضروری اہلیت ہے۔

ذیشان: جب ''ڈاٹ کام'' کا زوال آیا تھا تو کیا ہوا تھا؟

امینہ: وہ بہت بُرے دن تھے، ایک تو ڈاٹ کام کا Burst اور فوراً بعد ہی ۱۱/۹۔ آئی کمپنیز نے مزید hiring روک دی تھی، پروجیکٹس روک دیئے تھے، وہ لوگ جو Constulting بزنس میں تھے اُن کا سب سے زیادہ نقصان ہوا، بہت سے لوگ کم پیسے ملنے پر واپس چلے گئے، بہت سے نوکریوں سے نکالے گئے، جو رُک گئے انھیں واپس اچھی جاب ملنے میں ۶، ۶ ماہ تک لگ گئے۔

آئی ٹی میں آپ کو ہر وقت نئی ٹیکنالوجیز سے اپ ڈیٹ رہنا ہوتا ہے اور رِسک لینا پڑتا ہے۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

ذیشان: اگلے ۵ سالوں میں آپ اپنے آپ کو کہاں دیکھتی ہیں؟

امینہ: مجھے MBA کرنا ہے جاب کے ساتھ ساتھ۔ اگلے ۵ سالوں میں میری ۵ سال گرین کارڈ ہولڈر کی Requirement بھی پوری ہوجائے گی اور میں US (Citizenship) شہریت کے لئے اپلائی کر سکوں گی تاکہ میں دوسرے ملکوں میں آسانی جاسکوں۔

مزید اسی دوران میں شادی کر کے ۲ بچوں کی ماں بننا پسند کروں گی۔

ذیشان: اگر وقت میں اُلٹا سفر کر سکیں تو کیا کریں گی؟

امینہ: کیونکہ آپ نے یہ نہیں کیا کہ کتنا پیچھے تو میں چاہوں گی کہ میں ۵ سال کی ہو جاؤں، ڈانس سیکھوں، طبلہ بجاؤں، مصّوری کروں اور اسکول کے بعد بہت محنت کر کے انٹری Test کلیئر کروں اور دُنیا کی بہترین بچوں کی ڈاکٹر بنوں۔ میں آج بھی انڈیا واپس جانا چاہتی ہوں اگر میں اپنے فیصلے خود کر سکوں (وہاں رہتے ہوئے)۔

Downloaded from Durr-e-Danish Library

امریکا کے بارے میں بہت کچھ لکھا، بولا اور سنا جا چکا ہے، ایسے میں کسی نئی کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ مارکیٹ میں موجود تمام سفرنامے ان لوگوں نے لکھیں ہیں جو امریکا سیاحت کے لیے گئے تھے، یہ کتاب اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں ایک طالب علم کا سفر ہے۔ کم آمدنی، تعلیمی مصروفیات، اسکالرشپ کا حصول اور روزمرّہ زندگی کا جو نقشہ آپ کو اس کتاب میں ملے گا وہ کہیں اور ممکن نہیں۔

اگر آپ فل برائٹ اسکالرشپ یا کسی بھی اسکالرشپ پر امریکا جانا چاہتے ہیں اور امریکا میں اسٹوڈنٹ لائف کیسے گزاری جائے کو سمجھنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ امریکی معاشرہ، امریکی تہوار، طرز زندگی، سیاحت، مستقل رہائش، امیگریشن، ویزا کا حصول اور اس جیسی سینکڑوں چیزیں آپ اس کتاب سے سیکھ سکتے ہیں.

سکھر سے فلوریڈا تک کا یہ سفر امید ہے آپ کو ضرور پسند آئے گا۔

ذیشان الحسن عثمانی

9 789697 758463

قیمت =/800 روپے

گفتگو پبلی کیشنز

اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-3143696517 ای میل: info@gufhtugu.com

ویب سائٹ: www.gufhtugu.com سوشل میڈیا: @gufhtugu

Downloaded from Durr-e-Danish Library